عمرہ اور حج
کا آسان طریقہ

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

رابطہ کے اوقات / صبح ۱۰ بجے سے صبح ۱۱ بجے تک

عمرہ اور حج کا آسان طریقہ

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : عمرہ اور حج کا آسان طریقہ

مؤلف : مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت : طبع اول: ۱۴۳۲ھ - ۲۰۱۱ء

ناشر : بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333 3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن کراچی 021-34914596

ادارۃ المعارف، بنوری ٹاؤن کراچی 021-34127553

ادارۂ اسلامیات، ۱۹۰، انار کلی لاہور

اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی 021-34927159

ادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان، 061-4540513

اسلامی کتاب گھر، راولپنڈی، 051-4830451

ممتاز کتب خانہ، پشاور، 091-2580331

قدیمی کتب خانہ آرام باغ

مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

علمی کتاب گھر اردو بازار

مکتبۃ القرآن، بنوری ٹاؤن کراچی

ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی 0321-2045610

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

الخلیل پبلشنگ، کمیٹی چوک، راولپنڈی، 051-5553248

مکتبہ سراجیہ، سٹیلائٹ ٹاؤن، سرگودھا، 048-3226559

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ، 081-2662263

دارالاشاعت، اردو بازار کراچی

وحیدی کتب خانہ پشاور

دار الکتاب اردو بازار لاہور

مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
عرض مؤلف	۱۳
مقدمہ	۱۵
بیت اللہ	۱۵
زمین	۱۶
بیت اللہ شریف کا تعارف	۱۶
حجر اسود	۱۷
میزاب رحمت	۱۹
حطیم	۲۰
غلاف کعبہ	۲۰
احرام کعبہ	۲۱
ستارۂ کعبہ	۲۲
کعبہ شریف کا اندرونی غلاف	۲۲
بیت اللہ شریف کے طول وعرض	۲۳
آب زمزم	۲۴
مقام ابراہیم	۲۵
دارارقم	۲۷
صفا مروہ	۲۸

عنوان	صفحہ نمبر
حدود حرم	۳۱
مسجد حرام اور حرم کی حدود کا درمیانی فاصلہ کلومیٹر کے حساب سے	۳۳
حرم کے حدود کی حد بندی کیسے ہوئی؟	۳۳
غار حرا	۳۴
جبل ثور	۳۴
جبل ثبیر	۳۵
منٰی	۳۵
مسجد خیف	۳۶
مزدلفہ	۳۷
مشعر الحرام	۳۷
عرفات	۳۸
مسجد نمرہ	۴۱
ذوالحلیفہ	۴۲
جُحفہ	۴۲
قرن المنازل	۴۲
یلملم	۴۳
ذات عرق	۴۳

صفحہ نمبر	عنوان
۴۴	آفاق
۴۴	مشرق میں رہنے والوں کی خوش قسمتی
۴۵	حج پر روانگی سے پہلے
۴۵	احرام باندھنے کا مسنون طریقہ
۴۹	عورتوں کا احرام
۴۹	بچے کا احرام
۵۰	نابالغ بچوں کا احرام
۵۱	احرام کی حالت میں آٹھ چیزیں کرنا منع ہیں
۵۱	مہندی
۵۲	ان پڑھ تلبیہ کیسے پڑھے؟
۵۳	نیت
۵۴	حرم میں داخلہ
۵۵	حرم میں دو کام کرنا منع ہے
۵۶	افعال عمرہ
۵۶	عمرہ کا معنی
۵۶	عمرہ کے تین کام
۵۶	عمرہ کے واجبات

عنوان	صفحہ نمبر
عمرہ کرنے کا طریقہ	۵٦
طواف کا معنی	۵۸
طواف کی نیت	۵۸
طواف کا طریقہ	۵۹
اضطباع	٦۵
اضطباع چھوٹ جائے	٦۵
استلام	٦٦
شوط	٦٦
رمل	٦٦
حجر اسود کا بوسہ لینے کے آداب	٦۸
طواف کے ہر چکر میں نئی دعا پڑھنا	٦۹
طواف کے بعد دو رکعت	٦۹
طواف کے بعد دو رکعت اور بچہ	۷۰
مقامِ ابراہیم	۷۰
مقامِ ابراہیم پر نماز ادا کرنا	۷۱
زم زم کی فضیلت	۷۲
زم زم پینے کا طریقہ	۷۳

صفحہ نمبر	عنوان
۷۳	سعی
۷۴	سعی کی شرائط
۷۴	سعی کا طریقہ
۷۷	میلین اخضرین
۷۸	مروہ سے سعی کرنا
۷۸	سعی کی غلطی
۷۸	سعی سے فارغ ہو کر کیا کرنا چاہیئے
۸۰	سر کے بال منڈوانا یا کتروانا
۸۱	بال کتنے کاٹنا ضروری ہے؟
۸۳	احرام کھولنے کا طریقہ
۸۳	عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام
۸۴	عمرے کے مکروہ ایام
۸۴	عمرہ کر کے مدینہ منورہ چلا گیا
۸۴	ارکان حج
۸۴	حج کے دو رکن
۸۵	حج کے فرائض
۸۵	حج کے واجبات

عنوان	صفحہ نمبر
حج کی سنتیں	۸۶
افعال حج افراد	۸۶
حج افراد	۸۷
حج تمتع	۸۷
افعال حج تمتع	۸۸
تمتع ایک نظر میں	۸۹
حج قران	۹۱
افعال حج قران	۹۲
قران کا طریقہ	۹۲
منیٰ کے لئے روانگی	۹۴
منیٰ کے لئے روانگی اور قارن	۹۶
منیٰ کے لئے روانگی اور متمتع	۹۶
منیٰ کے لئے روانگی اور مفرد	۹۷
عرفات	۹۸
عرفات کی وجہ تسمیہ	۹۹
عرفات کے میدان میں	۹۹
عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کرنا	۱۰۲

عنوان	صفحہ نمبر
عرفات میں ظہر اور عصر جمع کرنے کی شرط	۱۰۳
عرفات میں کیا پڑھے	۱۰۳
عرفات میں کیا تصور ہونا چاہئے	۱۰۴
”عرفہ“ نام رکھنے کی وجہ	۱۰۴
وقوف	۱۰۵
وقوفِ عرفہ	۱۰۵
وقوفِ عرفات کا مسنون طریقہ	۱۰۶
وقوفِ عرفہ کی نیت کب کرے؟	۱۰۷
وقوف کیسے کرے؟	۱۰۸
وقوف کے مستحبات	۱۰۸
مزدلفہ روانگی	۱۰۸
مزدلفہ کی رات	۱۱۱
مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا	۱۱۱
کنکریاں	۱۱۳
کنکریاں مارنے کا وقت	۱۱۳
کنکریاں مارنے کا صحیح مقام	۱۱۴
حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ	۱۱۵

صفحہ نمبر	عنوان
۱۱۶	حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ
۱۱۸	عرفات سے مزدلفہ کو روانگی
۱۱۹	حج کا تیسرا دن دس ذی الحجہ
۱۲۰	منی میں آنے کے بعد یہ کام کرے
۱۲۳	حج کا چوتھا دن گیارہ ذی الحجہ
۱۲۴	حج کا پانچواں دن بارہ ذی الحجہ
۱۲۴	طواف زیارت
۱۲۵	طواف زیارت میں اضطباع
۱۲۵	طواف زیارت میں رمل
۱۲۶	طواف زیارت رمی کے بعد کرنا
۱۲۶	دس ذی الحجہ کی رمی
۱۲۷	گیارہ ذی الحجہ کی رمی
۱۲۸	بارہ ذی الحجہ کی رمی
۱۲۸	رمی ترک کردی
۱۲۸	خواتین کا کنکریاں مارنے کے لئے کسی کو نائب بنانا
۱۲۹	طواف وداع
۱۳۲	مکہ معظّمہ سے واپسی

صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۳	حج کی قربانی کے احکام
۱۳۴	نابالغ بچوں کے حج کا طریقہ
۱۳۵	دم
۱۳۵	دم کی قیمت دینا
۱۳۵	دم شکر
۱۳۶	کیا بچہ پر دم شکر ہے؟
۱۳۶	بال
۱۳۷	سر ڈھانپنے کی جنایت
۱۳۸	حج بدل کا حکم
۱۳۸	حج بدل کا جواز
۱۳۹	حج بدل صحیح ہونے کی شرطیں
۱۴۰	حج بدل کون کرسکتا ہے؟
۱۴۱	حج بدل کی نیت
۱۴۱	حج بدل میں نیت کس کی کرے؟
۱۴۲	دعا قبول ہونے کی جگہ
۱۴۳	مدینہ منورہ کی حاضری
۱۴۳	زیارت روضۂ اقدس کے فضائل

عنوان	صفحہ نمبر
ریاض الجنہ	۱۴۴
زیارت مدینہ منورہ	۱۴۴
موبائل	۱۴۹
زیارت نبوی ﷺ کے آداب	۱۵۰
مدینہ منورہ کے قیام میں کیا کرے؟	۱۵۰
حج کے بعد کی زندگی	۱۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

اللہ رب العزت کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ''انسائیکلوپیڈیا'' کے سلسلے کے تحت حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کی گئی بندے کی کتابوں میں سے ''روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا''، ''قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا''، ''زکوۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' اور اب ''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' چھپ کر منظر عام پر آچکے ہیں اور بفضل اللہ تعالیٰ عوام وخواص میں مقبول بھی ہوئے ہیں۔

اسی سلسلے کی کڑی میں سے بندے کی دیگر کتابیں ''حج کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' اور ''سفر کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' ابھی زیر تخریج ہیں۔

''انسائیکلوپیڈیا'' کے عنوان کی تحت ترتیب دیتے ہوئے چونکہ متعلقہ موضوع سے متعلق پایا جانے والا تقریباً تمام مواد جمع کیا جاتا ہے، اس بناء پر ''حج کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' بھی کافی طویل ہوگیا، اور وہ حج وعمرے کے طریقے، متعلقہ مسائل اور حکمتوں وفضائل وغیرہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے تقریباً ہزار صفحات کے قریب پہنچ گیا۔

دوسری طرف حج کرنے کا موقع ہر ایک کو ہر سال میسر نہیں آتا جس کی بناء پر اکثر وبیشتر اہل علم بھی حج کے دوران غلطی کر بیٹھتے ہیں۔

اس لئے سوچا کہ عمرہ اور حج کے صرف طریقے پر مشتمل ایک آسان اور مختصر کتاب ترتیب دے دی جائے جسے سفر حج کے دوران ساتھ رکھنا بھی آسان ہو نیز موقع بموقع جہاں ضرورت پڑے اسے کھول کر دیکھا بھی جاسکے، تاکہ حج جیسی عظیم عبادت میں کوئی غلطی سرزد نہ ہو اور یہ مبارک سفر آسانی اور سہولت کے ساتھ سنت طریقے کے مطابق پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

باقی حج سے متعلق مسائل چونکہ حج کے انسائیکلوپیڈیا میں آگئے ہیں اس لئے انہیں یہاں ذکر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

البتہ ابتداء میں ایک مختصر مقدمہ شامل کر دیا ہے تا کہ بیت اللہ، مطاف، مسجد الحرام، حرم، حِل اور آفاق کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو جائیں اور اس مبارک سفر کا لطف دوبالا ہو جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو بھی شرف قبولیت عطا فرما کر حجاج کرام اور عمرہ کرنے والوں کے لئے نافع بنائیں اور بندے کے لئے ان سعادتوں سے بار بار بہرور ہونے کا سبب بنائیں اور بندے کے لئے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائیں۔

آمین۔

محمد انعام الحق قاسمی
استاذ و مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

۲ر رمضان ۱۴۳۲ھ
۳ر اگست ۲۰۱۱ء

مقدمہ

بیت اللہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے پانی پیدا فرمایا، اور پانی کو ہوا پر ٹھہرایا، پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا بھیجی جس سے پانی میں ہل چل پیدا ہوگئی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اسی حرکت میں بیت اللہ والی جگہ قبہ نما ایک ٹیلہ پیدا کر دیا، جہاں دو ہزار سال بعد بیت اللہ شریف تعمیر کیا گیا۔ (مصنف عبدالرزاق: ۹۰/۵)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ آسمان اور زمین کی پیدائش کے زمانہ میں پانی کی سطح پر سب سے اول کعبہ کا مقام نمودار ہوا، شروع میں سفید جھاگ تھا، جو بعد میں منجمد ہوگیا، زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے اس کی تخلیق ہوئی، پھر اسی کے نیچے سے زمین پھیلا دی گئی۔

اور یہ بیت اللہ تمام سچی عبادت گاہوں میں سب سے پہلی عبادت گاہ ہے، برکت والا ہے، پورے جہاں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ ہے، اس کی زیارت قلبی تسکین اور روحانیت کی غذاء اور ایمان کی تازگی کا سبب ہے، مغفرت اور بخشش کا یقینی ذریعہ ہے اس عمارت کو دیکھنا بھی عبادت ہے، رات دن ہمیشہ اس پر ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس ان لوگوں کے لئے ہوتی ہیں جو صرف کعبہ شریف کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کر رہے ہوتے ہیں۔ (جامع اللطیف: ۸۵) اس کے فضائل اور مناقب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے۔

دنیا کی آبادی اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ کا گھر بیت اللہ دنیا میں باقی رہے گا، جس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہوگا کہ کارخانۂ عالم کو ختم کر دیا جائے تو اس

بیت اللہ کو اٹھالیا جائے گا، جب تک خانۂ کعبہ باقی ہے اس وقت تک یہ دنیا بھی باقی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے قریب ایک چھوٹی پنڈلیوں والا، ٹیڑھے ہاتھوں والا گنجا کعبہ شریف کو خراب کرے گا، گویا وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے رقص کررہا ہے، وہ ظالم ایک ایک پتھر اکھاڑ کر الگ کردے گا، اس کا غلاف چرا کر لے جائے گا، اور خزانۂ کعبہ بھی لوٹ لے گا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ کدال چلا رہا ہے، اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کررہا ہے۔ (العیاذ باللہ) (بخاری شریف: ۲۱۶/۱، ۲۱۷)

غرض کہ خانۂ کعبہ ایک محترم مکان ہے جس کا ادب واحترام فرض ہے، اس لئے حدودِ حرم میں اور احرام کی حالت میں شکار کرنا ممنوع ہے۔

زمین

کعبۃ اللہ والی زمین رونما ہونے کے بعد اس کے چاروں طرف پوری دنیا کی زمین بنی، پھر اس کے بعد کسی زمانہ میں اللہ کے حکم سے یہ زمین سات حصوں میں تقسیم ہوگئی اور ان ساتوں حصوں کو سات براعظم کہتے ہیں، اور ان سات براعظموں کو یوں سمجھ لیں جیسے سات بہت بڑے بڑے جہاز سمندروں میں کھڑے ہیں، اب بھی ان براعظموں کو عالمی نقشوں میں سے کاٹ کاٹ کر ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر دیکھا جائے تو زمین کی ابتدائی شکل نظر آتی ہے کہ ساتوں براعظم ایک ہی زمین تھی بعد میں سات ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی، اس لئے اس دنیا کو مقصد بنانا عقلمندی نہیں ہے۔

اب بیت اللہ شریف اور اس کے اردگرد کی زمینوں کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں تاکہ عمرہ اور حج ادا کرنے میں آسانی ہو۔

بیت اللہ شریف کا تعارف

بیت اللہ شریف ایک چوکور عمارت ہے شمال وجنوب میں اس کی لمبائی ہے، مغرب ومشرق

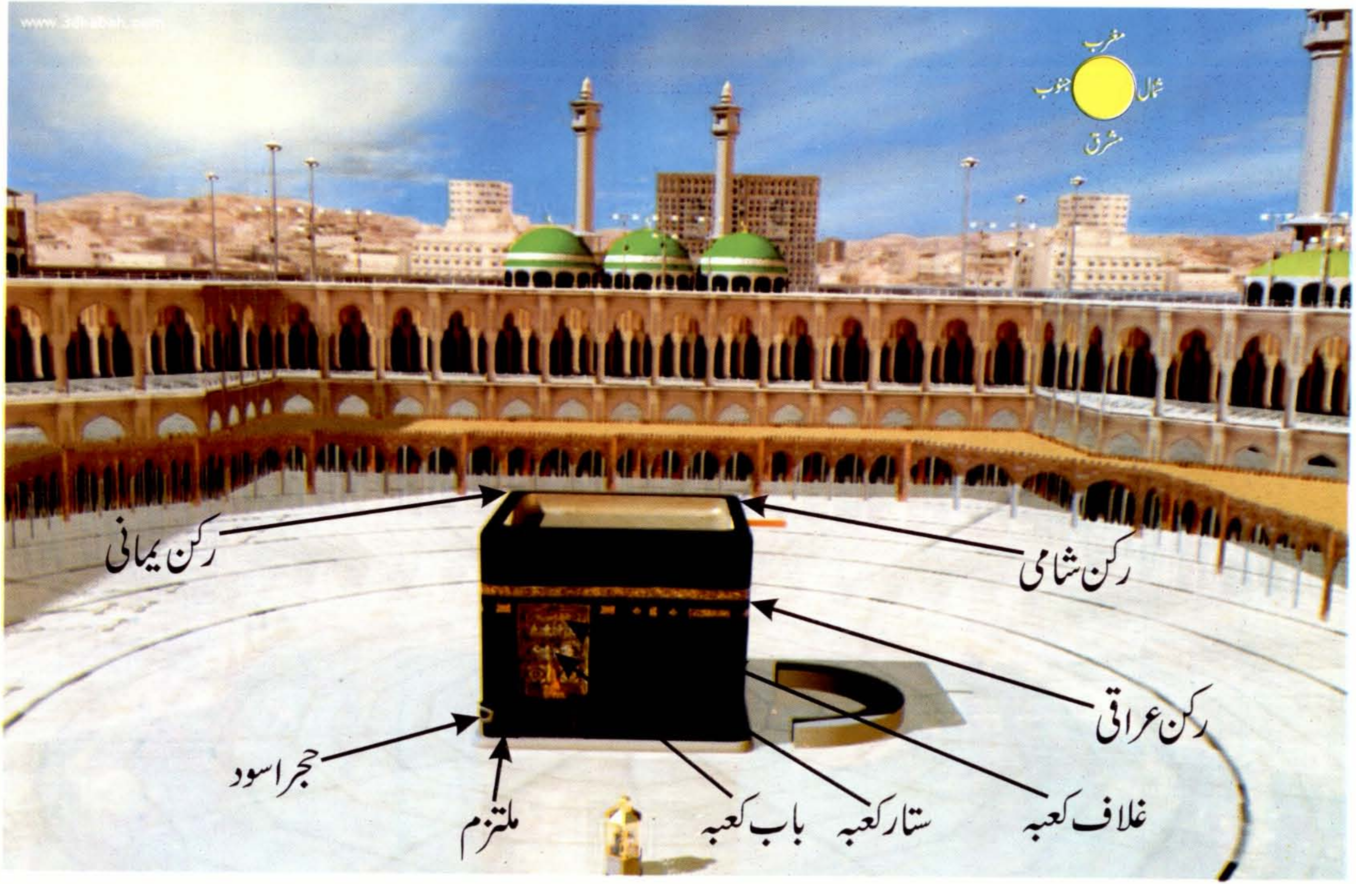
مغرب
شمال
جنوب
مشرق
رکن یمانی
رکن شامی
رکن عراقی
حجر اسود
ملتزم
باب کعبہ
ستار کعبہ
غلاف کعبہ
www.3ahabah.com

میں چوڑائی ہے، اس میں چار کونے ہیں، اور کونے کو عربی زبان میں رکن بھی کہتے ہیں، اور اس عمارت کے شمال مشرقی کونے کو رکن عراقی، اور شمال مغربی کنارے کو رکن شامی، اور جنوب مغربی کونے کو رکن یمانی کہتے ہیں اور جنوب مشرقی کونے میں حجر اسود نصب ہے، اس سے طواف کی ابتداء اور انتہاء ہوتی ہے۔

شمال مشرق کی جانب ملک عراق ہے اس لئے اس کو رکن عراقی کہتے ہیں، اور شمال مغرب کی جانب ملک شام ہے اسلئے اس کونے کو رکن شامی، اور جنوب مغرب میں ملک یمن ہے اس لئے اس کونے کو رکن یمانی کہتے ہیں اور جنوب مشرق میں حجر اسود نصب ہے اس لئے اس کونے کو حجر اسود والا کونا کہتے ہیں۔

حجر اسود

حجر اسود بیضوی شکل کا ایک پتھر ہے، جس کے کالے رنگ کو ہلکی سی سرخی نکھارتی ہے، ایک بالشت لمبا اور تقریبا (2.3) بالشت چوڑا ہے، بیت اللہ شریف کے جنوب مشرقی کونے میں مسجد کے صحن سے چار فٹ کی بلندی پر نصب ہے۔ اس کے اندر ایسی زبردست مقناطیسی کشش ہے کہ ہر ملک وقوم اور رنگ ونسل کے لوگ بلا تفریق کھچے چلے آرہے ہیں یہ پتھر جنت کے یاقوتوں میں سے ایک ہے، اس کو حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے، اور بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت ایک کونے میں نصب فرمایا تھا، حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو طوفان آیا تھا اس میں حضرت آدم علیہ السلام کا تعمیر کیا ہوا بیت اللہ آسمانوں پر اٹھائے جانے کے وقت حجر اسود کو جبل ابو قیس کے اندر امانت رکھ دیا گیا تھا، پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا گیا تھا، اس طرح انہوں نے اسے پھر اسی جگہ نصب کر دیا تھا جہاں پہلے نصب تھا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنت سے حجر اسود دنیا میں آیا تو وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا، لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا۔ (ترمذی: ۱/۱۰۷، نسائی: ۲۹/۱)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حجر اسود کو لائیں گے، اور وہ ان لوگوں کے حق میں سفارش کرے گا جنہوں نے خلوص نیت سے اس کے بوسے لئے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق: ۳۰/۵)

اللہ تعالیٰ نے حجر اسود کو اس کی پہلی نورانی صورت سے تبدیل کر کے اس لئے کالا کر دیا تا کہ جہنمی لوگ اس کی زینت کو نہ دیکھ سکیں۔

☆ سب سے پہلے فرشتوں کی ایک جماعت نے بڑے اعزاز اور احترام سے حجر اسود کو اس جگہ پر نصب کیا تھا جہاں ابھی ہے۔

☆ حجر اسود کو موجودہ جگہ پر اس لئے نصب کیا گیا ہے تا کہ طواف شروع کرنے کی علامت بن جائے۔

☆ قیامت سے پہلے اس پتھر کو اٹھا کر دوبارہ جنت میں پہنچا دیا جائے گا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حجر اسود کا کثرت سے استلام کرو، ایک وقت آئے گا کہ تم اسے اپنی جگہ موجود نہ پا کر افسوس کرو گے، رات کے وقت لوگ طواف کے دوران اس کا استلام کرتے رہیں گے مگر صبح کے وقت اسے غائب پائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی کسی چیز کو دنیا میں نہیں چھوڑنا، قیامت سے پہلے اسے دوبارہ اٹھا کر جنت میں پہنچا دیں گے۔ (اخبار مکہ: ۲۴۴)

☆ حجر اسود کی عظمت و جلالت میں یہ ایک عجیب و غریب نکتہ ہے کہ ہم اسی جگہ بوسہ دیتے ہیں جہاں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہونٹوں سے بوسے دئے تھے، اور جہاں باقی انبیاء کرام علیہم السلام کے منہ مبارک مس کرتے رہے ہیں اسی طرح ہمارے ہاتھ بھی اسی جگہ لگتے ہیں جہاں انبیاء کے مقدس ہاتھ لگے تھے۔

لہٰذا اے مسلمان جب تو اس نکتہ کو سمجھ جائے تو پھر حجر اسود کا بوسہ دینے اور اسے مس کرنے میں غفلت نہ کرنا۔ (تاریخ القویم: ۲۹۹/۳)

پھر وہاں سے چھ فٹ شمال کی جانب کعبۃ اللہ کا دروازہ ہے اس کو "باب کعبہ"

کہتے ہیں، اور دروازہ اور حجر اسود کے درمیان کے چھ فٹ کے دیوار کے حصہ کو ''ملتزم'' کہتے ہیں، ملتزم کا معنی چمٹنے کی جگہ، ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے، یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے، یہاں پر جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب چھت سے پانی گرنے کے لئے سونے کا جو پرنالہ بنا ہوا ہے اس کو ''میزاب رحمت'' کہتے ہیں، اس کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے

میزاب رحمت

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی جب تعمیر کی تھی تو چھت نہیں بنائی تھی، اس لئے اسمیں پرنالہ بھی نہیں تھا، اسی طرح قصی بن کلاب کے زمانہ تک چھت اور پرنالہ کے متعلق کوئی صحیح روایت نہیں ملتی البتہ قریش نے تعمیر کے وقت چھت بنائی اور پرنالہ بھی بنایا، جس کا پانی حطیم میں گرتا ہے، اس کے بعد متعدد بار اسے تبدیل کیا گیا۔

ابتداء میں پرنالہ لکڑی یا پتھر کا ہوتا تھا بعد میں اس پر سونا چڑھایا گیا تھا، پھر ۱۲۷۶ھ میں سلطان عبد المجید خان بن سلطان محمود خان نے قسطنطنیہ میں سونے کا میزاب بنوایا، اور پہلا میزاب اتار کر نئے میزاب کو زینت بخشی گئی جس پر تخمیناً پچاس رطل سونا صرف ہوا تھا جو آج تک جلوہ نما اور رونق افروز ہے۔ (دائرۃ المعارف: ۱۴۴/۵، تاریخ الکعبہ: ۱۸۱، ۱۸۳)

میزاب رحمت کی لمبائی ۲۵۸ سینٹی میٹر ہے، اور چوڑائی اندر سے ۲۶ سینٹی میٹر اور اونچائی ۵۸ سینٹی میٹر ہے، کعبہ شریف کی دیوار میں میزاب کے اوپر ایک بڑا وزنی پتھر نصب ہے، جس کی لمبائی ایک میٹر ۲۰ سینٹی میٹر ہے، اور چوڑائی آدھا میٹر ہے، میزاب کا اگلا حصہ زبان کی مانند ہے جو نیچے لٹکا ہوا اور متحرک بھی ہے، اسے ''لسان'' اور ''برقع'' بھی کہتے ہیں۔ (تاریخ القویم: ۸۴/۴، ۸۵)

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب دیوار سے متصل ہلالی شکل کی دیوار کے اندر جو جگہ ہے اس کو ''حطیم'' کہتے ہیں، اور یہ تقریباً چھ گز شرعی ہے، اور کعبۃ اللہ کی شمالی دیوار کے

مغرب اور مشرق میں آمد و رفت کا راستہ ہے۔ حطیم کے باہر سے طواف کرنا ضروری ہے اس کے بیچ سے گزرنا درست نہیں ہے۔

حطیم

کعبہ شریف کی شمالی جانب ایک قوس نما دیوار بنی ہوئی ہے، اس احاطہ کو ''حطیم''، ''حجر اسماعیل'' اور ''حطیرۂ اسماعیل'' کہا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اس دیوار کی حقیقت کیا ہے؟ کیا یہ بیت اللہ میں شامل ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیت اللہ میں سے ہے، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو پھر اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا گیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عائشہ! تیری قوم نے جب بیت اللہ کی تعمیر کا منصوبہ بنایا تو انہوں نے پاکیزہ حلال مال خرچ کرنے کی پابندی لگائی تھی، اس طرح جو فنڈ جمع ہوا وہ پوری عمارت کے لئے ناکافی تھا جس کے پیش نظر انہوں نے شمالی جانب سے کچھ چھوڑ کر تعمیر مکمل کرلی۔

عائشہ! اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت قریب نہ ہوتا اور مجھے ان کے انکار اور باہمی تصادم کا خدشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کے حصہ کو بیت اللہ میں ضرور شامل کر کے ابراہیمی بنیادوں کے مطابق تعمیر کرتا اور اس کے مشرق و مغرب میں دروازے بناتا۔ (بخاری شریف: ۲۱۵/۱)

غلاف کعبہ

بیت اللہ شریف ایسی عبادت کی جگہ ہے کہ اس کی تعظیم کرنا بے حد واجب ہے اور اس کا وجود نادر اور برکت والی چیز ہے، اسے خارجی اثرات، ہوا، مٹی، پانی اور دھوپ وغیرہ سے محفوظ رکھنے اور ظاہری زیب و زینت کی غرض سے غلاف پہنایا جاتا ہے۔

سب سے پہلے سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ پر غلاف چڑھایا پھر عدنان نے پھر شاہ تبع اسعد الحمیری نے غلاف چڑھایا۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں:

ابن جریج سے روایت ہے کہ سب سے پہلے شاہ تبع حمیری نے غلاف چڑھایا تھا جب کہ زبیر بن بکار سے روایت ہے کہ عدنان پہلا آدمی ہے جس نے غلاف چڑھانے کا رواج ڈالا تھا، لیکن بعض علماء کا خیال ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے پہلا غلاف چڑھایا تھا، ان روایات میں اس طرح تطبیق دی جاسکتی ہے کہ اگر یہ بات درست ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے غلاف چڑھایا تھا تو ممکن ہے بعد میں یہ طریقہ متروک ہوگیا ہو پھر عدنان نے اس طریقہ کو جاری کیا، بعد میں سالہا سال تک یہ عمل بند رہا، بالآخر شاہ تبع نے اسے پھر جاری کردیا (اور اب تک جاری ہے)۔ (فتح الباری:۳/۳۶۰)

اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یمن کا بنا ہوا کالے رنگ کا غلاف، کعبہ شریف پر چڑھایا۔ اس کے بعد خلفاء راشدین نے چڑھایا اس کے بعد اب تک سلسلہ جاری ہے۔ (اخبار مکہ:۱۸۱،۱۸۳)

احرام کعبہ

کعبۃ اللہ پر حج کے ایام میں ایک سفید کپڑا لٹکایا جاتا ہے، اس کو لوگ ''احرام کعبہ'' کہتے ہیں۔

عوام الناس کا خیال ہے کہ جس طرح حج ادا کرنے کے لئے حاجی پر احرام ضروری ہے اسی طرح کعبہ شریف کو بھی احرام باندھا جاتا ہے، یہ خیال قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے، اصل بات یہ ہے کہ حج کے ایام میں حجاج کثرت سے کعبہ شریف کے غلاف کو چھوتے اور مس کرتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ پھٹ جاتا ہے، اس لئے حفاظت کی غرض سے اسے قد آدم اوپر اٹھادیا جاتا ہے، تاکہ لوگوں کے ہاتھ نہ پہنچ سکیں، ابتداء میں جب غلاف اٹھانے کی وجہ سے کعبۃ اللہ ننگا نظر آیا تو ایک کپڑا غلاف کے طور پر لٹکادیا جاتا تھا، لیکن بعد میں یہ مستقل دستور ہی بن گیا، اور لوگوں نے اس کپڑے کا نام احرام مشہور کردیا۔

علامہ ابن جبیر اندلسی نے لکھا ہے کہ ۲۷/ذوالقعدہ کو کعبۃ اللہ کا غلاف چاروں اطراف سے بقدر قد آدم اونچا کر دیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کے چھونے سے پھٹنے نہ پائے اور اسے احرام سے تعبیر کرتے ہیں، یہ طریقہ مستقل طور پر جاری ہے، حجاج کرام کے چلے جانے کے بعد غلاف کھول دیا جاتا ہے۔

علامہ محمد طاہر کردی نے لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں یہ طریقہ ہے کہ ہر سال سات ذی الحجہ کو غلاف بقدر قد آدم بلند کر دیا جاتا ہے، اور اسکے نیچے سفید کپڑا لٹکا دیا جاتا ہے، اگرچہ یہ معلوم نہ ہوسکا کہ یہ احرام کا طریقہ کب اور کیوں رائج ہوا؟ (تاریخ القویم: ۲۵۹/۴)

شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود کے زمانہ سے یکم ذی الحجہ کو کعبۃ اللہ کو غسل دیا جاتا ہے اور سفید کپڑا لٹکا دیا جاتا ہے۔

ستارۂ کعبہ

بیت اللہ شریف کے دروازہ پر بے حد خوبصورت، دیدہ زیب، اور دلفریب ایک پردہ ڈالا جاتا ہے اس کو ''ستارۂ کعبہ'' یا کعبہ کے دروازہ کا پردہ کہا جاتا ہے، جس پر سونے اور چاندی کی تاروں سے انتہائی نفاست کے ساتھ قرآنی آیات بُنی ہوئی ہیں، اور دروازہ پر پردہ ڈالنے کی ابتداء کب سے ہوئی اس کی صحیح تاریخ معلوم نہیں۔ (تاریخ القویم: ۲۳۵/۴)

کعبہ شریف کا اندرونی غلاف

کعبہ شریف کا بیرونی غلاف سال میں ایک مرتبہ، دو اور تین مرتبہ بھی تبدیل ہوتا رہا ہے کیونکہ بارش، گرد و غبار، ہوا اور سخت دھوپ کی وجہ سے غلاف جلد کمزور ہو جاتا ہے، اس لئے اسے بار بار تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، لیکن اس کے برعکس اندر کا غلاف ہر قسم کے حوادثات سے محفوظ ہونے کی وجہ سے نیا غلاف ڈالنے کی ضرورت پیش نہیں آتی، اس لئے چودہ سو سالہ تاریخ میں صرف چند مرتبہ اندر کا غلاف تبدیل کیا گیا ہے۔

کعبہ شریف میں کوئی روشندان، اور کھڑکی نہیں ہے، اور اندر کوئی فانوس یا بجلی کا

بلب بھی نہیں جلتا، اس لئے اندر کے غلاف کا رنگ سرخ ہے، جب کعبۃ اللہ کا دروازہ کھلتا ہے تو تھوڑی سی روشنی ہو جاتی ہے، اور غلاف میں سرخ رنگ ہونے کی وجہ سے اندر آسانی سے نظر آجاتا ہے۔ (تاریخ القویم: ۴/۲۱۶-۲۱۸)

بیت اللہ شریف کا طول وعرض

☆ کعبہ شریف کی بلندی زمین سے اوپر تک ۱۵ میٹر ہے۔ (تقریباً ۴۹ فٹ ۲ انچ ہے)

☆ کعبہ شریف کی مشرقی دیوار (جس میں دروازہ ہے) کی لمبائی ۱۱ میٹر ۵۸ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کی لمبائی مغربی دیوار سے ۱۱ میٹر ۹۳ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کی چوڑائی حطیم کی جانب ۱۱ میٹر ۲۲ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کی چوڑائی حجر اسود اور اور رکن یمانی کے درمیان ۱۰ میٹر ۱۳ سینٹی میٹر ہے۔

☆ زمین سے حجر اسود کی اونچائی ایک میٹر ۵۰ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کے دروازہ کی لمبائی ۲ میٹر ہے۔

☆ میزاب رحمت کی جانب نیچے سے حطیم کی دیوار تک کا درمیانی فاصلہ ۸ میٹر ۳۶ سینٹی میٹر ہے۔ (اس میں سے ساڑھے چھ ہاتھ کعبہ شریف کا حصہ ہے اور باقی سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بکریوں کا باڑہ تھا)

☆ کعبۃ اللہ کی مشرقی دیوار سے مقام ابراہیم تک کا فاصلہ ۱۱ میٹر ہے۔

اور کعبۃ اللہ کی عمارت اور حطیم کے چاروں طرف گول دائرہ کی شکل میں نشیبی علاقہ ہے، اس میں لوگ طواف کرتے ہیں، اس کو عربی زبان میں ''مطاف'' کہتے ہیں، یعنی طواف کرنے کی جگہ اور ''مطاف'' میں کعبۃ اللہ کی مشرقی جانب تقریباً دروازہ کے برابر میں ۷۵ فٹ کے فاصلہ پر ''زمزم کا کنواں'' ہے۔

آب زمزم

☆ یہ ایک لطیف وشیریں، خوش ذائقہ، زود ہضم، بے حد برکت، فضیلت اور عظمت والا پانی ہے، جسے پوری دنیا کے پانیوں پر برتری اور فوقیت حاصل ہے۔

اور یہ حجر اسود سے مشرقی جانب 21 میٹر کے فاصلے پر ہے۔

زمزم کا کنواں کعبہ شریف سے مشرقی جانب ۳۸ ذراع یعنی تقریباً ۵۷ فٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ (مسلم شریف: ۱/۴۰)

☆ اور زمزم کا چشمہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کے پاؤں کی ٹھوکر یا ہاتھ کے اشارہ یا پیر مارنے سے جاری ہوا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہاجرہ اسے (چاروں طرف سے مٹی کی باڑ بنا کر) بند نہ کرتیں تو آج یہ کنوئیں کی بجائے دریا کی شکل میں ہوتا اور دنیا کو سیراب کرتا

☆ اور زمزم کے پانی میں میٹھے اور کھارے پانی کا امتزاج ہے۔ (لسان العرب: ۱۲/۲۷۵، ماء زمزم)

☆ زمزم کا کنواں ابتداء میں صرف چند انچ گہرا تھا بعد میں یہ گہرا اور چوڑا کنواں بن گیا۔

آب زمزم کے فضائل اور مناقب کے بارے میں علامہ طاہر کردی نے لکھا ہے کہ:

① اس چشمہ کے جاری ہونے کا سبب سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ بنیں۔

② اور اس کو نکالنے اور جاری ہونے کا ذریعہ سیدنا جبرئیل علیہ السلام بنے۔

③ روئے زمین کے مقدس ترین مقام پر اس کا ظہور ہوا یعنی بیت اللہ کے سامنے مسجد الحرام کے اندر۔

④ اس چشمہ کے تین سوت، تین ایسی معزز سمتوں سے جاری ہیں جو دوسری

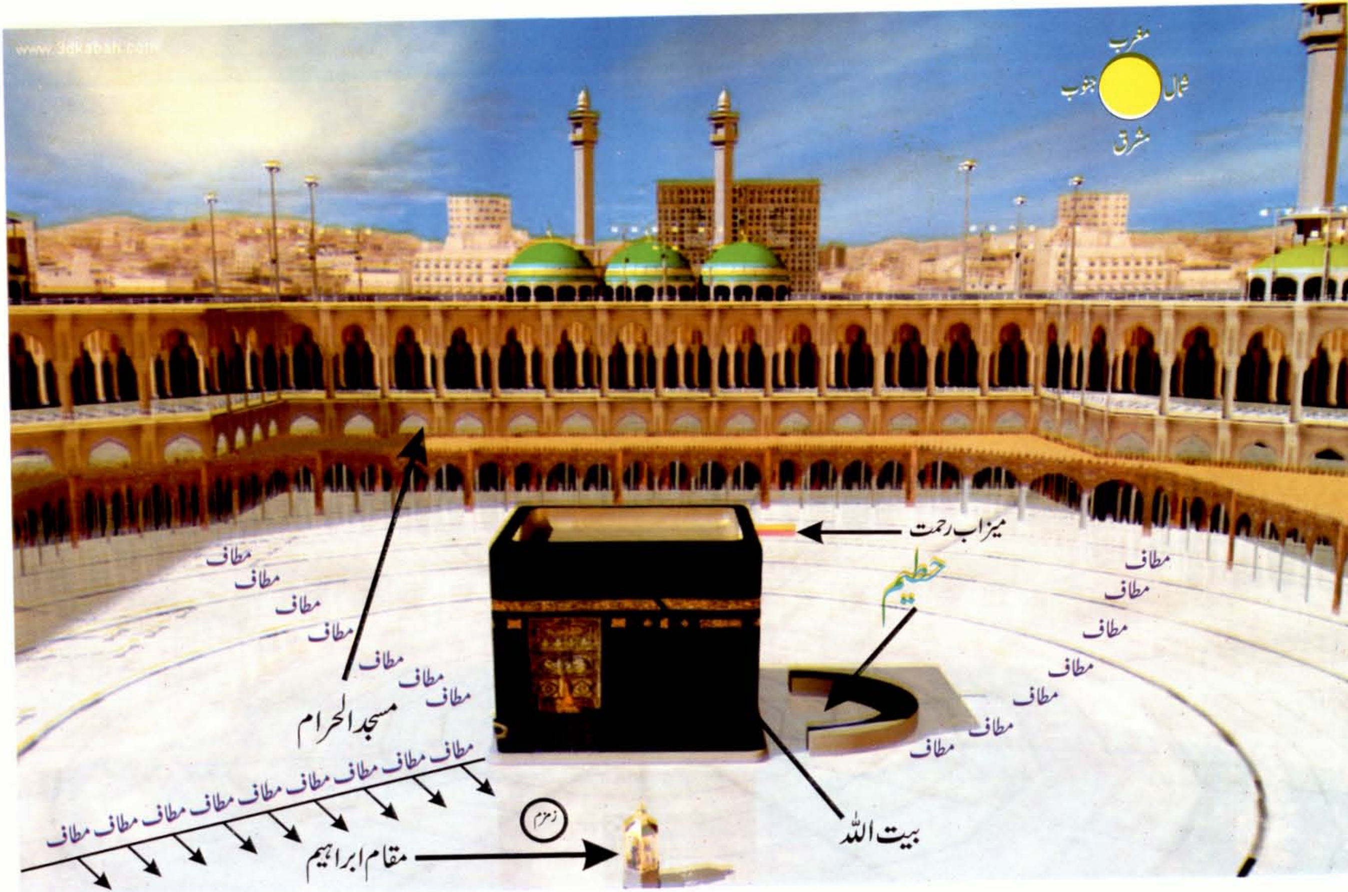

www.3dkabah.com
مغرب
شمال
جنوب
مشرق
میزاب رحمت
حطیم
مسجد الحرام
بیت اللہ
زمزم
مقام ابراہیم
مطاف

24B

تمام جہات سے اشرف ہیں، رکن حجر اسود، صفا اور مروہ۔

⑤ یہ ایسا برکت والا پانی ہے جسے انبیاء، اصفیاء، اتقیاء اور نیک لوگ پیتے رہے۔

⑥ اسی مقدس پانی سے جبرئیل امین علیہ السلام نے امام الانبیاء، اشرف الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو دھویا تھا۔

⑦ اس پانی کو یہ شرف حاصل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈول میں کلی کر کے دوبارہ کنویں میں ڈال دیا، اس طرح اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جھوٹا ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

⑧ دنیا میں ایسا عظمت والا پانی ہے جس کی شان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے مبارک کلمات صادر ہوتے رہے۔

⑨ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کے پانی کو مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ طلب کیا۔ (تاریخ القویم: ۳/۴۴)

زمزم کے کنواں سے شمال کی جانب کعبۃ اللہ کے مشرق میں ''مقام ابراہیم'' ہے۔

مقام ابراہیم

☆ مقام ابراہیم یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

☆ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنی زوجہ محترمہ ہاجرہ اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی ملاقات کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو سواری سے اترتے چڑھتے وقت اسی پتھر پر پاؤں رکھتے تھے۔

☆ یہ پتھر حجر اسود کی طرح جنت سے آدم علیہ السلام کے ساتھ اتارا گیا تھا۔

☆ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات کرنے کے لئے مکہ معظّمہ تشریف لے گئے تو وہ گھر میں موجود نہیں تھے ان کی بیوی

عمارہ نے آپ کی عزت وتکریم اور بے حد تعظیم کی، اور اس وقت کے دستور کے مطابق درخواست کی کہ چچا جان آپ براق سے اتر کر آرام کریں، اور میں آپ کے گرد آلود سر کے بال دھونے کی سعادت حاصل کروں، لیکن آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے نیچے اترنے کی اجازت نہیں۔

چنانچہ نیک سیرت بہو ایک پتھر لائی، اور اسے آپ کے دائیں پاؤں کے نیچے رکھا، آپ نے پتھر پر پاؤں رکھ کر سر کو دائیں جانب جھکا دیا، اور بہو نے اسے دھویا، پھر پتھر بائیں پاؤں کے نیچے رکھ کر سر کی دوسری جانب بھی دھوئی، جہاں حضرت ابرہیم علیہ السلام نے پتھر پر پاؤں مبارک رکھے تھے اس جگہ پاؤں ٹخنوں تک گڑھ گئے تھے، اور بہت گہرے نشانات منقش ہو گئے تھے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر تشریف لائے تو نیک بیوی نے سارے واقعات سے آپ کو مطلع کیا، اور یہ بات خاص طور پر تعجب سے بتائی کہ جس پتھر پر انہوں نے پاؤں رکھے تھے، اس میں اب بھی گہرے نشانات موجود ہیں، سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے اسے ایک معجزہ قرار دیا اور اس پتھر کو گھر میں عزت وتکریم سے محفوظ فرمالیا۔

پھر جس وقت بیت اللہ کی تعمیر کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے، اور تعمیر کے دوران پاڑھ بنانے کے لئے (چنائی کے لئے) کوئی پتھر لانے کو کہا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے وہی پتھر لا کر پیش کر دیا۔ (اعلام الاعلام:۳۶، روح المعانی:۹/۱۴۳، تفسیر کبیر:۱/۱۵۶)

☆ مقام ابراہیم وسیع تر معنوں میں پورے حرم شریف پر بھی بولا جاتا ہے۔

☆ اور مقام ابراہیم کو ''ام نہشل'' نامی سیلاب کے بعد خلیفۃ المسلمین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس جگہ پر نصب فرمایا تھا جہاں آج موجود ہے انشاء اللہ قیامت تک اسی جگہ پر رونق افروز رہے گا۔

پھر جب بیت اللہ کے چاروں طرف کا ''مطاف'' ختم ہوتا ہے تو چاروں طرف کچھ بلندی پر ترکی حکومت اور سعودی حکومت کی بنائی ہوئی عمارات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، اس

کو ''مسجد الحرام'' کہتے ہیں، بیت اللہ اور مسجد الحرام ایک نہیں ہے بلکہ الگ الگ ہیں اور دونوں کے درمیان ''مطاف'' کا فاصلہ موجود ہے۔

اور مسجد الحرام میں جنوب کی جانب اذان خانہ ہے، ہجوم اور رش کم ہونے کی صورت میں عام طور پر امام اس کے نیچے کھڑے ہوکر نماز پڑھاتے ہیں، اور عید کا خطبہ بھی دیتے ہیں، اسی جگہ کے ساتھ ''دارارقم'' بھی تھا۔

دارارقم

یہ مقدس ومتبرک مکان مسجد الحرام میں صفا سے بائیں جانب مشرق کی طرف ۳۵ یا ۴۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع تھا یہ ارقم بن ابی ارقم بن عبد مناف بن جندب اسد بن عبداللہ عمر بن مخزوم کا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عرصہ دراز تک تبلیغ، تدریس اور نماز کا مرکز بنایا تھا، آپ یہاں تشریف فرما ہوجاتے اور دیگر مسلمان بھی اس شمع کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہوکر اسلام کے احکام سے بہرہ یاب ہوتے، اور اسی مکان میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا، جس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور بہادری نے مسلمانوں کو سرعام نماز پڑھنے کی ہمت سے ہم کنار کردیا، اور اب یہاں اذان خانہ ہے، اور عام حالات میں امام یہاں کھڑے ہوکر امامت کرتے ہیں۔

☆ نئی سعودی توسیع کے بعد حرم شریف کی پیمائش ۱۹۰۰۰۰ مربع میٹر ہے۔

☆ صفا سے مروہ تک کا فاصلہ تقریباً ۴۰۵ میٹر ہے۔

☆ جمرہ عقبی اور جمرہ وسطی کے درمیان فاصلہ تقریباً ۱۱۶ میٹر ہے۔

☆ جمرہ وسطی سے جمرہ اولی کے درمیان فاصلہ تقریباً ۱۵۶ میٹر ہے۔

☆ جمرہ وسطی سے وادی محسر کے آخر تک فاصلہ تقریباً (مزدلفہ میں) ۵۳۲۸ میٹر ہے۔

☆ حرم شریف کے نشانات سے حدود عرفات کے نشانات تک فاصلہ ۱۵۵۳ میٹر ہے۔

☆ عرفات کے نشانات سے جبل رحمت تک کا فاصلہ ۱۵۵۳ میٹر ہے۔ (تاریخ القویم ۴؍۱۰۱، ۱۰۶)

اور کعبۃ اللہ کی مغربی جانب رکن یمانی کی سمت میں مطاف سے اوپر مسجد الحرام میں باب عبدالعزیز کی شمالی جانب باب ام ہانی ہے، باب ام ہانی سے متصل شمالی جانب حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا گھر تھا سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا زاد بہن ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان کے گھر تشریف لایا کرتے تھے، بعض روایات کے مطابق معراج کی رات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کے گھر میں آرام فرما تھے یہیں سے معراج کے لئے تشریف لے گئے، اب اس کا نشان باقی نہیں ہے۔

اور کعبۃ اللہ کی مشرقی جنوبی جانب مسجد الحرام ختم ہونے کے بعد صفا کا پہاڑ ہے، اور اب صفا کا پہاڑ زیادہ بلند نہیں ہے، البتہ کچھ پتھر اب بھی نشان کے طور پر باقی ہیں یہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

اور صفا سے شمال کی جانب کعبۃ اللہ کے مشرق شمال کی طرف مروہ ہے، اب مروہ کے پہاڑ کی نشانی بھی موجود نہیں ہے، کنارے پر معمولی بلندی موجود ہے، یہاں پر سات چکر پورا کرنے کے بعد سعی ختم ہو جاتی ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ کو ''مسعیٰ'' کہتے ہیں۔ **صفا مروہ کی مزید تفصیل یہ ہے:**

صفا مروہ

صفا اور مروہ کعبہ شریف کے قریب مشرق جنوب اور مشرق شمال میں دو پہاڑیاں ہیں، جن پر سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے پانی کی تلاش میں انتہائی بے تابی اور بے قراری کے عالم میں سات چکر لگائے تھے، اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اسے حج اور عمرہ کا لازمی رکن قرار دیا ہے، اگرچہ ابتداء میں یہ دونوں پہاڑیاں کافی بلند تھیں مگر حرم شریف کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے جس قدر بلند کیا جاتا رہا، ان پہاڑیوں کی بلندی آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ اس وقت معمولی سے ٹیلے کی شکل میں برائے نام باقی رہ گئی ہیں۔ اور اب ان پر چڑھنے کے لئے زینے نہیں ہیں جو پہلے زمانے میں تھے، اب صرف ڈھلوان سی بنادی گئی ہے۔

علامہ قطب الدین رحمہ اللہ المتوفی ۹۸۸ھ نے اعلام الاعلام میں لکھا ہے کہ اس وقت جس جگہ سعی کی جاتی ہے کیا یہ ساری جگہ وہی ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سعی کی جاتی تھی یا اس کا کچھ حصہ تو وہی ہے اور کچھ حصہ اس کے علاوہ ہے اس صورت میں حج اور عمرہ کے اس رکن کی ادائیگی میں خلل آئے گا یا نہیں؟

علامہ موصوف اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسعی (صفا مروہ کے درمیان کی جگہ) کافی کشادہ اور چوڑی تھی، بعد کے زمانہ میں اس چوڑائی میں بعض مکان بھی بنالئے گئے، جنہیں خلیفہ مہدی عباسی نے منہدم کر کے حرم کو کشادہ کیا تھا اس طرح مسعی کا کچھ حصہ حرم میں شامل ہوگیا مگر اسے پوری طرح تبدیل نہیں کیا، خلیفہ موصوف کی اس کارکردگی پر علماء کرام اور ائمہ مجتہدین نے کوئی اعتراض نہیں کیا، چنانچہ امام مالک، امام ابو یوسف، امام محمد، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور دیگر آئمہ مجتہدین نے بھی اس جگہ سعی کرنا جائز اور صحیح قرار دیا اور اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ (اعلام الاعلام: ۱۰۳)

اسی طرح اگر موجودہ زمانہ میں بھی دائیں بائیں مشرق و مغرب میں کشادہ کیا گیا تو اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

☆ صفا سے مروہ کے درمیان ۳۹۴ میٹر ۵۰ سینٹی میٹر کا فاصلہ ہے۔

☆ چوڑائی پہلے ۲۰ میٹر تھی اب تقریباً ڈبل ہوگئی ہے۔

☆ صفا پہاڑ کے باہر صحن ہے، صحن کے ختم ہونے کے بعد پہاڑ پر شاہی محل ہے اس پہاڑ کو ''جبل ابی قبیس'' کہتے ہیں۔

اس کی بلندی ۴۲۰ میٹر ہے، اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مطابق زمین پر سب سے پہلے یہی پہاڑ پیدا کیا گیا تھا، قبیلہ ایاد میں سے ابوقبیس نامی ایک آدمی نے اس پر مکان بنایا تھا، جس کی وجہ سے یہی اس کا نام مشہور ہوگیا، یہ پہاڑ حرم شریف کے مشرق میں واقع ہے، حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے وقت قدرتی

طور پر حجر اسود اس میں امانت رکھا گیا جسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کے وقت حاصل کر کے نصب فرمایا تھا۔

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب ایک پہاڑ ہے ۴۳۰ میٹر بلند ہے، اس کی ابتداء میں مروہ واقع ہے، اس پہاڑ کو ''جبل ہندی'' بھی کہتے ہیں اور جبل قعیقعان بھی، آج کل مروہ اور جبل ہندی کے درمیان راستہ بنا ہوا ہے۔

اور کعبۃ اللہ کے مغرب کی جانب ''جبل عمرؓ '' ہے اور یہ محلّہ شبیکہ سے محلّہ مسفلہ تک پھیلا ہوا ہے، اس کے قریب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت کا مکان تھا اسی وجہ سے پہاڑ کا نام بھی جبل عمرؓ مشہور ہو گیا۔

اور مروہ کے مشرق میں راستہ سے اوپر پہاڑ کے دامن میں کونے پر نبی کریم ﷺ کی جائے پیدائش ہے اب یہاں ایک کتب خانہ ہے، جو عام حالات میں کھلا رہتا ہے اور حج کے موسم میں عام طور پر بند رہتا ہے۔

اور بیت اللہ شریف کے شمال مائل بمشرق کو ''معلیٰ'' کہتے ہیں، اور جنوب مائل بمغرب کو ''مسفلی'' کہتے ہیں، ''معلیٰ'' کا معنیٰ ''بالائی علاقہ'' اور ''مسفلی'' کا معنیٰ نشیبی علاقہ۔

مکہ مکرمہ کے مشرق مغرب اور شمال میں پہاڑ ہے، شمال کی جانب جو پہاڑ ہے اس کو ''جبل ہندی'' اور مغرب کی طرف جنوب وشمال میں جو پہاڑ ہے اس کو ''جبل عمر'' کہتے ہیں، اب ان پہاڑوں کو ختم کر کے ان پر تعمیرات کا منصوبہ بنایا گیا ہے، اور درمیان میں جنوب وشمال کے رخ پر وادی ہے اور وادی کے درمیان بیت اللہ شریف ہے، جب مکہ مکرمہ کے پہاڑوں پر بارش ہوتی تھی تو معلیٰ ''یعنی شمالی بالائی علاقے کا پانی مسفلی جنوب کے نشیبی علاقے سے نکل جاتا تھا، کبھی کبھار ایسا بھی ہوا کہ سیلاب کے ریلے کی وجہ سے بیت اللہ شریف کی عمارت شہید ہو گئی تھی، پھر وہاں کے لوگوں نے اس کو پھر سے تعمیر کیا۔

اور ''معلیٰ'' کے علاقہ میں ''جنت المعلی'' بھی ہے، اور یہ مکہ مکرمہ کا عظیم قبرستان ہے، اس میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور بہت سارے صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور

بڑے بڑے لوگ مدفون ہیں، معلیٰ کے علاقے میں مسجد الجن اور مسجد الرایہ وغیرہ بھی ہیں۔
اور مکہ کے چاروں طرف حرم کی حدود میں نشانات لگے ہوئے ہیں، اور بورڈ بھی ہیں، اور ان پر یہ لکھا ہوا ہے کہ غیر مسلم یہاں سے آگے داخل نہیں ہو سکتے، یا غیر مسلم کے لئے دوسرا راستہ ہے جو حرم کی حدود سے باہر باہر نکل جاتا ہے۔

مکہ مکرمہ کی شمالی جانب مدینہ منورہ کے راستہ میں جاتے ہوئے حرم کی حد "تنعیم" ہے اور یہ سب سے قریب ترین جگہ ہے، اور مغربی جانب جدہ کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد "حدیبیه" اور جنوب کی جانب یمن کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد "اضاة لبن" اور مشرقی جنوبی جانب حرم کی حد "جعرانه" ہے اور مغربی شمالی جانب مزدلفہ کے بعد "وادی عرفه" کے قریب حرم کی حد ہے، اور مشرقی شمالی جانب حرم کی حد "ثنية جبل المقطع" ہے۔

حرم کی حدود میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس میں جانور کو چرانا منع ہے، اور حرم کی مٹی اور پتھر کو حرم کی حدود سے باہر لے جانا منع ہے، اس لئے وہاں سے مٹی اور پتھر وغیرہ نہ لائیں۔

حدود حرم

کعبہ شریف اور حرم کی حدود کے درمیان فاصلہ کی مقدار:

شارع مدینہ پر تنعیم کے مقام پر حرم کی حد ہے	۳ میل	کا فاصلہ ہے
شارع یمن پر	۷ میل	کا فاصلہ ہے
شارع جدہ پر	۱۰ میل	کا فاصلہ ہے
شارع طائف عرفات کے قریب	۱۱ میل	کا فاصلہ ہے
شارع عراق پر	۷ میل	کا فاصلہ ہے
جعرانہ	۹ میل	کا فاصلہ ہے
امام تقی الدینؒ نے لکھا ہے کہ مکہ معظّمہ سے جعرانہ کا	۱۸ میل	فاصلہ ہے

نقشہ یہ ہے:

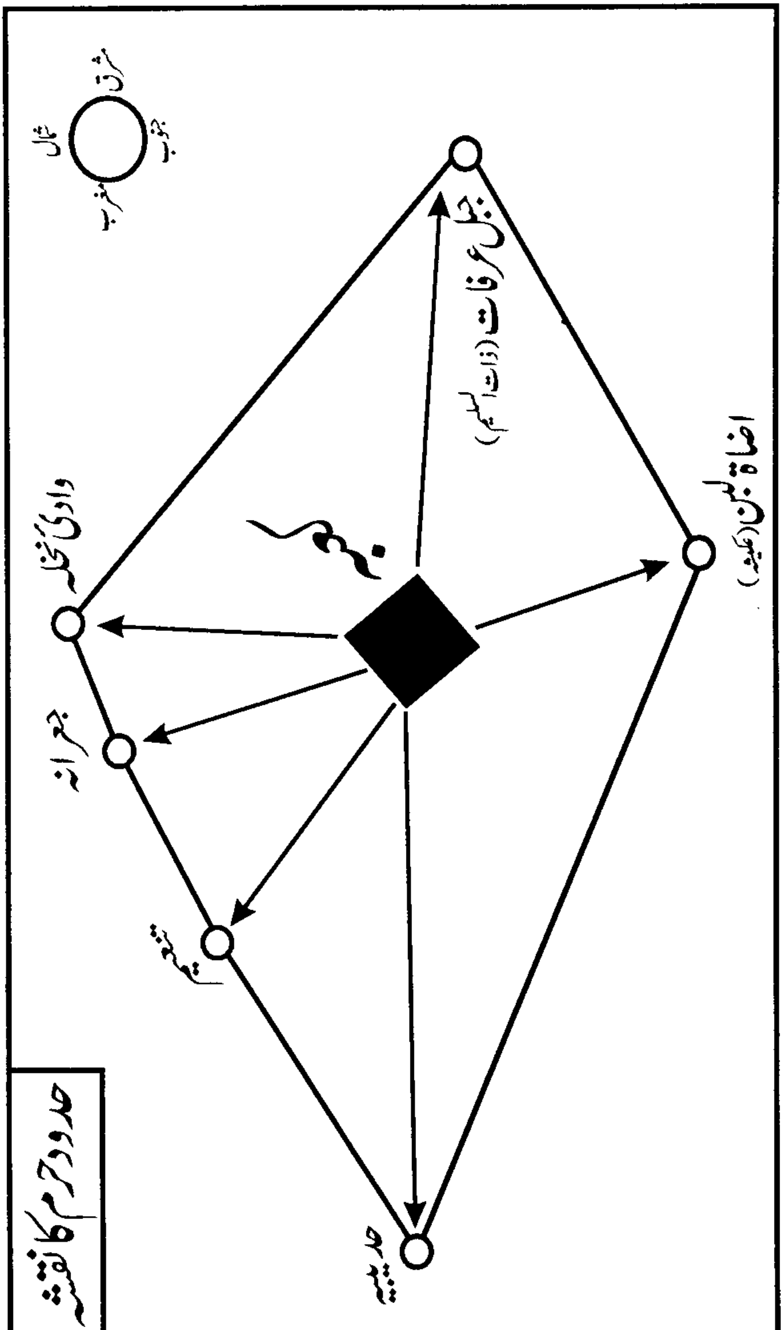
حدود حرم کا نقشہ
حرم
جبل عرفات
اضاۃ لبن
وادی نخلہ
جعرانہ
تنعیم
حدیبیہ
شمال
مشرق
جنوب
مغرب

مسجد حرام اور حرم کی حدود کا درمیانی فاصلہ کلومیٹر کے حساب سے

تنعیم (مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا)	7.5 کلومیٹر
نخله	13 کلومیٹر
اضاة لبن (عكيشيه)	16 کلومیٹر
جعرانه (مستوفره)	22 کلومیٹر
حديبيه (شميسى)	22 کلومیٹر
جبل عرفات (ذات السليم)	22 کلومیٹر

حرم کے حدود کی حد بندی کیسے ہوئی؟

امام ازرقی نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو انہیں شیطان کے حملہ کا خطرہ لاحق ہوا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مکہ کی زمین کے چاروں طرف مقرر کر دیا تاکہ (شیطان) اس علاقہ میں داخل ہی نہ ہو سکے چنانچہ جن جن مقامات پر فرشتوں نے پہرہ دیا تھا وہاں حرم کے نشانات قائم کر دیئے گئے، اس طرح ان حدود کے اندر کا تمام علاقہ حرم قرار دیا گیا۔ (اخبار مکہ: ۳۵۷)

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتار دیا تو وہ مغموم اور پریشان رہتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک سرخ یاقوت کا خیمہ نازل فرمایا جسے کعبہ شریف والی جگہ نصب کر دیا گیا، اور حجر اسود ستاروں کی طرح چمک رہا تھا، جس کی روشنی حرم کے کناروں تک پہنچ رہی تھی، جب آدم علیہ السلام مکہ تشریف لائے تو ان کی اور مذکورہ خیمہ کی جنات سے حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو مقرر کر دیا، جن جن مقامات پر فرشتوں نے کھڑے ہو کر پہرہ دیا تھا وہاں حرم کے نشانات قائم کر دیئے گئے۔ (اخبار مکہ: ۳۵۸)

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ حج ادا کیا تو اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے حرم کی حدود کے بارے میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگاہ کیا، چنانچہ آپ نے ان مقامات پر مٹی، گارے سے پتھروں کے برج بنادیئے۔(اخبار مکہ:---)

غار حرا

حرم کے حدود میں مکہ معظّمہ سے تین میل شمال میں ''جبل النور'' ہے، اور یہ ایک بلند وبالا پہاڑ ہے اس کی چوٹی سے تھوڑا سا نیچے ''غار حرا'' ہے، یہ غار حرا ایک مصلیٰ کی مقدار ہے اور اس کے قبلہ کی جانب ایک گول سوراخ ہے اس سے کعبۃ اللہ صاف اور واضح طور پر نظر آتا ہے، موجودہ دور میں کعبۃ اللہ کے اردگرد بلند وبالا عمارتوں کی وجہ سے شاید نظر نہ آئے لیکن پہلے واضح طور پر نظر آتا تھا۔

نبی کریم ﷺ نبوت ملنے سے پہلے غار حرا میں مہینوں قیام فرماتے، وہاں عبادت، ریاضت اور مراقبہ میں مصروف رہتے، گھر سے کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے جب وہ ختم ہوجاتا تو مزید لے جاتے، کبھی کبھار حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی پہنچادیتی تھیں۔

یہ نبوت کا مقدمہ اور دیباچہ تھا خواب کے ذریعہ آپ پر مخفی اسرار منکشف ہونے لگے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے بعینہ وہی پیش آتا تھا، معمول کے مطابق آپ غار حرا میں عبادت میں مشغول تھے جبرئیل امین تشریف لائے، اور نبوت کی خلوت آپ کے زیب تن کی، اور وحی نبوت کا آغاز ''اقرأ باسم ربک الذی خلق'' سے ہوا۔ یہ غار حرا بھی ایک یادگار تاریخی جگہ ہے۔

جبل ثور

حرم کے حدود میں ایک اور تاریخی پہاڑ ہے، اس کا نام ''جبل ثور'' ہے، یہ پہاڑ ۷۵۹ میٹر اونچا ہے اور بیت اللہ سے جنوب میں تقریباً چار کلومیٹر دور ہے اس کی چوٹی پر ''غار ثور'' ہے، جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کے وقت تین رات روپوش رہے تھے، اس کے قریب ثور بن عبد مناف نے

اقامت اختیار کی تھی، جس کے باعث پہاڑ کا نام ''ثور'' مشہور ہو گیا۔

جبل ثبیر

حرم کے حدود میں ایک اور مشہور پہاڑ ہے اس کا نام ''جبل ثبیر'' ہے، بیت اللہ سے منٰی جاتے ہوئے دائیں جانب واقع ہے، اور اس کے بالمقابل بائیں جانب حرا پہاڑ ہے اسی پہاڑ کے ایک حصہ کا نام ''ثبیر الاثبرہ'' ہے، جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب سورج کی کرنیں اس پر پڑیں تو حجاج منٰی سے عرفات روانہ ہو جائیں۔

منٰی

منٰی حرم کی حدود میں داخل ہے، یہاں کی گھاس کاٹنا اور جانوروں کو شکار کرنا جائز نہیں ہے البتہ مرغی، بکری، گائے، اونٹ، بھینس اور گھریلو جانوروں کو ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے۔

منٰی بیت اللہ شریف سے مشرقی جانب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے، جانے کے لئے بیت اللہ کی مشرقی جانب صفا مروہ کے درمیانی علاقے سے سرنگ کے ذریعہ پیدل جانے کا راستہ بھی ہے اور اطراف میں ''طریق المشاۃ'' کا بورڈ بھی موجود ہے، اور گاڑی کا راستہ بھی ہے۔

منٰی شروع ہوتے ہی تین جمرات ہیں، ہماری زبان میں انہیں تین شیطان کہتے ہیں، مکہ کی طرف سے پیدل آنے کی صورت میں سب سے پہلے بڑا شیطان ہے اس کو ''جمرہ عقبہ'' کہتے ہیں، اس کے بعد درمیانی شیطان ہے اس کو ''جمرہ وسطٰی'' کہتے ہیں، اور اس کے بعد چھوٹا شیطان ہے اس کو ''جمرہ اولٰی'' کہتے ہیں، اس کے بعد خیمے لگے ہوئے ہیں جن میں حاجی ٹھہرتے ہیں، اگر خیمے کی طرف سے شیطان کی طرف آئیں گے تو سب سے پہلے چھوٹا شیطان پھر درمیانی شیطان پھر بڑا شیطان آئے گا۔

منٰی میں خیمہ کی طرف سے شیطان کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب مسجد خیف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منٰی کا یہ نام اس وجہ سے مشہور ہوا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے مناسک سے فارغ ہوکر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے جدا ہونے لگے تو جبرئیل امین علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آپ کی کوئی اور تمنا ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا اب صرف جنت کی تمنا ہے، اور لفظ ''منٰی''، تمنّٰی سے مشتق ہے، اس کے علاوہ یہ وجہ بھی بیان کی گئی ہے کہ: منٰی کا معنی ہے ''یمنی الدماء'' یعنی ایسی جگہ جہاں قربانی کے جانوروں کا خون بہایا جاتا ہے۔

۱۳۱۸ھ تک منٰی کے میدان کی چوڑائی ۶۳۷ میٹر تھی، لیکن ۱۳۹۳ھ میں سعودی حکومت کی توسیع میں اس کا عرض ۹۵۵ میٹر سے بھی زیادہ ہو چکا ہے، اور توسیع کے وقت منٰی میں جنوب کی جانب واقع جبل ثبیر کا بہت سارا حصہ کاٹ کر کشادہ سڑکیں بنادیں، اس کے علاوہ مسجد خیف کے قریب سے جبل ثبیر میں ایک سرنگ بنادی جس سے حرم شریف جانا بہت ہی آسان ہوگیا ہے۔

موجودہ وقت منٰی کی چوڑائی ۲٫۷۸ کلومیٹر ہے۔

مسجد خیف

منٰی کی مساجد میں سب سے بڑی اور مشہور مسجد، مسجد خیف ہے۔

امام ازرقی نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ: مسجد خیف میں ۷۵ انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے، جن میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ (اخبار مکہ: ۴۰۰)

مسجد کی لمبائی ۱۳۰ میٹر اور چوڑائی ۱۰۰ میٹر ہے، مغربی دیوار میں محراب اور منبر بنا ہوا ہے، اور محراب پر گنبد بنا ہوا ہے، اور محراب کی جگہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن خیمہ لگایا تھا، اسی خیمہ میں آپ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور عرفہ کے دن فجر کی نماز ادا فرمائی تھی، اس لئے حاجیوں کے لئے منٰی میں پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے۔

اور منیٰ ختم ہوتے ہی وادی محسر ہے جہاں ابرہہ کے لشکر پر عذاب نازل ہوا تھا۔

پھر اس کے بعد حرم کے حدود میں مکہ معظّمہ سے مشرق جنوب میں مزدلفہ ہے اور یہ منی اور وادی محسر سے کچھ فاصلہ کے بعد واقع ہے۔

مزدلفہ

مزدلفہ ''زلف'' سے نکلا ہوا ہے، اس کا معنی قریب اور نزدیک کے ہے چونکہ حجاج کرام مزدلفہ پہنچ کر ''منیٰ'' کے قریب ہو جاتے ہیں اس لئے اس کو مزدلفہ کہتے ہیں۔

نیز یہ کہ ''زلف'' ہموار اور صاف زمین کو بھی کہتے ہیں، اور مزدلفہ کا میدان منیٰ اور عرفات کی نسبت سے زیادہ ہموار ہے اس لئے اسے مزدلفہ کہتے ہیں۔

نیز یہ کہ "ازلاف" کے معنی اجتماع کے بھی ہیں، چونکہ حجاج کرام اس جگہ پر مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے ہیں اس لئے بھی اس کو مزدلفہ کہتے ہیں۔

اس نام کا سبب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس مقام پر وقوف کر کے لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، اس لئے بھی مزدلفہ اسے کہتے ہیں۔

ابھی مزدلفہ کی چوڑائی ۷۰۰, ۳ کلومیٹر ہے۔ (تفسیر کبیر: ۱۷۳/۲، تفسیر نقی: ۱۰۲/۱، تبیین: ۲۹/۲)

مشعر الحرام

مشعر الحرام ایک پہاڑ کا نام ہے، جو مزدلفہ میں واقع ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس وقوف فرمایا ہے اس لئے وہاں وقوف کرنا افضل ہے، اور پورے مزدلفہ میں جہاں بھی قیام اور وقوف کرے جائز ہے۔

مزدلفہ میں لوگ پہنچ کر مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کر کے سو جاتے ہیں، صبح فجر کے بعد مزدلفہ کا وقوف شروع ہوتا ہے اور یہ وقوف اس لئے مشروع کیا گیا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ یہاں پر تفاخر اور نام ونمود کی محفلیں جماتے تھے، اسلام نے اس کو کثرتِ ذکر سے بدل دیا۔

سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۹۸ میں ہے:

فاذا أفضتم من عرفات فاذکروا اللّٰہ عند المشعر الحرام واذکروہ کما هداکم وان کنتم من قبله لمن الضآلّین.

''یعنی جب تم لوگ عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو، اور اس طرح یاد کرو جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے، اگرچہ تم اس سے پہلے گمراہوں میں سے تھے''۔

یعنی جاہلیت کے زمانہ میں یہاں پر جو کچھ کیا جاتا تھا وہ گمراہی تھی۔

یہاں پر کثرت سے اللہ کو یاد کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ جاہلیت کی عادت کا انسداد ہو جائے یعنی یہ ذکر ان کو تفاخر اور نام و نمود کا موقع ہی نہ دے نیز اس جگہ ذکرِ الٰہی کے ذریعہ توحید کی شان بلند کرنا ایک طرح منافست، سبقت اور ریس کی ترغیب ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تم خدا کی یاد زیادہ کرتے ہو یا مشرکین کی تفاخرت کا پلہ بھاری ہے۔

پھر حرم کی حدود سے باہر مکہ معظّمہ سے سیدھا مشرق کی جانب عرفات ہے۔

عرفات

بیت اللہ کی مشرقی جانب ایک میدان ہے، اس میدان کو ''عرفات'' کہنے کی بہت سی وجوہ بیان کی گئی ہیں، علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

☆ حضرت آدم علیہ السلام اور امّاں حوّا آسمان سے اترنے کے ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد اسی میدان میں اکٹھے ہوئے اور باہم تعارف ہوا۔

☆ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اس میدان میں مناسک حج (حج کے ارکان، احکام اور عبادت کے مقامات) سے آگاہ کرنے کے بعد دریافت کیا کہ کیا آپ نے حج کے ارکان اور احکام کو پہچان لیا؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا، ہاں میں نے پہچان لیا ہے۔

☆ یہ جگہ اس قدر معظم، محترم اور مشہور ہے کہ اس کی تعریف کیے بغیر ہی لوگ اسے پہچان لیتے ہیں، اس لئے اسے ''عرفات'' کہا جاتا ہے۔

اس میدان میں اللہ کے بندے عبادت اور دعاؤں کے ذریعہ اپنے رب کی معرفت حاصل کرتے ہیں، اگرچہ یہ مقصود دوسرے مقامات پر بھی حاصل ہوسکتا ہے، لیکن یہ میدان ایک منفرد عظمت وجلالت کا حامل ہے، جس سے دیگر مقامات خالی ہیں، اس معنی کے اعتبار سے عرفہ ''معروف'' سے مشتق ہوگا۔

☆ بعض علماء نے کا کہنا ہے کہ ''عرف'' سے مشتق ہے، یعنی اس میدان میں خوش آیند اور روح پرور بُو پائی جاتی ہے، البتہ منٰی میں جانور وغیرہ ذبح کرنے کی وجہ سے فضا قدرے متعفن ہوتی ہے، جب کہ عرفات اس چیز سے خالی ہے اس لئے اسے عرفہ یا عرفات کہا جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات:۲/۳۳۸)

☆ جبل عرفات ایک بڑی کمان کی مانند ہے جو ایک وسیع وادی کو گھیرے ہوئے ہے جس کی مسافت دو میل ہے اس میں ایک چھوٹی سی پہاڑی جبل رحمت کے نام سے مشہور ہے، جس کی بلندی ۳۰ میٹر اور لمبائی ۳۰۰ میٹر ہے، اس پر چڑھنے کے لئے غیر منظم بڑی بڑی ۹۱ سیڑھیاں ہیں۔

پہاڑی پر چڑھتے ہی ایک چبوترہ بنا ہوا ہے جس کا طول ۱۵ میٹر اور عرض ۱۰ میٹر ہے اسے مسجد ابراہیم کہا جاتا ہے۔

جبل رحمت کے اوپر ۴ میٹر بلند ایک برج بنا ہوا ہے، حجاج کی رہنمائی کے لئے عرفات کی رات اس پر شمع روشن کی جاتی تھی۔ (تعلیقات اخبار مکہ)

اب پورے عرفات میں بجلی کا انتظام ہونے کی وجہ سے اس برج پر روشنی کرنے ضرورت نہیں ہوتی۔

عرفات کی لمبائی اور چوڑائی تقریباً دو، دو میل ہے۔

عرفات کے متصل مغربی جانب ''وادی عرنۃ'' ہے جو دو نشانات کے درمیان واقع ہے یعنی حرم کے حدود اور عرفات کے نشانات کے درمیان والی جگہ کو ''وادی عرنہ'' کہا جاتا ہے، اگر حاجی اس جگہ حج کے دن ٹھہرے رہیں تو ان کا حج نہیں ہوگا انہیں عرفات

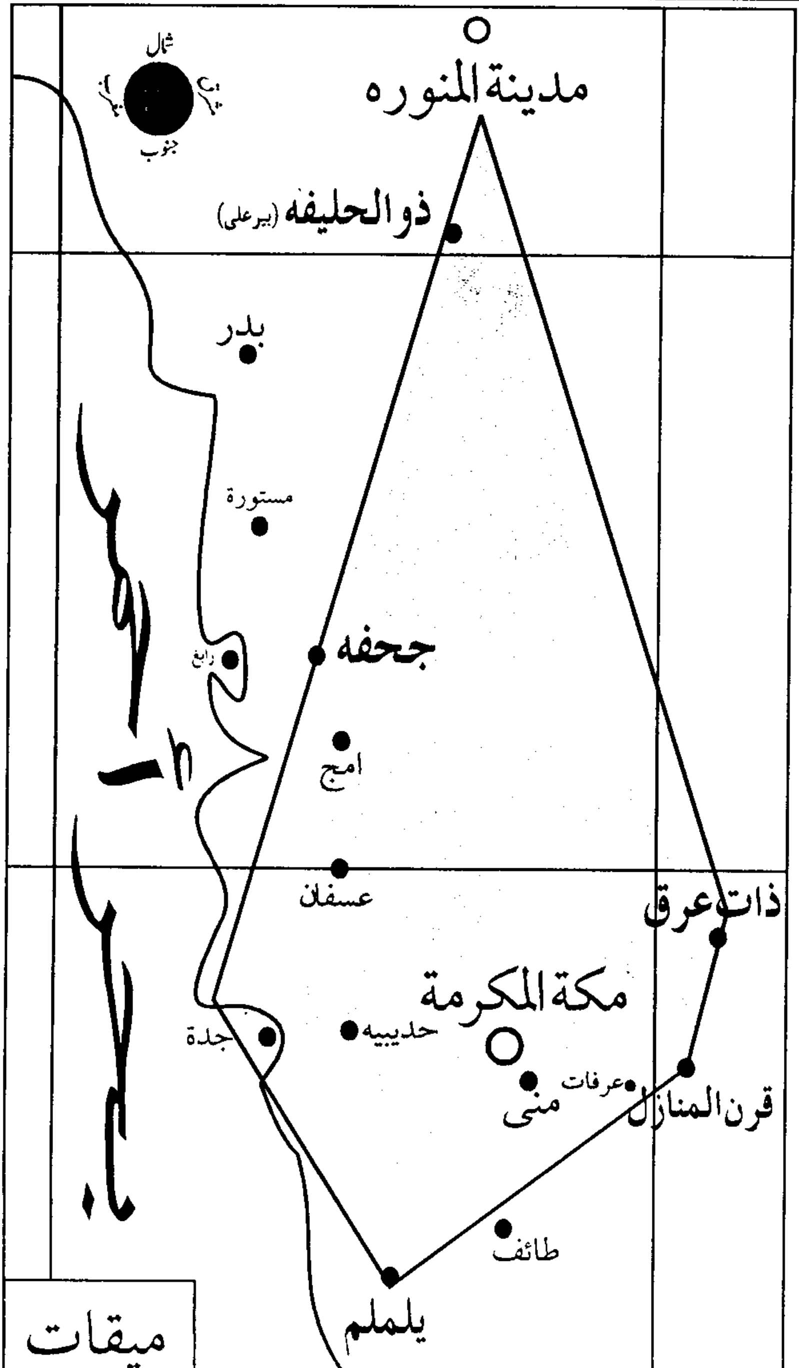
شمال
جنوب
مدینة المنوره
ذو الحلیفه (بیرعلی)
بدر
مستورة
رابغ
جحفه
امج
عسفان
ذات عرق
مكة المكرمة
جدة
حديبيه
عرفات
منى
قرن المنازل
طائف
يلملم
ميقات

کی حدود کے اندر ٹھہرنا لازم ہے۔

ابھی عرفات کی چوڑائی ۲,۸۹۲ کلومیٹر ہے۔

مسجد نمرہ

یہ مسجد عرفات کے میدان کے مغربی کنارے پر واقع ہے، اسے مسجد عرفہ، جامع ابراہیم اور مصلی عرفہ بھی کہا جاتا ہے، اسکی لمبائی ۹۰ میٹر اور چوڑائی ۸۰ میٹر ہے، اس کے چاروں طرف برآمدے بنے ہوئے ہیں، محراب ۳ میٹر اونچا اور ۵ میٹر چوڑا ہے، اس کا منبر ۲.۵ میٹر اونچا اور دس سیڑھیوں والا ہے، سعودی حکومت نے پوری مسجد از سر نو تعمیر کی ہے۔

حرم کی حدود سے باہر چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو ''حِل'' کہتے ہیں اور ''حِل'' کا معنی حلال ہونا کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں، یعنی یہاں شکار کھیلنا، درخت اور گھاس کاٹنا، اور اس میں جانور کو چرانا جائز اور حلال ہے۔

''حِل'' کی حدود ختم ہوتے ہی ''میقات'' کے شروع کے مقامات شروع ہو جاتے ہیں، اور یہیں سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے احرام کے ساتھ گزرنا واجب ہے ورنہ دم اور عمرہ یا حج لازم ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی نشاندہی پر مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ مقامات متعین فرمائے ہیں، جہاں پہنچ کر مکہ مکرمہ جانے والوں پر حج یا عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہے، ان مقامات کو ''میقات'' کہتے ہیں، اور یہ پابندی میقات سے باہر رہنے والوں پر عام ہے جب بھی وہ لوگ مکہ مکرمہ کے قصد سے میقات کے حدود میں داخل ہوں خواہ کسی بھی غرض سے ہو تو بیت اللہ کا یہ حق ان کے ذمہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوں، اگر حج کا وقت ہے تو حج کا احرام ورنہ عمرہ کا احرام باندھیں، اور پہلے بیت اللہ کا یہ حق ادا کریں پھر اپنے اپنے کام میں مشغول ہوں، ہاں اگر صرف جدہ یا مدینہ منورہ جانے کی نیت ہے مکہ مکرمہ جانے کی نیت نہیں ہے تو میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔

اور مدینہ طیبہ کی میقات سب میقاتوں سے زیادہ فاصلہ پر مقرر کی، کیونکہ مدینہ طیبہ کو وحی نازل ہونے کی جگہ، ایمان کا مرکز اور ''دار الھجرت'' ہونے کا شرف حاصل ہے، اس لئے اس کے باشندوں کو سب سے زیادہ احترام اور تعظیم کرنی چاہیئے، دین میں جس کا مرتبہ جتنا بڑا ہوتا ہے اس کو مشقت بھی اتنی ہی زیادہ اٹھانی پڑتی ہے۔

میقات پانچ ہیں: ① ذوالحلیفہ (بیر علی)۔ ② جحفہ۔ ③ قرن المنازل۔ ④ یلملم۔ ⑤ ذات عرق۔

ذوالحلیفہ

مکہ مکرمہ سے سیدھا شمال کی طرف مدینہ منورہ ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف آنے والوں کے لئے میقات ''ذوالحلیفہ'' ہے، آج کل اس کو ''بئر علی'' یا ''ابار علی'' کہتے ہیں، اور یہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف آتے ہوئے تقریبا چھ میل پر مکہ مکرمہ کے راستہ میں دائیں جانب ہے، اور یہاں ایک شاندار اور خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے اور وضو غسل ہر چیز کا بہترین انتظام ہے، یہاں سے مکہ مکرمہ تقریبا ڈھائی سو میل ہے۔(410 کلومیٹر)

جُحفہ

مکہ مکرمہ کی شمالی جانب ملک شام وغیرہ سے آنے والوں کیلئے مکہ مکرمہ سے شمال مغرب میں بحر احمر کے ساحل کے قریب مدینہ طیبہ کے راستہ میں ''جُحفہ'' میقات ہے، لیکن آج کل ''جُحفہ'' کا نام ونشان مٹ چکا ہے اس لئے اس سے تھوڑا پہلے مشہور جگہ ''رابغ'' سے احرام باندھتے ہیں، اور یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً سو میل کے فاصلہ پر ہے۔(187 کلومیٹر)

قرن المنازل

یہ مکہ مکرمہ کے مشرق مثلا ''نجد'' کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے، مکہ مکرمہ سے تقریبا تیس پینتیس میل (80 کلومیٹر) مشرق میں نجد جانے والے راستہ میں

ایک پہاڑی ہے۔

ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے لوگ ہوائی جہاز سے جدہ جاتے ہوئے ''قرن المنازل'' والے میقات سے گزر کر جدہ پہنچتے ہیں، اس لئے ہوائی جہاز سے جاتے ہوئے ''قرن المنازل'' سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔ نقشہ اس طرح ہے:

مشرق	←				مغرب
پاکستان		قرن المنازل	مكة المكرّمة	الحديبية	جده
ہندوستان		قرن المنازل	مكة المكرّمة	الحديبية	جده
بنگلہ دیش		قرن المنازل	مكة المكرّمة	الحديبية	جده

یلملم

مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب مثلاً یمن وغیرہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے مکہ کی جنوبی جانب ایک پہاڑی ہے اس کو ''یلملم'' کہتے ہیں، اور یہ مغربی جنوبی جانب کے سمندر (بحر احمر) کے ساحل سے پندرہ، بیس میل (100 کلومیٹر) کے فاصلہ پر ہے۔

یہ اصل میں یمن اور عدن والوں کی میقات ہے، لیکن پہلے زمانے میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والے جب بحری جہاز سے سمندری سفر کر کے حج کے لئے آتے تو مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب ''یلملم'' پہاڑی کی محاذات سے گزر کر جدہ آتے تھے، اس لئے پرانی کتابوں میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والوں کے لئے ''یلملم'' کی میقات مشہور ہے لیکن آج کل ہوائی جہاز کے سفر میں یہ میقات نہیں پڑتی، بلکہ جہاز ''قرن المنازل'' والی میقات سے گزر کر آتا ہے۔

ذات عرق

مکہ مکرمہ کی مشرقی شمالی جانب مثلاً عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ''ذات عرق'' میقات ہے، یہ مکہ مکرمہ کی مشرقی شمالی جانب تقریباً پچاس میل (90 کلومیٹر) کے

فاصلے پر ہے۔

آفاق

میقات کی حدود سے دنیا کے چاروں طرف کے آخری کنارے تک کی زمین کو ''آفاق'' اور یہاں کے والوں کو آفاقی کہتے ہیں، آفاقی کے لئے مکہ مکرمہ یا حرم شریف میں داخل ہونے سے پہلے میقات سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے ورنہ دم بھی لازم ہوگا اور ایک عمرہ یا ایک حج کرنا بھی لازم ہوگا، ہاں اگر دوبارہ کسی میقات پر جا کر احرام باندھ کر آئے اور عمرہ یا حج کر لے تو پھر دم ساقط ہو جائے گا۔

مشرق میں رہنے والوں کی خوش قسمتی

کعبۃ اللہ سے مشرقی جانب رہنے والوں کی خوش قسمتی یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کی مشرقی جانب ملتزم، کعبہ کا دروازہ، حجر اسود کا کچھ حصہ، زمزم کا کنواں، مقام ابراہیم، ایک اعتبار سے صفا مروہ (مسعیٰ)، جبل ابی قبیس، مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر اس کے بعد مشرق کی جانب منیٰ، پھر اس سے مشرق جنوب میں معمولی گولائی میں مزدلفہ، پھر منیٰ سے سیدھا مشرق میں عرفات ہے، پھر منیٰ میں مسجد الخیف اور مزدلفہ میں مشعر الحرام اور عرفات میں مسجد نمرہ جیسی عظیم مساجد بھی ہیں، اس لئے مشرق والے ان نعمتوں کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے، ان تمام اعزازات کو دیکھ کر صرف خوش ہی نہیں ہونا بلکہ ان عظیم احسانات کی وجہ سے دوسروں سے بڑھ چڑھ کر اللہ کی عبادت میں حصہ لینا چاہئے۔

وصلی اللّٰہ تعالی علی خیر خلقه محمد و آله واصحابه اجمعین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج پر روانگی سے پہلے

☆ حج پر روانگی سے پہلے یہ سمجھے کہ آقا کی طلبی پر غلام اس کے آستانے پر حاضری کا قصد کر رہا ہے، اور قبولیت کا امیدوار ہو کر وطن چھوڑ رہا ہے، اور اس طرح نکلے کہ دنیا چھوڑ رہا ہے، کسی پر ظلم وزیادتی کی ہو تو اس سے معافی مانگ لے، اگر کسی کا حق ہو تو اس کو دے دے، کسی کا دل دکھایا ہو یا ناحق ستایا ہو تو اس سے معافی مانگ لے۔

☆ دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد درود شریف پڑھے، سچے دل کے ساتھ اپنے گزشتہ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرے، زبان سے استغفار پڑھے دل میں گزشتہ گناہوں پر نادم ہو، آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرے کہ پھر کبھی ایسا نہیں کرے گا۔

احرام باندھنے کا مسنون طریقہ

☆ احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے کہ حجامت بنوالے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن کتروالے، دونوں بغلوں کے بال اور زیر ناف بال صاف کرلے، اس کے بعد احرام کی نیت سے صابن وغیرہ سے غسل کرلے، اگر غسل کا موقع اور انتظام نہیں ہے تو وضو کرلے۔

☆ غسل یا وضو کے بعد مرد حضرات سلا ہوا کپڑا اتار دیں اور ایک تہبند باندھ لیں اور اس پر ایک چادر اوڑھ لیں دونوں شانوں کو ڈھک کر رکھیں۔ اور ایسی خوشبو لگائیں جس کا نشان اور داغ احرام کے کپڑے پر نہ لگے، یعنی ایسی خوشبو لگائیں کہ کپڑے پر لگانے کے بعد اس کا رنگ نظر نہ آئے یہ دونوں چادریں سفید اور نئی ہوں تو بہتر ہے۔

☆ خواتین احرام کے لئے سلے ہوئے کپڑے نہیں اتاریں گی بلکہ ان کا احرام صرف یہ ہے کہ وہ اپنا سر ڈھانک لیں، اور چہرہ کو اس طرح کھولے رکھیں کہ نامحرم کے سامنے پردہ بھی ہو اور منہ پر کچھ لگے بھی نہیں، اور پردہ کے لئے بہتر یہ ہے کہ نقاب کے

اوپر کوئی ''ہیٹ'' لگالیں تا کہ نقاب چہرے پر نہ لگ سکے آج کل حاجی کیمپ اور بازاروں میں عورتوں کے لئے خاص ہیٹ والا نقاب دستیاب ہے وہاں سے خرید لیں۔

☆ احرام کی تیاری کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد درود شریف پڑھے سچے دل کے ساتھ اپنے گذشتہ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرے، زبان سے استغفار پڑھے، دل میں گذشتہ تمام گناہوں پر نادم ہو اور آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرے کہ پھر کبھی گناہ نہیں کرے گا۔

☆ احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کی سنت میں سے ہے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ''قل یاایھا الکافرون'' اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ''قل ھو اللہ احد'' پڑھنا بہتر ہے، اگر یہ دونوں سورتیں یاد نہیں تو کوئی اور دو سورتیں پڑھ لیں۔

☆ اگر اس وقت خواتین کے ناپاکی کے ایام ہوں تو وہ نماز نہ پڑھیں بلکہ ویسے ہی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔

☆ مرد حضرات نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا ہٹالیں، بیٹھ کر عمرہ یا حج کی تینوں قسموں، افراد، قران اور تمتع میں سے جس کا ارادہ ہو اس کی نیت کریں۔

☆ مثلاً اگر عمرہ کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَالِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ.

(اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)۔

☆ اور اگر حج افراد کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ.

(اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)۔

☆ اور اگر حج قران کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَالِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ.

(اے اللہ! میں عمرہ اور حج دونوں اکٹھا کرنا چاہتا ہوں ان دونوں کو میرے لئے آسان فرما دیجئے، اور قبول فرمائیے)۔

☆ اور اگر حج تمتع کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَالِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ.

(اے اللہ! میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)۔

مکہ پہنچ کر عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ آٹھ ذی الحجہ کو صرف حج کے احرام کی نیت کر کے منیٰ روانہ ہو جائے اور نیت اس طرح کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ.

(اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)۔

آج کل اکثر لوگ حج تمتع کرتے ہیں، اس میں سہولت ہے۔

☆ احرام کی نیت دل سے ہونا ضروری ہے یعنی جس چیز کا احرام باندھا ہے اس کی دل میں نیت کرنی چاہئے، مثلاً اس طرح کہے کہ عمرہ کا احرام باندھتا ہوں یا حج کا احرام باندھتا ہوں زبان سے احرام کی نیت کرنا مستحب ہے لازم نہیں ہے۔

☆ اس کے بعد مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔

☆ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ.

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں ساری تعریفیں اور سب نعمتیں صرف آپ ہی کے لئے ہیں اور ساری بادشاہی بھی آپ ہی کے اختیار میں ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔

☆ تلبیہ ایک دفعہ زبان سے پڑھنا تو احرام کے لئے شرط ہے اور تین دفعہ

پڑھنا سنت ہے، اگر کسی نے تلبیہ دل سے کہا اور زبان سے نہیں کہا تو تلبیہ ادا نہیں ہوگا۔

☆ نیت اور تلبیہ کے بغیر محرم نہیں ہوتا، احرام کا معنی ہے نیت کر کے تلبیہ پڑھنا۔

☆ نیت کے ساتھ تلبیہ کہنے کے بعد اب باقاعدہ محرم بن گئے اور احرام کی ساری پابندیاں شروع ہوگئیں۔

☆ تلبیہ پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں، پھر جو دعا چاہیں مانگیں، یہ دعا مانگنا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ.

اے اللہ! میں آپ کی رضامندی اور جنت کا طلب گار ہوں، اور آپ کے غصے اور دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔

یہ دعا اس موقع پر سب سے اہم اور مقدم ہے اس کے علاوہ جو بھی دعا دل میں آئے مانگیں، درود اور دعا آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔

☆ احرام شروع ہونے کے بعد بہت سی چیزیں جو پہلے حلال تھیں وہ حرام ہو جاتی ہیں مثلا خوشبو لگانا، بدن کی ہیئت پر سلا ہوا لباس پہننا، بال یا ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنا، مردوں کے لئے سر اور منہ ڈھانکنا اور عورتوں کے لئے منہ ڈھانکنا، جوں مارنا، شکار کرنا، بیوی سے جماع کرنا یا بے حیائی کی باتیں کرنا وغیرہ۔

☆ ہر نئی حالت پیش آنے پر تلبیہ پڑھنا مستحب ہے مثلا جب گاڑی پر سوار ہو، گاڑی سے اترے، گاڑی کا رخ موڑے، اونچی جگہ پر چڑھے، وہاں سے اترے، نشیب میں آئے، فجر طلوع ہو، سوتے ہوئے آنکھ کھلے، اسی طرح فرض و نوافل نمازوں کے بعد، کسی سے ملاقات کے وقت، ان تمام مواقع پر تلبیہ کہنا چاہئے جتنا زیادہ کہے افضل ہے، تلبیہ کے درمیان بات نہ کرے۔

☆ بلندی پر چڑھتے وقت تلبیہ کے ساتھ ''اللہ اکبر'' ملانا مستحب ہے، نشیبی جگہ پہ اترتے وقت تلبیہ کے ساتھ تسبیح ''سبحان اللہ'' ملانا مستحب ہے۔

☆ اگر چند آدمی ساتھ ہیں تو کوئی ایک دوسرے کے تلبیہ پر تلبیہ نہ کہے کیونکہ اس سے دل منتشر اور پریشان ہو جاتا ہے، ہر شخص اپنے طور پر تلبیہ پڑھے۔

☆ حج تمتع کی صورت میں مکہ معظمہ پہنچ کر طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیا جائے گا اور حج افراد اور حج قران میں یہ تلبیہ ۱۰/ ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ یعنی بڑے شیطان کی رمی تک جاری رہے گا، جب تک تلبیہ پڑھنے کا حکم باقی رہے کثرت سے اور پورے ذوق وشوق سے تلبیہ پڑھنے کو جاری رکھا جائے، نیز تلبیہ پڑھتے وقت اس کے معنی کا بھی ضرور خیال رکھیں، اور یہ تصور کریں کہ ایک عاشقِ بے نوا اپنے مہربان آقا کے دربار میں کھنچا چلا جا رہا ہے۔

عورتوں کا احرام

عورتوں کا احرام اور حج بھی مردوں کی طرح ہے، فرق یہ ہے کہ عورتوں کو سلے ہوئے کپڑے پہننے کی اجازت ہے بلکہ سلے ہوئے کپڑے پہنے رہنے چاہئیں، اور سر کو بھی چھپانا چاہئے تاکہ بے پردگی کا خطرہ نہ رہے، البتہ چہرے پر کپڑا نہ لگے اس کو کھلا رکھے لیکن غیر محرم کے سامنے چہرہ کھلا نہ رکھے اور سر سے پردے کے کپڑے کو چہرہ پر اس طرح لٹکائے کہ پردہ بھی ہو جائے اور چہرہ پر لگے بھی نہیں۔

بچے کا احرام

☆ حج کرنے والا بچہ یا بچی اگر بہت ہی چھوٹی عمر کے ہیں، اور عقل وتمیز نہیں رکھتے، تو ان کے ماں باپ یا ولی ان کی طرف سے احرام کی نیت کریں، مگر یہ احرام واجب نہیں ہے، اگر احرام کی نیت نہ کریں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر ان کی طرف سے احرام کی نیت کر لی، تو ولی ہی ان کی طرف سے حج کے سارے افعال ادا کریں، اور اس بچے یا بچی کو ان تمام باتوں سے بچائیں جن سے ایک احرام والا مرد اور عورت بچے رہتے ہیں، اور طواف کے دوران ان کا جسم اور کپڑے پاک

رکھنے کا اہتمام کریں، اگر احرام کے خلاف کوئی بات پیش آجائے تو بچے پر یا اس کی طرف سے ولی پر کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔

اور اگر بچہ یا بچی ہوشیار ہو عقل وتمیز رکھتا ہو، تو پھر ماں باپ یا ولی کی اجازت سے احرام باندھے، وضو اور پاکی وناپاکی کا خیال رکھے، اور ان تمام باتوں کا اہتمام کرے جس کا اہتمام ایک احرام والا مرد اور عورت کرتے ہیں۔

اور جو افعال بچہ نہیں کرسکتا جیسے رمی وغیرہ تو وہ ولی اس کی طرف سے ادا کردے البتہ وقوف عرفہ، منی اور مزدلفہ میں رات گزارنا، طواف اور سعی وغیرہ بچہ خود کرے، اگر وہ نہیں کرسکتا ہے تو پھر ماں باپ یا ولی گود میں یا کندھے پر بٹھا کر طواف اور سعی کرائیں، طواف اور سعی کراتے وقت اپنی نیت کے ساتھ بچے کی بھی نیت کرلیں، تو دونوں کی طرف سے ادا ہوجائے گا۔

☆ اگر بچے سے احرام کے خلاف کوئی بات سرزد ہوجائے تو کوئی دم بچے پر یا بچے کی طرف سے ماں باپ یا ولی پر لازم نہیں ہوگا۔

☆ اگر بچہ بہت چھوٹا ہے تو ضرورت پر بالکل برہنہ کردینا بھی منع نہیں ہوگا اور اگر بچے کے سلے ہوئے کپڑے نہ بھی اتریں تب بھی کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔

نابالغ بچوں کا احرام

☆......اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھدار ہے تو وہ خود احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بالغ کی طرح خود ادا کرے، اور اگر چھوٹا ہے سمجھدار نہیں ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے اس کا احرام باندھے۔

☆......اگر ناسمجھ چھوٹا بچہ خود احرام باندھے یا خود حج کے افعال ادا کرے تو یہ احرام اور حج کے افعال صحیح نہیں ہونگے، البتہ سمجھدار بچہ اگر خود احرام باندھے اور حج کے افعال خود ادا کرے تو صحیح ہوجائیں گے۔

☆......سمجھدار بچہ کی طرف سے ولی احرام نہیں باندھ سکتا۔

☆......سمجھدار بچہ جو افعال خود کر سکتا ہے خود کرے اور اگر خود نہیں کر سکتا ہے تو اس کا ولی کرے البتہ طواف کے بعد دو رکعت نماز بچہ خود پڑھے ولی نہ پڑھے کیونکہ نماز میں نیابت جائز نہیں ہے۔

☆......سمجھدار بچہ خود طواف کرے، اور ناسمجھ کو ولی گود میں لے کر طواف کرائے۔

☆......ولی کو چاہیئے کہ بچہ کو احرام کے ممنوعات سے بچائے، اگر کوئی ممنوع فعل بچہ کرلے گا تو اس کی جزاء بچہ یا ولی پر واجب نہیں ہوگی۔

☆......بچہ کا احرام لازم نہیں ہوتا، بچہ اگر تمام افعال چھوڑ دے یا بعض چھوڑ دے تو اس پر یا اس کے ولی پر کوئی جزاء اور قضاء واجب نہیں ہوگی۔

☆......بچہ کا سب سے قریب ولی جو بچہ کے ساتھ ہو وہ بچہ کے احرام کی نیت کرے مثلاً باپ، بھائی، اگر دونوں ساتھ ہوں تو باپ کو بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کرنی چاہیئے، اگر بھائی وغیرہ بھی احرام کی نیت کرے گا تو بھی جائز ہے۔

احرام کی حالت میں آٹھ چیزیں کرنا منع ہیں

احرام کی حالت میں آٹھ چیزیں کرنا منع ہے اور وہ یہ ہیں:

① خوشبو استعمال کرنا ② مرد کے لئے سلا ہوا کپڑا پہننا ③ مرد کا سر اور چہرہ اور عورت کا چہرہ ڈھانکنا ④ بال دور کرنا یا بدن سے جوں مارنا یا جدا کرنا ⑤ ناخن کاٹنا ⑥ جماع کرنا ⑦ واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرنا ⑧ خشکی کے جانور کو شکار کرنا۔

مہندی

☆......احرام کی حالت میں مہندی لگانا جائز نہیں ہے، احرام کی حالت میں مہندی لگانے سے دَم دینا لازم ہوگا، خواہ مرد ہو یا عورت ہو، خواہ مہندی ہاتھوں میں لگائی جائے یا سر میں یا بدن کے کسی بھی حصہ پر، سب کا حکم ایک ہے کیونکہ مہندی بھی ایک قسم کی

خوشبو ہے اور احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال کرنا منع ہے۔

☆......ساری داڑھی یا پوری ہتھیلی پر مہندی لگانے سے دَم واجب ہوتا ہے۔

☆......اگر سارے سر یا چوتھائی سر کا مہندی سے خضاب کیا اور مہندی پتلی پتلی لگائی، خوب گاڑھی نہیں لگائی تو دَم واجب ہے اور اگر گاڑھی لگائی اور ایک دن یا ایک رات لگائے رکھا تو دو دَم واجب ہوں گے، ایک دَم خوشبو کی وجہ سے اور دوسرا دَم مہندی کو خوب گاڑھی لگا کر سر ڈھانکنے کی وجہ سے لازم ہوگا، یہ حکم مرد کے لئے ہے جبکہ عورت پر صرف ایک ہی دَم واجب ہوگا کیونکہ عورت کے لئے سر ڈھانکنا منع نہیں ہے البتہ خوشبو کی وجہ سے ایک دَم لازم ہوگا۔

اور اگر ایک دن یا رات سے کم وقت کے لئے لگائی تو ایک دَم اور ایک صدقہ واجب ہوگا، صدقہ سے مراد صدقۂ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ہے، ایک دَم تو خوشبو کی وجہ سے لازم ہوگا اور ایک صدقہ ایک دن یا ایک رات سے کم وقت کے لئے سر ڈھانکنے کی وجہ سے لازم ہوگا، اور عورت پر صرف دَم لازم ہوگا صدقہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ اس کے لئے سر ڈھانکنا منع نہیں ہے۔

☆......عورت احرام کی حالت میں اگر ہتھیلی پر مہندی لگائے گی تو دَم واجب ہوگا، باقی پہلے سے لگی ہوئی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اَن پڑھ تلبیہ کیسے پڑھے؟

احرام باندھتے وقت حج یا عمرہ کی نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھنا یا اس کے قائم مقام ذکر کرنا فرض ہے، اس کے بغیر احرام باندھنا صحیح نہیں ہوگا، جس آدمی کو تلبیہ یاد نہ ہو اس کو تلبیہ سکھا دیا جائے، اس کا حج ہو جائے گا، اور اگر اس کو تلبیہ کے الفاظ یاد نہیں ہوتے تو کم از کم اتنا کرے کہ احرام باندھتے وقت اس کو تلبیہ کے الفاظ کہلا دیئے جائیں، اور اَن پڑھ آدمی اس کے ساتھ کہتا جائے اس سے تلبیہ کا فرض ادا ہو جائے گا۔

نیت

حج کی تینوں قسموں میں دل سے نیت کر لینا کافی ہے، اور زبان سے اپنے اپنے محاورہ میں بھی ادا کر لینا درست ہے، عربی زبان میں کہے تو زیادہ بہتر ہے۔

☆ ......مثلاً حج افراد کی نیت اس طرح کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، اسے میرے لئے آسان فرمائیں اور قبول فرمائیں۔

☆ ......اور حج قران کی نیت اس طرح کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! میں حج اور عمرہ دونوں کا ارادہ کرتا ہوں، یہ دونوں میرے لئے آسان فرمادیں اور قبول فرمائیے۔

☆ ......اور حج تمتع کی صورت میں پہلے احرام کے وقت اس طرح نیت کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرمادے اور قبول فرمادے۔

اس کے بعد حج کے لئے حج افراد والی نیت کرے۔

☆ ......اگر کوئی شخص اپنی مادری زبان میں یہ مضمون ادا کر دے گا تو بھی نیت صحیح ہو جائے گی۔

☆ ......احرام کی نیت دل سے ہونا ضروری ہے، نیت کے الفاظ کو زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ بہتر ہے، جس چیز کا احرام باندھنا ہے اس کی دل میں نیت کرنی چاہیئے، مثلاً: ''حج افراد کا احرام باندھتا ہوں'' یا ''قران یا تمتع کا احرام باندھتا ہوں'' اگر دل سے نیت کر لی اور زبان سے الفاظ ادا نہیں کئے تو بھی نیت ہو جائے گی البتہ اس کے ساتھ زبان سے تلبیہ یا اس کے قائم مقام کوئی ذکر کرنا ضروری ہے ورنہ احرام میں داخل نہ ہوگا۔

دل میں حج قران کی نیت تھی لیکن احرام باندھتے وقت زبان سے افراد یا تمتع نکل گیا تو جو دل میں تھا اس کا اعتبار ہوگا، زبان سے جو الفاظ نکلے ان کا اعتبار نہ ہوگا۔

اگر کسی نے صرف احرام باندھ لیا اور حج یا عمرہ کسی چیز کی نیت نہیں کی تو احرام صحیح ہو گیا اور اس کو حج یا عمرہ کے افعال شروع کرنے سے پہلے اختیار ہے اس احرام کو حج کے لئے کر دے یا عمرہ کے لئے۔

اگر حج بدل ہے تو جس کی طرف سے حج کرنا ہے اس کی طرف سے نیت کرے اور زبان سے بھی کہے کہ فلاں کی طرف سے حج کی نیت کی، اور اس کی طرف سے احرام باندھا۔

بعض مرتبہ جہاز لیٹ بھی ہو جاتے ہیں احرام میں رہنا اور احرام کی پابندی کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، اس لئے گھر یا ائیر پورٹ پر دو رکعت نفل نماز پڑھ کر احرام کے کپڑے پہن لیں، نیت اور تلبیہ نہ پڑھیں، جہاز میں سوار ہونے کے بعد نیت بھی کریں اور تلبیہ بھی پڑھیں تا کہ احرام کے بعد انتظار اور پابندی وغیرہ کی پریشانی نہ ہو۔

حرم میں داخلہ

☆ حرم شریف میں داخلہ کے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" کہہ کر داہنا پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

☆ مسجد حرام میں داخلہ کے وقت اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے، جیسا کہ عام حالات میں دوسری مساجد میں داخل ہوتے کے وقت اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے اور یہ کہے کہ یا اللہ! میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں جب تک حرم شریف میں ہوں میرا اعتکاف رہے۔

پھر جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو تین مرتبہ "أَللّٰهُ أَكْبَر" اور تین مرتبہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه" کہے یا تین مرتبہ تکبیر کہے "أَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"۔

پھر یہ دعا مانگے:

"اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ"

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے، اور تیری ہی طرف سے سلامتی نصیب ہوتی ہے اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مِنْ شَرَفِهٖ وَكَرَمِهٖ مِمَّنْ حَجَّهٗ أَوِاعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَبِرًّا.

اے اللہ! اس گھر کی شرافت اور عظمت اور بزرگی اور ہیبت کو بڑھا، اور جو شخص اس گھر کی عزت اور احترام کرنے والا ہو، ان لوگوں میں سے جو اس کا حج یا عمرہ کرنے والے ہیں ان کی بھی شرافت اور عظمت اور بزرگی اور بھلائی کو بڑھا۔

اس کے بعد درود شریف پڑھے، یہ مقام اور وقت دعا کی مقبولیت کا ہے، حدیث میں ہے کہ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے، ایمان پر خاتمہ کی دعا مانگے بلا حساب جنت الفردوس مانگے، شریعت پر مکمل طور پر چلنے کی دعا مانگے اور اس کے علاوہ جو دعائیں چاہے مانگے۔

ایک دعا یہ ہے:

"أَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ"

ترجمہ: میں کفر وفقر اور سینہ کی تنگی اور قبر کے عذاب سے اس گھر کے رب کی پناہ چاہتا ہوں۔

☆ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے، کھڑے ہو کر دعا مانگنا مستحب ہے، پھر اس کے بعد ہر دفعہ کی زیارت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔

حرم میں دو کام کرنا منع ہے

حرم میں دو کام کرنا منع ہیں، خواہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو:

① حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا۔

② حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا۔

افعالِ عمرہ	
احرامِ عمرہ	شرط
طوافِ معہ رمل	رکن
سعی	واجب
سَر منڈانا یا کتروانا	واجب

عمرہ کا معنی

''عمرہ'' کا لغوی معنی زیارت ہے، اور شریعت کی اصطلاح (زبان) میں میقات یا حل سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنا۔

عمرہ کے تین کام

عمرہ کے صرف تین کام ہیں:

① ایک یہ کہ میقات یا اس سے پہلے عمرہ کا احرام باندھے۔

② دوسرے یہ کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔

③ تیسرے یہ کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اس کے بعد سر کے بال ایک پور تک کٹوا کر یا منڈوا کر احرام ختم کردے۔

عمرہ کے واجبات

عمرہ میں دو واجب ہیں:

① ایک صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

② دوسرا سر کے بال منڈوانا یا ایک پور تک کتروانا واجب ہے۔

عمرہ کرنے کا طریقہ

عمرہ حج اصغر یعنی چھوٹا حج ہے، جو حج کے پانچ دن ۹/ذی الحجہ سے ۱۳/ذی الحجہ

کے علاوہ باقی ہر مہینہ ہر دن ہر رات ہوسکتا ہے، اس کے لئے کوئی مہینہ، کوئی تاریخ اور کوئی دن مقرر نہیں ہے، جب اور جس وقت چاہیں آفاقی میقات یا میقات سے پہلے سے اور میقات کے اندر رہنے والے حدود حرم سے باہر ''حل'' سے احرام باندھیں، اور احرام کے محرمات اور مکروہات سے بچیں، اور مکہ مکرمہ میں انہی آداب واحترام کو ملحوظ رکھ کر مسجد حرام میں ''باب السلام'' یا ''باب العمرۃ'' سے یا جس گیٹ سے بھی موقع ہو داخل ہوں، اور اضطباع یعنی صرف مرد حضرات احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر طواف کریں، اور جب پہلی بار حجر اسود کے برابر آئیں، تو حجر اسود سے معمولی بائیں جانب کھڑے ہوکر طواف کرنے کی نیت کریں پھر اس کے بعد بالکل حجر اسود کے برابر میں آجائیں، اور حجر اسود کے سامنے مکمل کھڑے ہوکر دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھاتے ہوئے ''بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ '' کہیں پھر اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں یعنی دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے برابر اٹھائیں اور ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف ہوں اور ہاتھ کی پیٹھ اپنے سینے کی طرف اور یہ کہے ''أَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰي رَسُوْلِ اللّٰهِ '' اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کو چوم لے پھر دائیں طرف مڑ کر بیت اللہ کو بائیں جانب لے کر طواف شروع کرے، اور جب پہلی بار طواف کرنے کے لئے حجر اسود کے برابر کھڑا ہو تو جو تلبیہ احرام باندھتے وقت شروع کیا تھا وہ بند کر دے، اور صرف مرد حضرات اگر بھیڑ نہ ہو اور چلنے میں کوئی دشواری نہ ہو تو طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں یعنی اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلیں، اور اگر ہجوم زیادہ ہے اور رمل کرنے میں دشواری ہے تو جیسے موقع ہو طواف کرے، اور ہر چکر مکمل ہونے کے بعد حجر اسود کے سامنے کھڑے ہوکر استلام کرے پھر دوسرا چکر شروع کرے، اس طرح سات چکر مکمل ہونے کے بعد آٹھویں دفعہ بھی حجر اسود کا استلام کرے اور طواف مکمل ہونے کے بعد اگر جگہ ملے تو ملتزم میں دعا کرے پھر اس کے بعد مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے دو رکعت نماز پڑھے اور اگر یہاں جگہ نہیں تو

حرم میں جہاں کہیں بھی جگہ ملے پڑھے پھر اس کے بعد دعا کرے، اور زم زم بھی پیئے اللہ سے دعا کرے، پھر اس کے بعد نویں دفعہ حجر اسود کا استلام کر کے صفا اور مروہ میں جا کر سعی کرے، اور صفا سے سعی شروع کرے اور سات چکر مکمل کر کے مروہ میں جا کر سعی ختم کرے اگر مکروہ وقت نہیں تو حرم میں آ کر دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر دکان یا قیام گاہ پر بال منڈوا کر یا ایک پور تک کٹوا کر حلال ہو جائے اور احرام کے کپڑے بدل کر عام کپڑے پہن لے، احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں اور عمرہ مکمل ہو گیا۔

واضح رہے کہ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اور سعی کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

طواف کا معنی

☆ طواف کا معنی ہے کسی چیز کے چاروں طرف گھومنا، طواف کی نیت کر کے بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ گھومنے کو طواف کہتے ہیں۔

☆ بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی چیز یا کسی مقام کا طواف کرنا جائز نہیں ہے۔

طواف کی نیت

☆ ''طواف'' صحیح ہونے کے لئے طواف کی نیت کرنا فرض ہے، طواف کی نیت کے بغیر بیت اللہ شریف کا کتنا ہی ''چکر'' لگایا جائے ''طواف'' نہیں ہوگا۔

☆ طواف کی نیت عربی زبان میں کرنا زیادہ بہتر ہے، عربی زبان کے علاوہ کسی بھی زبان میں کرے نیت صحیح ہو جائے گی، عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان، مثلاً اردو زبان میں اس طرح کرے ''یا اللہ! میں تیری رضا کے لئے بیت اللہ شریف کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کر دے اور قبول فرما۔''

دل سے یہ نیت کرنا فرض ہے اور زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے۔

طواف کا طریقہ

☆ واضح رہے کہ بیت اللہ شریف کے چار کونے ہیں اور کونے کو عربی زبان میں ''رکن'' کہتے ہیں، مشرقی شمالی کونے کو ''رکن عراقی'' کہتے ہیں کیونکہ اس سمت میں ''عراق'' ہے اور مشرقی جنوبی کونے میں حجر اسود نصب ہے، اور مغربی شمالی کونے کو ''رکن شامی'' کہتے ہیں، کیونکہ اس سمت پر ملک شام ہے، اور مغربی جنوبی کونے کو ''رکن یمانی'' کہتے ہیں کیونکہ اس سمت میں ملک یمن ہے۔

☆ طواف کے دوران باوضو ہونا ضروری ہے، لہذا طواف شروع کرتے وقت اگر وضو ہے تو بہتر ورنہ وضو کر لے۔

☆ عمرہ کے پورے طواف میں اضطباع سنت ہے، یعنی مرد حضرات احرام کی چادر کے داہنے پلے کو اپنی داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لیں، اس کو ''اضطباع'' کہتے ہیں۔

☆ طواف کی ابتداء اور انتہا، حجر اسود کے استلام (بوسہ لینے) سے ہوتی ہے۔

☆ طواف شروع کرنے سے پہلے اضطباع کر لے۔

☆ طواف کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ حجر اسود اس کی دائیں جانب ہو، اور اس کا اندازہ حجر اسود کو دیکھ کر یا سائڈ کی سبز بتی کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے، پھر طواف کی نیت اس طرح کرے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ ۔

اے اللہ میں تیرے مقدس گھر کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں خالص تیری رضا اور خوشنودی کے لئے، لہذا اسے میرے لئے آسان کر کے قبول فرما۔

☆ نیت کرنے کے بعد دائیں طرف چلے اور سینہ اور چہرہ حجر اسود کی طرف

بالکل مقابل کر کے کھڑا ہو جائے، پھر نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے لئے جس طرح دونوں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے "بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ" پڑھے اور ہاتھ گرا دے۔

☆اس کے بعد حجر اسود کا استلام کرے یعنی حجر اسود کو بوسہ دے، اس کی صورت یہ ہے کہ اگر حجر اسود تک پہنچنے کا موقع مل جائے تو اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح رکھے جیسے نماز میں سجدے میں رکھا جاتا ہے، اور آواز کے بغیر نرمی کے ساتھ بوسہ دے یعنی حجر اسود پر صرف ہونٹ رکھ دے۔

اور اگر ہجوم کی وجہ سے حجر اسود تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو پھر حجر اسود کے برابر میں اس طرح کھڑا ہو جائے کہ سینہ اور چہرہ دونوں حجر اسود کی طرف ہوں، اور دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے سامنے اس طرح پھیلا دے کہ دونوں ہتھیلیوں کا رخ بالکل حجر اسود کی طرف ہو، اور یہ خیال کرے کہ دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھی ہوئی ہیں، اور حجر اسود کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰہُ أَکْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" اور اپنے ہاتھوں کو چوم لے۔

☆دور سے استلام میں بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا قریب سے بوسہ لینے میں، اس لئے ہجوم میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے جانے کی کوشش نہ کرے، خاص کر خواتین جہاں تک ممکن ہو غیر مردوں سے اختلاط سے بچنے کا اہتمام کریں۔

یاد رکھیں کہ حجر اسود کو بوسہ دینا سنت ہے اور مسلمانوں کو تکلیف دینا حرام ہے اس لئے دوسروں کی دیکھا دیکھی خود زور آزمائی نہ کریں۔

اور اگر استلام کرتے وقت ہجوم کے دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہو گئے اور چہرے اور سینے کو بیت اللہ شریف کی طرف کرتے ہوئے دائیں جانب بیت اللہ کے دروازے کی طرف بڑھ گئے تو طواف کا اتنا حصہ صحیح نہیں ہوگا، ایسی حالت میں پچھلے

پاؤں لوٹے اور بایاں کندھا بیت اللہ شریف ہی کی طرف رہے اور اتنے حصہ کا اعادہ کرے، اور اگر ہجوم کی وجہ سے پیچھے آ کر اعادہ کرنا مشکل ہے تو اس خاص چکر کو دوبارہ کرے یعنی سات چکر کی جگہ پر آٹھ چکر کرے ورنہ جزا لازم ہوگی۔

☆ استلام کے بعد اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے، اور پاؤں اپنی جگہ پر جمائے ہوئے چہرہ، سینہ اور قدم حجر اسود کے دائیں طرف موڑ کر چکر شروع کردے اور چکر کے دوران چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف نہ کرے، بایاں شانہ بیت اللہ کی طرف رہے، اور نظر نیچے کئے ہوئے گولائی میں چلتا رہے۔

☆ اگر اس طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی ہے تو طواف کے پہلے تین چکروں میں مرد حضرات رمل بھی کریں، اور اگر سعی نہیں تو رمل نہ کریں۔

☆ طواف کرتے وقت خوب دھیان رہے کہ بیت اللہ شریف پر اللہ تعالی کی رحمت کی تجلی کا نزول ہو رہا ہے، اور اس سے وہ تجلی میری طرف آ رہی ہے جتنا زیادہ توجہ سے طواف کرے گا اتنا ہی زیادہ تجلیات سے حصہ ملے گا۔

☆ حطیم کو شامل کر کے طواف کرے، حطیم کے درمیان سے گزرنے سے وہ چکر پورا نہیں ہوگا اس چکر کو دوبارہ کرنا لازم ہوگا۔

☆ طواف کے دوران نزدیک نزدیک قدم رکھ کر چلے، اور چکروں کے درمیان زیادہ فاصلہ یا وقفہ نہ کرے۔

☆ طواف کے دوران اپنی نگاہ کو چلنے کی جگہ کے علاوہ اِدھر اُدھر نہ گزارے بلا ضرورت ادھر ادھر لوگوں کو نہ دیکھے، کولہے، گدی یا منہ پر ہاتھ نہ رکھے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل نہ کرے خشوع خضوع اور عاجزی کے ساتھ طواف کرے۔

☆ طواف کے دوران ایک دوسرے کے پیچھے نہ بھاگے۔

☆ طواف کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھتا رہے کیونکہ درود شریف افضل عبادت ہے، بیت اللہ شریف کے ارکان (گوشے/کونے) کے نزدیک درود

شریف پڑھنا اور بھی افضل ہے۔

☆ طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے اور نماز کی طرح ہاتھ نہ باندھے۔

☆ طواف میں ذکر و اذکار اور دعا آہستہ کرے۔

☆ طواف کے دوران قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے دعا پڑھنا افضل ہے۔

☆ طواف میں چلنے کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا منع ہے۔

☆ اور طواف کے دوران چلتے ہوئے بیت اللہ شریف کو نہ دیکھے اور ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کرے البتہ ''رکن یمانی'' پر پہنچے تو اس کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف دائیں ہاتھ سے چھونا ممکن ہو تو چھولے، بشرطیکہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں، سینہ اور قدم بیت اللہ کی طرف نہ ہو اور بایاں کندھا رکن یمانی کی طرف ہو اگر اس طرح ہاتھ لگانے کا موقع نہ ملے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے بلکہ ایسے ہی گزر جائے۔

☆ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعائیں یا ان میں سے کوئی ایک دعا پڑھے:

❶ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ.

❷ لَاإِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.

❸ اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

❹ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِیْثُ.

❺ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ.

❻ أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی.

❼ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ.

❽ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ.

❾ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَاإِلٰـهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَیْهِ.

❿ أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ.

ان کے علاوہ دوسری دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

☆ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھے۔

☆ جب ایک چکر پورا ہو جائے اور دوبارہ حجر اسود کے برابر میں پہنچے تو پھر چہرہ اور سینہ حجر اسود کی طرف کر کے استلام کرے اور فوراً اپنی ہیئت پر آجائے، اسی طرح ساتوں چکر پورے کرے۔

☆ حجر اسود کے سامنے استلام کے وقت تکبیر کہنا مطلقاً سنت ہے یعنی شروع میں بھی اور چکروں میں بھی، اور استلام کے وقت ہر بار یہ کہے:

أَللّٰهُ أَكْبَرُ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ.

☆ طواف کے دوران ذکر واذکار، تسبیحات، استغفار، درود شریف، آیت کریمہ اور تیسرا اور چوتھا کلمہ پڑھ سکتے ہیں، خاص دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اور جو دعا بھی پڑھے اتنی آہستہ پڑھے کہ دوسروں کی عبادت میں خلل نہ پڑے آج کل جو طواف میں گروپ بنا کر اور چیخ چیخ کر دعائیں پڑھی جاتی ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔

☆ طواف کے ہر چکر میں جب بھی رکن یمانی پر پہنچے تو اگر قریب ہو تو سینہ اور قدم بیت اللہ شریف کی طرف کئے بغیر دونوں ہاتھوں یا صرف دائیں ہاتھ سے رکن یمانی کو چھونا سنت ہے لیکن اس وقت ہاتھ اٹھا کر اشارہ وغیرہ نہ کیا جائے بلکہ وہاں سے ویسے ہی گزر جائے۔

آج کل بہت سے لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی رکن یمانی سے گزرتے ہوئے بلند آواز سے تکبیر پڑھتے ہیں اور ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہیں، یہ سب سنت کے خلاف ہے، اس سے احتراز کرنا لازمی ہے۔

☆ طواف کے ساتوں چکروں میں باوضو رہنا ضروری ہے، اگر پہلے چار

چکروں کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے بقیہ چکروں کو پورا کر لے یا از سر نو طواف کرے دونوں کا اختیار ہے، اور از سر نو طواف کرنا زیادہ بہتر ہے۔

☆ طواف کے دوران جب رکن یمانی سے گزرے تو حجر اسود تک پہنچتے پہنچتے یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِيْ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِيْ الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَاعَزِيْزُ يَاغَفَّارُ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

"اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافی کا خواستگار ہوں اے ہمارے رب ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی سے سرفراز فرمایئے، اور ہم کو جنت میں نیک لوگوں کے ساتھ داخل فرمایئے"۔

اور ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھتے جائیں، اس لئے کہ درود شریف پڑھنا اس وقت کے اہم اذکار میں سے ہے۔

☆ اگر طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی ہونے کی وجہ سے طواف کے ساتوں چکروں میں اضطباع کیا گیا ہے تو طواف کے سات چکروں سے فارغ ہونے کے بعد سب سے پہلے اضطباع کی کیفیت ختم کرے، اور اپنے دونوں مونڈھے احرام کی چادر سے ڈھک لے، کیوں کہ اضطباع صرف طواف کے ساتوں چکروں میں ہی مسنون ہے اس سے پہلے یا بعد میں کسی بھی جگہ مسنون نہیں۔

☆ طواف کے بعد ملتزم (جو حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان تقریباً ڈھائی گز کا کعبہ کی دیوار کا حصہ ہے) سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے، یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے، اس سے رسول اللہ ﷺ اس طرح لپٹ جاتے تھے جس طرح بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے، اگر موقع ملے تو اس جگہ سے لپٹ کر اپنا چہرہ، سینہ اور پیٹ لگادے، دونوں ہاتھوں کو سیدھا کر کے سر سے اوپر لمبا کر دے، کبھی داہنا اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھے اور خوب رو رو کر دعا مانگے، البتہ اگر احرام کی حالت میں ہے تو اس سے نہ لپٹے

کیوں کہ اس جگہ پر خوشبو لگائی جاتی ہے، جس کا احرام کی حالت میں بدن سے لگانا منع ہے۔

☆ طواف کے سات چکر پورے ہونے کے بعد دو رکعت نماز ''واجب الطّواف'' پڑھنا ضروری ہے یہ نماز مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر پڑھے اور اگر مقام ابراہیم کے پاس ہجوم کی وجہ سے جگہ نہیں ہے تو مسجد حرام کے اندر جہاں بھی جگہ مل جائے پڑھے۔

اور اگر مکروہ وقت ہے تو واجب الطّواف کی نماز مکروہ وقت میں نہ پڑھے بلکہ مزید طواف کرتا رہے یا انتظار کرے، مکروہ وقت گزرنے کے بعد واجب الطّواف کی نماز پڑھ لے، اور اگر ایک سے زائد طواف کیئے ہیں تو تمام طوافوں کی الگ الگ نمازیں ترتیب وار پڑھ لے۔

☆ طواف کے دوران نمازیوں کے آگے سے گزرنا منع نہیں ہے، اور طواف کے علاوہ نمازی کے عین سامنے سے نہ گزرے بلکہ ضرورت ہو تو کم از کم سجدے کے مقام کے آگے سے گزرے۔

☆ واجب الطّواف کی دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد زم زم پینا مستحب ہے، اور زم زم پیتے وقت جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

اضطباع

احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو ''اضطباع'' کہتے ہیں۔

اضطباع طواف کے شروع سے آخر تک رہے گا، اور دو رکعت واجب الطّواف پڑھتے وقت اضطباع نہ کرے، یعنی مونڈھے ڈھانک کر نماز پڑھے، اضطباع کے ساتھ نہیں، البتہ سر کھلا رہے گا، کیونکہ احرام کی حالت میں سر ڈھانکنا منع ہے۔

اضطباع چھوٹ جائے

اضطباع چھوٹ جائے تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔

استلام

حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا یا دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا یا رکن یمانی کو دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگانے کو ''استلام'' کہتے ہیں۔

☆''استلام'' یعنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف رہے، گویا حجر اسود پر رکھے ہوئے ہیں، اور ہاتھوں کی پشت اپنے چہرہ کی طرف رکھے اس کے بعد سات چکروں کے شروع میں ہاتھوں کو بوسہ دینا اور ساتویں چکر سے فارغ ہوکر آٹھویں دفعہ بھی ہاتھوں کو بوسہ دینا ہے۔

شوط

☆''بیت اللہ'' کے چاروں طرف ایک چکر لگانے کو ایک ''شوط'' کہتے ہیں۔

☆طواف کی نیت کر کے بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ گھومنے کو طواف کہتے ہیں اور ایک چکر کو ''شوط'' کہتے ہیں، یعنی اردو زبان کے ایک ''چکر'' کو عربی زبان میں ''شوط'' کہتے ہیں۔

رمل

''رمل'' سے مراد ہے طواف کے شروع کے تین چکروں میں اگر جگہ اور موقع ہو تو پہلوانوں کی طرح کندھے ہلا کر قدرے تیز تیز چلنا۔

☆جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے اس میں شروع کے تین چکروں میں ''رمل'' بھی ہوتا ہے اور جس طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی اس میں رمل نہیں ہوتا۔

☆اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک دو چکر کے بعد اتنا ہجوم ہو گیا کہ رمل نہیں کر سکتا تو رمل چھوڑ دے اور طواف پورا کر لے۔

☆کسی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے اگر رمل نہیں کر سکتا تو نہ کرے طواف صحیح ہو جائے گا۔

☆ طواف کے شروع کے تین چکروں کے علاوہ باقی چار چکروں میں رمل کرنا مکروہ ہے لیکن کرنے سے کوئی جزاء اور دم واجب نہیں ہوگا۔

☆ طواف کے شروع میں تین چکروں میں رمل کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں، اگر مرد حضرات پہلے چکر میں رمل کرنا بھول جائیں تو صرف دو چکروں میں رمل کریں، اور اگر دوسرے چکر میں بھی رمل کرنا بھول جائیں تو صرف تیسرے چکر میں رمل کریں، اور اگر تیسرے چکر میں بھی بھول جائیں تو اب باقی چکروں میں رمل نہ کریں۔

☆ جس طرح طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا مسنون ہے، اسی طریقے سے آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرنا مسنون ہے، اس لئے اگر شروع کے تین چکروں میں رمل نہیں کیا تو ایک سنت چھوٹ گئی، اگر آخری چار چکروں میں رمل کریگا تو دوسری سنت بھی چھوٹ جائے گی۔

☆ طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنے کو ''رمل'' کہتے ہیں۔

☆ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا، اور باقی چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔

☆ طواف کے سات چکروں میں رمل کرنا مکروہ ہے، لیکن اس کی وجہ سے کوئی دم اور جزاء واجب نہیں ہوگی۔

☆ رمل صرف اس طواف کے پہلے تین چکروں میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے گی، اور جس طواف کے بعد سعی نہیں کرنی ہے تو اس کے کسی چکر میں بھی رمل نہیں کیا جاتا۔

☆ اگر ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے رمل کرنا مشکل ہو، تو ہجوم کم ہونے تک طواف کو موخر کرنا چاہیئے، جب ہجوم کم ہو جائے تو اس کے بعد رمل کے ساتھ طواف کرنا چاہیئے، لیکن موجودہ دور میں حج کے زمانے میں بہت ہی زیادہ ہجوم ہو جاتا ہے بلکہ انسانوں کا ایک سمندر ہوتا ہے دیکھے بغیر سمجھنا اور سمجھانا مشکل ہے، ایسے ہجوم میں اگر جگہ ہے اور

دوسروں کو بھی تکلیف نہ ہو تو رمل کرے ورنہ مجبوراً رمل کے بغیر طواف کرلے۔

☆ اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک یا دو چکروں کے بعد اتنا زیادہ ہجوم ہو گیا کہ رمل کا موقع نہیں، تو رمل کرنا چھوڑ دے اور طواف پورا کرے۔

حجر اسود کا بوسہ لینے کے آداب

☆ حجر اسود کا بوسہ لینے کیلئے کسی کو دھکا دینا یا تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے کیونکہ حجر اسود کا بوسہ لینا سنت ہے اور لوگوں کو تکلیف دینا حرام ہے، لہذا سنت پر عمل کرنے کیلئے حرام کا ارتکاب کرنا جائز نہیں ہے، اور ہجوم کی حالت میں ہاتھ یا چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کی جانب اشارہ کرتے ہوئے "أَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" کہہ کر اپنے ہاتھ یا چھڑی کے بوسہ پر اکتفا کر لینا چاہیئے۔

☆ نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کا بوسہ بھی لیا ہے اور ہجوم کے وقت اشارہ بھی کیا ہے، حالانکہ نبی کریم ﷺ کو ہجوم میں جگہ مل سکتی تھی، اور جان اور مال قربان کرنے والے صحابہ کرامؓ خوشی سے راستہ بھی دیدیتے، لیکن آنحضرت ﷺ نے اس کے باوجود اشارہ پر ہی اکتفا کیا تاکہ امت ہجوم کے وقت اشارہ پر عمل کرلے، لہذا بوسہ دینا اور اشارہ کرنا یہ دونوں عمل آپ ﷺ کی مبارک سنت ہے۔

☆ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حجر اسود پر ہجوم نہ کرو نہ کسی کو تکلیف پہنچاؤ، اور نہ خود کسی کی تکلیف کا نشانہ بنو۔

☆ حضرت عطاؒ کہتے ہیں "صرف تکبیر اور اشارہ پر اکتفا کر لینا اور حجر اسود پر بوسہ نہ لینا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ کسی کو تکلیف دے کر بوسہ لوں" نیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ: جب حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چومے تو اس میں آواز بلند نہ کرے۔

☆ عورتوں کو مردوں کے ہجوم میں گھس کر بوسہ لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے البتہ جب ہجوم نہ ہو تو عورتیں حجر اسود کا بوسہ لے سکتی ہیں۔

☆ مطاف میں حجر اسود کی سیدھ میں دعا اور نماز کے لئے کھڑے نہیں ہونا چاہیئے، خاص طور پر ہجوم کے وقت، اس لئے کہ ایسا کرنے سے طواف کرنے والوں کو پریشانی ہوتی ہے۔

طواف کے ہر چکر میں نئی دعا پڑھنا

☆ عام کتابوں میں طواف کے ہر چکر کے لئے الگ الگ جو دعائیں لکھی گئی ہیں، یہ نبی کریم ﷺ سے منقول نہیں ہیں، بلکہ بعض بزرگوں سے منقول ہیں، اس لئے اگر یہ دعائیں یاد ہیں تو آہستہ آہستہ خشوع خضوع کے ساتھ پڑھیں ورنہ خشوع خضوع کے ساتھ جو بھی دعا اور ذکر آہستہ آہستہ کر سکتے ہیں کریں، اور بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت بھی نہ کریں، اس سے دوسرے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، اور دوسروں کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ سے طواف کے دوران رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان "رَبَّنَا اٰتِنَافِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" پڑھنا منقول ہے۔

☆ جو بھی دعا یاد ہے پڑھنا درست ہے، تیسرا کلمہ، درود شریف، آیت کریمہ اور استغفار وغیرہ پڑھ سکتے ہیں البتہ آہستہ پڑھنا ضروری ہے، تاکہ دوسرے لوگوں کو تکلیف اور تشویش نہ ہو۔

☆ حج کے مقامات میں کسی دعا کو خاص طور پر معین کرنا اچھا نہیں ہے، جس دعا میں دل لگے اور جس کی ضرورت سمجھے وہ دعا کرے کیونکہ معین اور مخصوص الفاظ کی پابندی کی صورت میں قلب کی رقت اور خشوع خضوع باقی نہیں رہے گا اور اللہ سے توجہ ہٹ جائے گی۔

طواف کے بعد دو رکعت

☆ ہر طواف کے سات چکروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، اور حرم شریف میں پڑھنا سنت ہے، اور مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر پڑھنا افضل ہے۔

☆ اگر مکروہ وقت نہیں تو طواف سے فارغ ہوتے ہی بلا تاخیر دو رکعت نماز پڑھنا بہتر ہے اور اگر مکروہ وقت ہے تو بعد میں کسی وقت بھی دو رکعت نماز پڑھنا لازم ہے

لیکن بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

☆ اگر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا یاد نہیں رہا، بھول گیا اور اپنے وطن پہنچ گیا تو اپنے وطن میں ہی پڑھ لے اس پر تاخیر کی وجہ سے دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا اور نماز پڑھنے کا واجب ادا ہو جائے گا۔

☆ اگر کسی نے مکہ مکرمہ میں طواف کے بعد دو رکعت نماز نہیں پڑھی تو اس کو جہاں کہیں بھی ہو ادا کرنا واجب ہے، جب تک ادا نہیں کرے گا ذمہ سے ساقط نہیں ہوگی۔

☆ اگر یاد رہے تو پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ''**سورۃ الکافرون**'' اور دوسری رکعت میں ''**سورۃ الاخلاص**'' پڑھے، اگر ان کے علاوہ کوئی اور سورت پڑھے تب بھی جائز ہے۔

① خواہ طواف فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل ہر قسم کے طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔

② حرم شریف سے مراد حدود حرم ہے اس لئے مسجد حرام کے علاوہ اپنے ہوٹل اور قیام گاہ میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

طواف کے بعد دو رکعت اور بچہ

اگر باپ نے اپنے چھوٹے بچے کو اپنے ساتھ اٹھاتے ہوئے طواف کیا اور اس بچے کی طرف سے بھی اس نے طواف کی نیت کر لی تو باپ کے طواف کے ساتھ ساتھ بچے کا طواف بھی ہو جائے گا، البتہ باپ پر اپنے چھوٹے بچے کی جانب سے طواف کی دو رکعت لازم نہیں ہوں گی اور چھوٹے بچے پر بھی پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

مقامِ ابراہیم

☆......جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی تعمیر کی، مطاف کے مشرقی کنارے پر ممبر اور زم زم کے درمیان ایک جالی دار شیشہ

کے قبہ میں رکھا ہوا ہے۔

☆......مقامِ ابراہیم کو بوسہ دینا یا اس کو چھونا یا استلام کرنا منع ہے، بعض لوگ مقامِ ابراہیم کا استلام کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اس سے بچنا چاہیئے۔

☆......طواف کے سات چکر مکمل کرنے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کر کے دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، اور یہ دو رکعت مقامِ ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر پڑھنا مستحب ہے، اگر وہاں جگہ نہ ملے تو دوسری جگہ پڑھ لے۔

☆......مزید ''حجر اسود'' کا عنوان بھی دیکھ لیں۔

مقامِ ابراہیم پر نماز ادا کرنا

☆......اگر جگہ ہے اور کسی کو تکلیف بھی نہ پہنچے تو طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس طواف کی دو رکعت نماز پڑھنا افضل ہے، یا حطیم میں گنجائش ہو تو وہاں پڑھ لے، ورنہ ہجوم کی صورت میں کسی جگہ بھی پڑھ سکتا ہے، بلکہ سارے حرم شریف میں کہیں بھی پڑھ لے یا مسجد حرم شریف سے باہر اپنی قیام گاہ میں پڑھ لے تب بھی جائز ہے۔

☆......اگر ہجوم کی وجہ سے مقامِ ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے سے اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو ایذاء پہنچنے کا اندیشہ ہو تو مقامِ ابراہیم کے پاس نماز نہ پڑھے، بلکہ کسی اور جگہ پر پڑھے، کیونکہ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔

☆......طواف کے بعد دو رکعت مقامِ ابراہیم کے پاس پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ مقامِ ابراہیم اور بیت اللہ شریف دونوں نمازی کے سامنے ہوں، اور مقامِ ابراہیم سے جتنا قریب ہو سکے، بہتر ہے، اور اگر کچھ فاصلہ بھی ہو تو بھی درست ہے، لوگوں کو تکلیف دے کر آگے پہنچنا جہالت اور گناہ ہے۔

☆......اگر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کے لئے مقامِ ابراہیم کے قریب جگہ مل جائے تو مختصر قرأت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھ کر مختصر دعا کر کے جگہ چھوڑ

دینی چاہیئے، تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو، یہاں لمبی دعا یا زیادہ نوافل نہ پڑھیں۔
پھر اس کے بعد زمزم کا پانی پیئے۔

زم زم کی فضیلت

☆ بیت اللہ شریف سے مشرق کی جانب دروازہ اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک تاریخی کنواں ہے، جس کو زم زم کہتے ہیں، حدیث شریف میں اس کنوئیں کی بڑی فضیلت آئی ہے، اور اس کے پانی کی بھی بڑی برکت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کے حکم سے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو مکہ مکرمہ کے بے آب وگیاہ ریگستان میں لاکر چھوڑ دیا تو اللہ تعالی نے ان پر رحم کھا کر اس چٹیل میدان میں ان کے لئے زمین کا یہ چشمہ جاری فرمایا، حدیث شریف میں ہے:

"هِيَ هَزْمَةُ جِبْرِيْلَ وَسُقْيَا إِسْمٰعِيْلَ" (دارقطنی)

یہ جبرئیل علیہ السلام کا کھودا ہوا کنواں اور اسماعیل علیہ السلام کا سقاوہ ہے۔

☆ طواف کے بعد یا صفا مروہ کی سعی اور بال کٹوانے سے فارغ ہوکر زمزم کا پانی خوب پیٹ بھر کر پینا چاہئے۔

☆ زمزم کا پانی اس حد تک زیادہ پینا چاہئے کہ پسلیاں تن جائیں، یہ ایمان کی علامت ہے، ایمان سے محروم منافق اتنا نہیں پی سکتا کہ اس کی پسلیاں تن سکیں۔

☆ رمضان کے روزے کی حالت میں زمزم نہ پیئے ورنہ روزہ فاسد ہوجائے گا اور مسلسل ساٹھ روزے کفارے کی نیت سے اور ایک روزہ قضاء کی نیت سے رکھنا لازم ہوگا۔

☆ غیر رمضان میں بھی روزے کی حالت میں زمزم نہ پیئے ورنہ روزہ فاسد ہوجائے گا اور ایک روزے کی قضاء لازم ہوگی۔

ابن ماجہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "ہمارے اور منافق کے درمیان ایک

امتیازی علامت یہ ہے کہ منافق زمزم کا پانی اتنا پیٹ بھر کر نہیں پیتے کہ ان کی پسلیاں تن جائیں۔"

آب زمزم کی فضیلت و برکت بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ "آب زمزم جس مقصد سے پیا جائے، وہ اسی مقصد کے لئے مفید ہو جاتا ہے، شفاء کے لئے پیو تو اللہ تعالیٰ شفاء بخشے گا، پیٹ بھرنے اور آسودہ ہونے کے لئے پیو تو خدا تمہیں آسودہ کر دے گا، پیاس بجھانے کے لئے پیو تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس بجھا دے گا یہ وہ کنواں ہے، جس کو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی ٹھوکر کی قوت سے "اللہ کے حکم سے" کھودا تھا، اور یہ اسماعیل علیہ السلام کی سبیل ہے۔ (دار قطنی)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"روئے زمین کے ہر پانی سے زیادہ افضل زمزم کا پانی ہے، یہ بھوکے کے لئے غذاء ہے اور بیمار کے لئے شفا ہے۔ ابن ماجہ۔

☆ آب زمزم کثرت سے پینا مستحب اور ایمان کی علامت ہے، نیز زمزم کو قربت (ثواب) کی نیت سے دیکھنا بھی عبادت ہے جیسے کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

زم زم پینے کا طریقہ

☆ زم زم کا پانی کھڑے ہو کر اور قبلہ رخ ہو کر پینا مستحب ہے، اور حج اور عمرہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

☆ زم زم پیتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

سعی

"سعی" کے لفظی معنی دوڑنے کے ہیں، اور شرعاً صفا و مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کو "سعی" کہتے ہیں، یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ہاجرہ علیہا السلام کے ایک خاص عمل کی یادگار ہے، عمرہ اور حج دونوں میں یہ سعی کرنا واجب ہے۔

صفا و مروہ دو پہاڑیاں ہیں جو کعبۃ اللہ کی مشرقی جانب جنوب اور شمال میں واقع ہیں، اور اب ان کو مسجد حرام میں شامل کرلیا گیا ہے۔

☆ عمرہ کرنے والے کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے، لیکن اس سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرنا ضروری ہے، طواف کے بغیر سعی معتبر نہیں ہوگی۔

سعی کی شرائط

☆ سعی کا طواف کے بعد ہونا شرط ہے، اگر کوئی شخص طواف سے پہلے سعی کرلے تو وہ سعی معتبر نہیں ہوگی، طواف کے بعد دوبارہ سعی کرنی ہوگی۔

☆ سعی طواف کے بعد فوراً کرنا ضروری نہیں، مگر طواف کے بعد متصل کرنا سنت ہے، اگر تھکان، کمزوری، یا کسی اور ضرورت کی وجہ سے درمیان میں کچھ وقفہ کرلے تو مضائقہ نہیں، لیکن بلاوجہ تاخیر کرنے کی صورت میں سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔

☆ جو سعی وقوف عرفات کے بعد طواف زیارت کے ساتھ کی جاتی ہے اس میں احرام شرط نہیں بلکہ افضل اور مستحب یہ ہے کہ دسویں تاریخ کو منی میں قربانی اور حلق کرکے احرام کھول لینے کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہن کر طواف زیارت کرے، اگرچہ احرام کھولنے سے پہلے احرام کی چادریں پہنے ہوئے ہونے کی حالت میں بھی طواف زیارت کرنا جائز ہے لیکن حج کی جو سعی منی روانگی سے پہلے یا وقوف عرفات سے پہلے کی جائے، اس میں احرام شرط ہے، اسی طرح عمرہ کی سعی کے لئے بھی احرام شرط ہے۔

☆ سعی پیدل کرنا واجب ہے، کوئی عذر ہو تو سواری وغیرہ پر بھی کرسکتے ہیں، اگر بلاعذر سواری پر سعی کی تو دم یعنی حدود حرم میں ایک بکرا ذبح کرنا لازم ہوگا۔

سعی کا طریقہ

☆ جس طواف کے بعد سعی ہو، تو طواف سے فارغ ہوکر حجر اسود کا ''استلام'' کرے جیسے طواف کے شروع میں اور طواف کے اخیر میں استلام کیا تھا (دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے

برابر کر کے ان کو بوسہ دے اور " أَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" کہے) یہ استلام ایک مرتبہ سعی کرنے والوں کے لئے مستحب ہے۔

استلام کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق باب الصفا سے صفا کی طرف آئے، اور اگر کسی دوسرے دروازے سے جائے تو یہ بھی جائز ہے (باب الصفا حجر اسود کی سمت پر ہے) پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ شریف بھی نظر آسکے اوپر چڑھتے وقت یہ پڑھے "أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ" موجودہ زمانے میں چند ستون ہیں ان میں سے مغربی ستون کے قریب سے کعبۃ اللہ واضح طور پر نظر آتا ہے، پھر قبلہ رخ کھڑا ہو کر سعی کی نیت اس طرح کرے کہ "یا اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا مروہ کے درمیان سات چکر سعی کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان اور قبول فرمائیں" (نیت زبان سے یا دل میں کسی بھی زبان میں کر سکتا ہے، عربی زبان میں نیت کرنا ضروری نہیں) اور یہ نیت دل میں کرنا کافی ہے مگر زبان سے بھی کہنا افضل ہے، نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔

☆ پھر دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے جیسے دعا میں اٹھائے جاتے ہیں، نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت جس طرح ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں، اس طرح نہ اٹھائے جیسے بہت سے ناواقف لوگ اٹھاتے ہیں، یہ درست نہیں اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کرے۔

☆ پھر بلند آواز میں تین مرتبہ "أَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" پڑھے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ أَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

اس کے بعد آہستہ آواز سے درود شریف پڑھے، پھر اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے خوب خشوع وخضوع سے دعا مانگے، کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے، اور جو چاہے دعا مانگے اور دعا مانگنا سعی کے آداب میں سے ہے۔

☆ اس کے بعد سعی شروع کر دے، سعی کے دوران اضطباع نہ کرے، بلکہ مونڈھا ڈھکے ہونے کی حالت میں سعی کرے اور ذکر اور دعا مانگتے ہوئے صفا سے مروہ کی طرف چلے یا چوتھا کلمہ پڑھتا رہے۔

☆ تھوڑی دور چلنے کے بعد جب صفا اور مروہ کے درمیان وہ جگہ آنے لگے، جہاں دیوار اور چھت پر صرف ہرے رنگ کی ٹیوب لائٹ کی پٹی لگی ہوئی ہے اور بقدر چھے ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جائے تو صرف مرد حضرات درمیانی چال سے دوڑنا شروع کریں اور دوسری طرف سبز ٹیوب لائٹ کی پٹی کے بعد بھی چھے ہاتھ تک دوڑتا رہے، پھر اپنی چال چلنے لگے۔

☆ تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے، بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا دوڑنا چاہیئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو، بعض لوگ تمام سعی میں جھپٹ کر چلتے ہیں اور بعض سبز ستونوں کے درمیان بہت تیزی سے دوڑتے ہیں، یہ دونوں باتیں غلط اور بری ہیں، لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔

☆ سبز لائٹوں کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے، دیکھا گیا ہے کہ عورتیں بھی دوڑنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔

☆ سبز لائٹوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا منقول ہے اس کے علاوہ جو بھی دعا چاہے مانگے، کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے، دعا یہ ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّکَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَکْرَمُ.

☆ جب دونوں سبز لائٹوں کی پٹیوں سے نکل جائے تو اس کے بعد مروہ تک کی مسافت اپنی چال اور میانہ روی سے چل کر پوری کرے، یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے اور کشادہ جگہ پر رک جائے، ذرا دائیں جانب کو مائل ہو کر اندازہ سے بیت اللہ شریف کی

طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر جس طرح صفا پر ذکر اور دعا کی تھی یہاں پر بھی کرے، یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے، یہ صفا سے مروہ تک ایک ''چکر'' ہو گیا، اس کے بعد مروہ پھر صفا کی طرف چلے اور دونوں ہری لائٹوں کی پٹیوں کے درمیان پہلے کی طرح مرد دوڑ کر چلیں اور وہی دعا پڑھیں، پھر صفا پر پہنچ کر اسی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا اور ذکر کرے جیسے شروع میں کیا تھا، البتہ نیت دوبارہ نہ کرے، کیونکہ نیت شروع میں ایک دفعہ کی جاتی ہے، یہ مروہ سے صفا تک دو ''چکر'' ہو گئے، اس طرح سات چکر کرے۔

☆ پھر سعی کے سات ''چکر'' مکمل ہونے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو حلق یا قصر سے پہلے حرام میں آ کر دو رکعت نفل نماز پڑھے۔

☆ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اور سعی کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، اگر کسی نے سعی کے بعد دو رکعت نماز نہیں پڑھی تو قضاء لازم نہیں ہوگی، اس نماز کو مروہ میں پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے اس لئے مسجد حرام میں آ کر پڑھے۔

☆ طواف میں ایک چکر مکمل ہوتا ہے، خانہ کعبہ کے چاروں طرف ایک چکر لگانے کے بعد، اور سعی میں صفا سے مروہ تک ایک ''چکر'' اور مروہ سے صفا تک دوسرا ''چکر'' ہوتا ہے، صفا سے صفا تک پورا پھیرا کرنے کا نام ''چکر'' نہیں۔

☆ اگر سعی کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

میلین اخضرین

☆ ...... ''میلین اخضرین'' سبز ستونوں کو کہتے ہیں، صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں ایک مخصوص جگہ کے دونوں جانب سبز رنگ کے ستون ہیں، اس وقت سبز ٹیوب لائٹیں بھی لگی ہوئی ہیں، ان دونوں سبز ستونوں کی درمیانی جگہ کو ''میلین اخضرین'' کہتے ہیں، اس ستون سے چھ ہاتھ پہلے سے اور بعد والے سبز ستون کے چھ

ہاتھ بعد تک سعی کرنے والے دوڑ کر چلتے ہیں۔

☆......خیال رہے کہ تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے، بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا دوڑنا چاہیئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو، بہت تیز دوڑنا صحیح نہیں ہے، اگر چہ اس کی وجہ سے دَم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

☆......سبز ستونوں کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں ہے۔ عورتیں اپنے معمول کی رفتار پر چلیں گی، بعض خواتین بھی مردوں کی طرح دوڑنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے اگر چہ اس کی وجہ سے دَم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

مروہ سے سعی کرنا

☆......صفا سے سعی شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے، اگر صفا کے بجائے مروہ سے سعی شروع کی تو واجب ترک ہونے کی وجہ سے اس ''چکر'' کا اعتبار نہیں ہوگا، اس کے بعد صفا سے سات چکر مکمل کرنے ہوں گے، اگر اس وقت ساتواں چکر نہیں کیا تو بعد میں جب بھی چاہے ایک چکر پورا کرلے۔

سعی کی غلطی

اگر پوری سعی یا سعی کے اکثر چکر بلا عذر ترک کر دیئے، یا بلا عذر سوار ہو کر سعی کی تو حج ہو جائیگا لیکن دم دینا واجب ہوگا، اور پیدل سعی کا اعادہ کرنے سے دم ساقط ہو جائیگا، اور اگر عذر کی وجہ سے سوار ہو کر سعی کی تو کچھ واجب نہیں ہوگا اور اگر سعی کے ایک یا دو یا تین چکر چھوڑ دیئے یا بلا عذر ایک، دو یا تین چکر سوار ہو کر کئے تو ہر چکر کے بدلے میں صدقہ دینا لازم ہوگا اور ایک صدقہ ایک صدقہ فطر کے برابر ہے۔

سعی سے فارغ ہو کر کیا کرنا چاہیئے

☆ اگر احرام صرف عمرہ کا ہے، یا حج میں حج تمتع کا ہے تو اب احرام اور عمرہ کے تین عمل مکمل ہو گئے، ایک احرام، دوسرا طواف، تیسرا سعی، اس کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے، تو

مسجد حرام میں آ کر دو رکعت نماز پڑھے، یہ مستحب ہے، اگر کسی نے یہ دو رکعت ادا نہیں کیا تو اس کی قضا نہیں ہے اور یہ نماز مروہ میں نہ پڑھے بلکہ مسجد حرام میں یا مطاف میں پڑھے۔

اس کے بعد صرف آخری کام رہ گیا، حلق یعنی بال منڈوانا یا ایک پور کے برابر کٹوانا، مرد نائی کی دکان پر جا کر اپنے بال منڈوائیں یا چھوٹے کروائیں یا ساتھ میں کچھ ساتھی ہوں تو وہ آپس میں مونڈ لیں تو بھی جائز ہے، اس میں بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ اگر دو ساتھی ہیں تو ایک دوسرے کے بال کیسے بنائیں؟ لہذا پہلے نائی سے ایک بنوائے تب وہ دوسرے کے بال بنائے، یہ بات درست نہیں بلکہ جب عمرہ اور حج کے سب کام کر چکا ہے، صرف حلق رقصر کرنا باقی ہے تو اب اس کے لئے حلق کرنا اور کرانا سب جائز ہے، چاہے تو اپنے ساتھی کے پہلے بنادے یا خود اپنے بنالے یا ساتھی اس کے پہلے بنادے ہر صورت جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عورت کے بال کاٹنے کی صورت یہ ہے کہ سر کے سب بال اکٹھے کر کے آخر کے بال مٹھی میں پکڑے جو دو چار بال کچھ لمبے ہوں ان کو پہلے کاٹ کر نکال دے، پھر اس کے بعد تقریبا انگلی کے ایک پور کے برابر قینچی سے چاہے عورت خود ہی کاٹ لے یا اس کا شوہر یا ایک عورت دوسری عورت کے بال کاٹ دے، لیکن کسی غیر محرم سے نہ کٹوائے اور نہ مسجد میں بال گرائے بلکہ اپنے کمرہ میں یا مروہ کے باہر بال کاٹنے کی جگہ پر کاٹے، اور حرم کی حدود میں بال کاٹنا ضروری ہے، بال کاٹنے کے بعد عمرہ کا عمل مکمل ہو گیا، حج تمتع میں دو چیزیں تھیں ایک حج، دوسرا عمرہ، عمرہ کا عمل تو مکمل ہو گیا۔

اب یہ شخص مکہ مکرمہ میں مقیم ہے، مکہ کے باشندوں کی طرح وہاں پر رہنا ہے، مکہ مکرمہ میں جس طرح مکی شخص حج کا احرام اپنے گھر سے باندھتا ہے اسی طرح یہ شخص بھی اپنی قیام گاہ یا مسجد حرام سے حج کا احرام باندھے گا۔

مکہ مکرمہ کے قیام کو غنیمت سمجھے اس قیام کے دوران کثرت سے نفل طواف کرے، جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا پورا اہتمام کرے، کم از کم ایک قرآن کریم حرم

شریف میں ختم کرنے کی کوشش کرے اور اگر سہولت ہو تو مکہ والوں کی طرح مسجد عائشہ جا کر نفلی عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر نفلی عمرہ کی سعادت حاصل کرتا رہے اور مکہ مکرمہ کے قیام کے زمانہ میں جو نفلی طواف کئے جائیں گے ان میں اضطباع اور رمل نہیں ہوگا، اضطباع اور رمل ہر اس طواف کے بعد ہوتا ہے جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے البتہ ہر نفلی طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے۔

جب مفرد طواف قدوم سے اور قارن سعی سے فارغ ہو جائے تو احرام کی حالت میں ہی مکہ مکرمہ میں رہے، اور احرام کے ممنوعات سے بچتا رہے، اور تمتع کرنے والا جب عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہو جائے تو بال منڈوالے یا قصر کروالے، اس کے بعد وہ حلال ہو جائیگا، جو چیزیں احرام کی وجہ سے منع ہوگئی تھیں اب وہ حلال ہو جائیں گی، جب تک دوبارہ احرام نہیں باندھے گا وہ حلال رہیں گی، اور حج کے لئے آٹھ ذی الحجہ کو یا اس سے پہلے حج کی نیت سے احرام باندھ لے اور منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے۔

سر کے بال منڈوانا یا کتروانا

☆ سعی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ اور تمتع کرنے والے حضرات سر کے بال منڈوا کر یا کتروا کر احرام کھول دیں گے اور عام کپڑے پہن لیں گے، اب احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں۔

☆ حلق یا قصر کے بغیر احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوسکتیں، حنفی مسلک میں کم از کم چوتھائی سر کا حلق یا قصر لازم ہے ورنہ احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوں گی، چوتھائی سر کا حلق یا قصر مکروہ تحریمی ہے، اگرچہ احرام سے حلال ہونے کے لئے کافی ہے، اس لئے پورے سر کے بالوں کا حلق یا قصر کرے۔

☆ مروہ میں کچھ لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں اور بہت سے لوگ ان سے چند بال کٹوا لیتے ہیں، اس طرح چند بال کاٹنے سے آدمی احرام سے باہر نہیں ہوتا اور حلال

بھی نہیں ہوتا، یہ بات سوچے کہ جب گھر سے اللہ کی رضا کیلئے نکل گیا، لباس بدل دیا، اور اپنی تمام ہیئت بدل دی اور اب آخری وقت میں تو ایک افضل ترین عمل سے اپنے آپ کو محروم کرر ہا ہے، اس سے معلوم ہوتا کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے بالوں کی محبت زیادہ ہے اور یہ یقیناً عقلمندی کی بات نہیں ہے، ہزاروں بال دے کر اگر اللہ ورسول کی محبت حاصل ہو جائے تو یہ سودا سستا ہے۔

☆ استرے سے اپنے تمام بال صاف کرانے کو حلق کہتے ہیں، اور سر کے تمام بالوں کو لمبائی میں انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لینے کو قصر کہتے ہیں، اور قصر سے زیادہ حلق کی فضیلت ہے اس لئے حلق کرنے کی کوشش کرے۔

☆ جس کے سر کے بال انگلی کے پور سے کم ہوں اس کے لئے حلق کرانا واجب ہے، اس کے بغیر حلال نہیں ہوگا۔

☆ حلق یا قصر حرم کی حدود میں ہونا ضروری ہے ورنہ دم لازم ہوگا۔

☆ اگر گنجائش ہے اور اس کے سر کے بال بالکل نہیں ہیں یا سر پر زخم ہیں تو سر پر صرف استرا پھرانا واجب ہے، اگر زخموں کی وجہ سے استرا نہ بھی چلا سکے تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا۔

☆ عمرہ کرنے والا یا حج کرنے والا سب ارکان ادا کر چکے اور صرف حلق یا قصر باقی رہ جائے تو ایسا محرم مرد یا عورت اپنے بال خود بھی حلق کر سکتا ہے اور اپنے جیسے کسی دوسرے محرم مرد یا عورت سے بھی حلق یا قصر کرا سکتا ہے اور اس دوسرے محرم کا بھی حلق یا قصر کر سکتا ہے۔

☆ حلق یا قصر کرتے یا کراتے وقت تکبیر کہنا اور دعا مانگنا مستحب ہے۔

☆ حلق یا قصر سے پہلے ناخن وغیرہ نہ کاٹے ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔

بال کتنے کاٹنا ضروری ہیں؟

☆ حج اور عمرہ کا احرام کھولنے کے لئے چار صورتیں اختیار کی جاتی ہیں، اور ہر

صورت کا حکم الگ الگ ہے:

① حلق کرایا جائے یعنی استرے سے سر کے سارے بال اتار دیئے جائیں، یہ صورت سب سے افضل ہے، اور حلق کرانے والوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے، جو شخص حج اور عمرہ جیسی کبھی کبھار نصیب ہونے والی عبادت کے لئے جانے کے بعد بھی آنحضرت ﷺ کی رحمت کی دعاؤں سے محروم رہے تو اس کی محرومی پر رونا بھی کافی نہیں ہوگا، اس لئے حج اور عمرہ پر جانے والے تمام حضرات کو چاہئے کہ پیارے نبی کی دعاء سے محروم نہ رہیں اور حلق کرا کر احرام کھولیں۔

② قینچی یا مشین سے پورے سر کے بال کم سے کم ایک پور کے برابر کاٹ دیئے جائیں، یہ صورت بلا کراہت جائز ہے، لیکن افضل نہیں ہے۔

③ کم سے کم چوتھائی سر کے بال کاٹ دیئے جائیں، اس سے احرام سے تو نکل جائے گا، لیکن یہ صورت مکروہ تحریمی ہے اور ناجائز ہے، کیونکہ ایک حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

جو شخص حج اور عمرہ جیسی مقدس عبادت کا خاتمہ ایک ناجائز فعل سے کرتا ہے اس کا حج و عمرہ قبول ہوگا یا نہیں اس پر ٹھنڈے دماغ سے سوچنا چاہئے۔

④ چند بال ادھر سے اور چند ادھر سے کاٹ دیئے جائیں، جو چوتھائی سر سے کم ہوں، اس صورت میں احرام نہیں کھلے گا، بلکہ آدمی بدستور احرام میں رہے گا اور اس پر احرام کے ممنوعات کی پابندی بدستور برقرار رہے گی، سلا ہوا کپڑا پہننے اور دیگر ممنوعات کا ارتکاب کرنے کی صورت میں اس پر دم لازم ہوگا۔

آج کل بہت سے ناواقف لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی اسی چوتھی صورت پر عمل کرتے ہیں مسئلہ کی رو سے یہ لوگ ہمیشہ احرام میں رہتے ہیں، اسی احرام کی حالت میں تمام ممنوعات کا ارتکاب کرتے ہیں، وہ اپنی ناواقفی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہم نے چند بال کاٹ کر احرام کھول دیا، حالانکہ ان کا احرام نہیں کھلا اور احرام کی حالت میں احرام کے

خلاف چیزوں کا ارتکاب کر کے اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب کو مول لیتے ہیں، اور بہت سارے دم بھی اپنے اوپر واجب کر لیتے ہیں، اس لئے عوام کو چاہئے کہ حج وعمرہ کے مسائل اہل علم سے سیکھیں اور ان پر عمل کریں محض دیکھا دیکھی سے کام نہ چلائیں۔

احرام کھولنے کا طریقہ

احرام کھولنے کے لئے استرے سے سر کے بال صاف کرا دینا افضل ہے، اور سر کے تمام بال انگلی کے ایک پور کے برابر کٹوا کر احرام سے نکلنا بھی جائز ہے، اور اگر سر کے بال چھوٹے ہیں اور ایک پور سے کم ہیں تو استرے سے صاف کرانا ضروری ہے، اس کے بغیر احرام نہیں کھلتا۔

عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام

☆ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد تمتع والا حاجی حلال ہو جاتا ہے، اب مکہ معظّمہ کے قیام کو غنیمت خیال کریں، اور زیادہ سے زیادہ طواف کریں، حرم میں جماعت کے ساتھ نماز، تلاوت اور ذکر واذکار اور استغفار وغیرہ کا اہتمام رکھیں، یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا ملتا ہے۔

☆ اگر چاہیں تو اس زمانہ میں نفلی عمرے بھی اپنے اور دوسروں کے لئے کر سکتے ہیں ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ اپنی قیام گاہ پر ہی پہلے غسل کر لے اور اگر غسل کرنے کا موقع نہیں ہے تو وضو کر لے پھر احرام کی چادر باندھ کر تنعیم یا جعرانہ چلے جائیں وہاں شاندار مسجد ہے وضو غسل تمام چیزوں کا انتظام ہے، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو وہاں جا کر پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھے، پھر دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا اٹھا لے، بیٹھ کر عمرہ کی نیت کرے، اس کے بعد تین مرتبہ بلند آواز سے تلبیہ یعنی ”لبیک اللھم لبیک“ آخر تک پڑھے، پھر حرم شریف واپس آ کر حسب قاعدہ عمرہ ادا کرے۔

☆ مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران اپنے علاوہ اپنے والدین، عزیزوں اور دوستوں کی طرف سے عمرہ کر سکتے ہیں، حنفی مذہب میں اس کی اجازت ہے۔

عمرے کے مکروہ ایام

نویں ذی الحجہ سے تیرہ ذی الحجہ تک پانچ دن حج کے ایام ہیں، ان دنوں میں عمرہ کی اجازت نہیں، اس لئے ان دنوں میں عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

عمرہ کر کے مدینہ منورہ چلا گیا

☆ جو شخص عمرہ ادا کرنے کے بعد مدینہ طیبہ چلا جائے پھر میقات سے گزر کر جدہ واپس آجائے، اور رات گزار کر صبح پھر مکہ مکرمہ عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہو، اور جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرے، تو اگر اس شخص کا مدینہ منورہ کی میقات سے گزرتے وقت مکہ مکرمہ جانے کا قصد تھا تو میقات پر اس کے لئے احرام باندھنا ضروری تھا، اب چونکہ اس نے میقات سے احرام نہیں باندھا لہٰذا اس کے کفارہ کے طور پر دم واجب ہے، اور اگر اس وقت جدہ آنے ہی کا ارادہ تھا، یہاں آکے عمرہ کا ارادہ ہوا تو دم لازم نہیں ہے۔

☆ اگر ایسا آدمی جدہ میں سعدیہ جا کر احرام باندھے گا تو مدینہ سے آتے ہوئے بیر علی میں احرام نہ باندھنے کی وجہ سے جو دم واجب ہوا تھا وہ ساقط ہو جائے گا۔

ارکان حج

① طواف زیارت۔ ② وقوف عرفہ۔

ان دونوں میں زیادہ اہم اور زیادہ قوی وقوف عرفہ ہے۔

حج کے دو رکن

حج کے دو رکن ہیں، وقوف عرفات اور طواف زیارت، اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد یہ دونوں کام کر لیے تو حج ادا ہو جائے گا ان دونوں کاموں کے علاوہ باقی کام حج

میں واجب، سنت اور مستحب ہیں، جن کے ترک کرنے سے دم اور صدقہ وغیرہ لازم ہوتا یا ثواب میں کمی آتی ہے، باقی حج ہو جاتا ہے۔

حج کے فرائض

☆ حج کے اصل فرض تین ہیں: ① احرام۔ ② وقوف عرفات، یعنی نو ذی الحجہ کے زوال آفتاب کے وقت سے دس ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، اگر چہ ایک لحظہ ہی کیوں نہ ہو۔ ③ طواف زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر بارہویں ذی الحجہ تک عام طور پر سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے اگر چہ اس سے پہلے بھی کرنا جائز ہے۔

☆ ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی چیز رہ جائے گی تو حج صحیح نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہو سکتی۔

ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا، اور ہر فرض کو اس کی مخصوص جگہ اور وقت میں کرنا بھی واجب ہے۔

حج کے واجبات

☆ حج کے واجبات چھ ہیں:

① مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا۔ ② صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ ③ رمی جمار یعنی شیطان کو کنکریاں مارنا۔ ④ قارن اور متمتع کو قربانی کرنا۔ ⑤ سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔ ⑥ آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کو طواف وداع کرنا۔

☆ واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب ترک ہو جائے گا تو حج ہو جائے گا، خواہ قصداً ترک کیا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزاء لازم ہوگی خواہ دم کی صورت میں ہو یا صدقہ کی صورت میں، البتہ اگر کوئی فعل کسی معتبر عذر کی وجہ سے ترک ہو گیا ہو تو دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

حج کی سنتیں

① طواف قدوم۔ ② طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا (اکڑ کر چلنا)۔ ③ صفا مروہ کے درمیان دونوں سبز نشانوں کے درمیان سعی میں جلدی چلنا۔ ④ قربانی کی راتوں میں سے ایک رات منیٰ میں قیام کرنا۔ ⑤ سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات جانا۔ ⑥ سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ آجانا۔ ⑦ مزدلفہ میں رات گزارنا۔
⑧ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو ترتیب سے سات سات کنکریاں مارنا۔

☆ سنت کا حکم یہ ہے کہ اس کو قصداً چھوڑنا برا ہے، اور کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اس کے ترک یعنی چھوڑنے سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا لیکن آخرت میں سنت موکدہ کو ترک کرنے پر سختی اور ڈانٹ ہوگی۔

افعال حج افراد		
۱	احرام	شرط
۲	طوافِ قدوم	سُنّت
۳	وقوفِ عرفہ	رکن
۴	وقوفِ مزدلفہ	واجب
۵	رمی جمرہ عقبہ	واجب
۶	قربانی	اختیاری
۷	سَر منڈانا	واجب
۸	طوافِ زیارت	رکن
۹	سعی	واجب
۱۰	رمی جمار	واجب
۱۱	طوافِ وداع	واجب

حج افراد

☆ ''افراد'' کے لغوی معنی ہیں ''اکیلا کرنا، تنہا کام کرنا'' وغیرہ۔

اور شریعت کی اصطلاح میں افراد سے مراد وہ حج ہے جس کے ساتھ عمرہ نہ کیا جائے، صرف حج کا احرام باندھا جائے اور صرف حج کے ارکان وغیرہ ادا کئے جائیں، اس قسم کے حج کا نام افراد ہے، اور ایسا حج کرنے والے کو ''مفرد'' کہتے ہیں، ''مفرد'' احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کرے، اور حج کے سارے ارکان ادا کرے، نیز مفرد پر قربانی (دم شکر) واجب نہیں ہے۔

☆ حج افراد کرنے والا مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے عمرہ نہیں کرے گا بلکہ طواف قدوم کرنے کے بعد حج کے افعال پورے کرنے تک احرام کی حالت میں باقی رہے گا۔

☆ حج افراد کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے بعد فوراً طواف قدوم کرے، اور اس کے بعد ذی الحجہ کی دس تاریخ کو بڑے شیطان کو رمی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے، احرام کا کپڑا تبدیل کرسکتا ہے احرام ختم نہیں کرسکتا۔

☆ اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد ہی حج والی سعی کرنا چاہے تو اسے طواف قدوم میں رمل اور اضطباع بھی کرنا پڑے گا۔

واضح رہے کہ رمل اور اضطباع مردوں کیلئے ہر اس طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی کا ارادہ ہو۔

☆ اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد حج والی سعی کرنا نہیں چاہتا ہے بلکہ سعی طواف زیارت کے بعد کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں طواف قدوم میں اضطباع اور رمل نہ کرے۔

حج تمتع

''تمتع'' کے لغوی معنی ہیں '' کچھ وقت تک فائدہ اٹھانا''۔

اور شریعت کی اصطلاح میں تمتع کا معنی ہے: حج تمتع کرنا۔

حج تمتع یہ ہے کہ آدمی عمرہ اور حج ساتھ ساتھ کرے، لیکن اس طرح کہ دونوں کے احرام الگ الگ باندھے اور عمرہ کر لینے کے بعد احرام کھول کر ان ساری چیزوں سے فائدہ اٹھائے جو احرام کی حالت میں ممنوع ہو گئی تھیں۔

پھر حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے، اس طرح حج میں چونکہ عمرہ اور حج کی درمیانی مدت میں احرام کھول کر حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانے کا کچھ وقت مل جاتا ہے اس لئے اس کو حج تمتع کہتے ہیں، البتہ قارن عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد احرام کی حالت میں باقی رہے گا، اور ان چیزوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔

☆ حج تمتع کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے بعد عمرہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے نکل جائے، پھر آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے حرم میں حج کا احرام باندھے، اور اس احرام کو ذی الحجہ کی دس تاریخ کو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر (قربانی کے جانور) کو ذبح کرنے کے بعد حلق یا قصر تک باقی رکھے۔

☆ حج تمتع کرنے والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔

☆ تمتع کرنے والا عمرہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل اور ساتوں چکروں میں اضطباع کرے گا۔

☆ عورتوں کیلئے رمل اور اضطباع کا حکم بالکل نہیں، اس لئے عورتیں طواف میں رمل اور اضطباع بالکل نہ کریں۔

افعال حج تمتع		
۱	احرام عمرہ	شرط
۲	طوافِ عمرہ معہ رمل	رکن

۳	سعی عمرہ	واجب
۴	سَر منڈانا	واجب
۵	آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط
۶	وقوفِ عرفہ	رکن
۷	وقوفِ مزدلفہ	واجب
۸	رمی جمرہ عقبہ	واجب
۹	قربانی	واجب
۱۰	سَر منڈانا	واجب
۱۱	طوافِ زیارت	رکن
۱۲	سعی حج	واجب
۱۳	رمی جمار	واجب
۱۴	طوافِ وداع	واجب

تمتع ایک نظر میں

☆ میقات یا اس سے پہلے احرام باندھے۔

☆ مکہ مکرمہ آکر طواف کرے اور یہ سات چکر ہیں جو حجر اسود سے شروع ہوں گے اور اسی پر ختم ہوں گے۔

☆ طواف کے بعد دو رکعتیں واجب ہیں، اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو اسی وقت پڑھے ورنہ مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد پڑھے، یہ دو رکعت کعبہ کی طرف منہ کر کے مقام ابراہیم کو سامنے لے کر پڑھنا بہتر ہے۔

☆ پھر زم زم پی کر سعی کے لئے جائے، اور جانے سے پہلے حجر اسود کا نویں دفعہ استلام کرے، سعی صفا سے شروع کرے مروہ تک ایک چکر، اسی طرح سات چکر

لگائے، اس کے بعد مسجد حرام میں آکر دو رکعت پڑھے۔

☆ اس کے بعد سر پر استرا پھرائے (حلق کرائے)۔

یہ عمرہ ہوا، اب احرام کھول دے، اب مکہ مکرمہ میں معمول کے لباس میں رہے طواف کرتا رہے، وہاں پر بڑی عبادت طواف ہی ہے، جتنا وقت فرض واجب اور سنت ادا کرنے کے بعد بچے طواف میں لگانے کی کوشش کرے اور حرم پاک میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارے، یہاں تک کہ ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ آجائے، اور اگر اس دوران مزید عمرہ کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

☆ آٹھ ذی الحجہ کو طواف کر کے سعی کرے اور منیٰ جائے (یہ سعی مقدم ہوگی)۔

☆ آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ میں ظہر سے لے کر نو ذی الحجہ کے طلوع آفتاب تک رہے، پھر جب سورج نکل آئے تو وہاں سے عرفات کے لئے چلا جائے، اور اگر مکتب والے اس سے پہلے لے جائیں تو پہلے چلا جائے۔

☆ زوال سے پہلے عرفات پہنچے، وہاں کچھ دیر لیٹے بیٹھے، ظہر کا وقت آئے تو ظہر پڑھے اگر مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے پڑھے تو ظہر اور عصر اکٹھی پڑھے پہلے ظہر پھر عصر، اگر اپنے خیمہ میں ہو تو اذان دے کر اقامت کے ساتھ صرف ظہر پڑھے، پھر وقوف کرے، اس میں دعائیں پڑھے، کلمہ طیبہ، شہادت تمجید، استغفار، درود شریف وغیرہ جس قدر ہو سکے پڑھے، کھڑا ہو کر پڑھتا رہے کھڑے کھڑے تھک جائے تو بیٹھ کر پڑھے۔

عصر کا وقت آئے تو اذان واقامت کے ساتھ عصر پڑھے، پھر غروب تک اسی طرح دعا اور ذکر میں مشغول رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

☆ غروب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائے، اور مغرب کی نماز عرفات میں نہ پڑھے بلکہ مزدلفہ میں جا کر ایک اذان ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی فرض نماز اکٹھے عشاء کے وقت میں پڑھے، پھر اس کے بعد پہلے مغرب کی سنت پھر عشاء کی سنت اور وتر وغیرہ پڑھے، پھر دل چاہے تو سو جائے ویسے بیداری بھی

بہتر ہے، اٹھ کر تسبیح، درود، استغفار میں مشغول ہو جائے، تہجد پڑھ لے، یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے، اس دوران تقریباً ستر کنکریاں بھی جمع کر لے، فجر کی نماز اول وقت یعنی اندھیرے میں پڑھے، پھر کھڑے ہو کر وقوف کرے اور کچھ دیر دعا کرے۔

☆ پھر اس کے بعد منیٰ واپس آئے، جمرہ عقبہ یعنی سب سے آخر والے بڑے شیطان پر سات کنکریاں مارے، اور منیٰ میں ہی قربانی کرے، پھر اس کے بعد سر منڈوائے، اب احرام کھولے سلے ہوئے کپڑے پہن کر مکہ مکرمہ آئے اور طواف زیارت کرے، یہ طواف فرض ہے (اگر پہلے سعی نہیں کی تو سعی بھی کرے)۔

☆ پھر اس کے بعد واپس منی آئے، رات کو منی میں رہے، صبح اٹھ کر (یہ ۱۱رذی الحجہ ہے) زوال کے بعد ترتیب سے پہلے شیطان کو الگ الگ سات کنکریاں مار کر ایک طرف ہو کر دعا کرے، پھر دوسرے شیطان کو سات کنکریاں مار کر کچھ دور ہو کر دعا کرے، پھر تیسرے شیطان (جمرہ عقبہ) کو سات کنکریاں مار کر دعا کئے بغیر واپس آئے، اب پھر منی میں رات کو رہے، صبح کو (یہ ۱۲رذی الحجہ کی صبح ہے) پھر زوال کے بعد اسی طرح تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ واپس جانا چاہے تو جا سکتا ہے، دس سے بارہ ذی الحجہ کے اندر اندر طواف زیارت ضرور کرے، اب حج مکمل ہو گیا، پھر مکہ مکرمہ سے وطن واپس آتے وقت طواف وداع کر لے۔

حج قران

''قران'' یعنی عمرہ اور حج کو ایک ساتھ کرنا۔ قران کے معنی لغت میں دو چیزوں کو باہم ملانے کے ہیں، اور شریعت کی اصطلاح میں عمرہ اور حج کا احرام دونوں ایک ساتھ باندھ کر یکے بعد دیگرے عمرہ اور حج کے ارکان ادا کرنے کو قران کہتے ہیں، کیونکہ اس صورت میں حج اور عمرہ دونوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔

حج قران کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد عمرہ کرے یعنی بیت اللہ کا

طواف اور صفا مروہ کی سعی کرے اور حلق اور قصر نہ کرے اور اس کے بعد طواف قدوم کرے اور دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر (یعنی قربانی کے جانور) کو ذبح کر کے حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے، اس دوران احرام کا کپڑا بدلنا اور غسل وغیرہ کرنا جائز ہے لیکن احرام سے نکلنا منع ہے۔

افعال حج قران		
۱	احرام حج وعمرہ	شرط
۲	طوافِ عمرہ معہ رمل	رکن
۳	سعی عمرہ	واجب
۴	طوافِ قدوم معہ رمل	سُنّت
۵	سعی حج	واجب
۶	وقوفِ عرفہ	رکن
۷	وقوفِ مزدلفہ	واجب
۸	رمی جمرہ عقبہ	واجب
۹	قربانی	واجب
۱۰	سَر منڈانا	واجب
۱۱	طوافِ زیارت	رکن
۱۲	رمی جمار	واجب
۱۳	طوافِ وداع	واجب

قران کا طریقہ

☆ قران کا طریقہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں میقات پہنچ کر یا اس سے پہلے یا گھر سے غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر احرام کے کپڑے پہن کر سر کو ٹوپی یا احرام کی چادر سے

ڈھانک کر دو رکعت نماز پڑھے، سلام کے بعد سر سے ٹوپی یا چادر کو ہٹا دے، اور دل میں حج اور عمرہ دونوں کے احرام کی نیت کرے اور تلبیہ پڑھے۔

☆ جب مکہ مکرمہ پہنچ جائے تو مسجد حرام میں مسجد کے آداب کے مطابق داخل ہو کر پہلے عمرہ کا طواف اضطباع (یعنی احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر) اور رمل (یعنی طواف کے شروع کے تین چکروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر بھیڑ نہ ہو تو تیزی سے چلنا) کے ساتھ کرے، اور طواف سے فارغ ہو کر دو رکعت نماز مقام ابراہیم اور بیت اللہ شریف کو سامنے لے کر پڑھے، اگر یہاں جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں جہاں کہیں بھی جگہ ملے پڑھے، اس کے بعد آب زم زم وغیرہ پی کر فارغ ہونے کے بعد نویں دفعہ حجر اسود کا استلام کرے (اگر حجر اسود پر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لے) پھر ''باب الصفا'' یا کسی بھی دروازے سے نکل کر عمرہ کی سعی کرے، سعی کے بعد عمرہ کے افعال پورے ہو جائیں گے، لیکن عمرہ کی سعی کے بعد حلق نہ کرے، کیونکہ حج کا احرام باقی ہے۔

☆ سعی کے فوراً بعد یا ٹھہر کر طواف قدوم جلدی کر لے، ورنہ وقوف عرفہ سے پہلے پہلے طواف قدوم سے فارغ ہو جائے۔

☆ عمرہ اور طواف قدوم سے فارغ ہونے کے بعد احرام کی حالت میں احرام کی پابندی کرتے ہوئے مکہ مکرمہ میں قیام کرے، اور اس کے بعد آٹھ ذی الحجہ یا اس سے پہلے منیٰ چلا جائے، اور نویں ذی الحجہ کو عرفات جائے۔ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے احکام میں حج قران اور حج افراد کے احکام میں کچھ فرق نہیں۔

☆ عرفات سے نویں ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائے وہاں جا کر عشاء کا وقت ہونے کے بعد ایک اذان اور ایک اقامت سے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھے، پہلے مغرب کی نماز ادا کی نیت سے پڑھے اس کے بعد فوراً عشاء کی نماز پڑھے، عشاء کی نماز کے لئے دوسری دفعہ اذان اور اقامت نہ

کہے، اور دونوں نمازوں کے درمیان سنتیں اور نفل بھی نہ پڑھے، عشاء کی نماز کے بعد مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھے، اور تقریبا ستر کنکریاں جمع کر کے اپنے پاس محفوظ رکھے، رات کو تہجد وغیرہ عبادات میں گزارنے کی کوشش کرے جب صبح ہو جائے تو فجر کی نماز پڑھ کر کھڑا ہو کر دعا کرے یہ وقوف مزدلفہ ہے اور یہ واجب ہے۔

پھر دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں آکر جمرہ عقبہ یعنی بالکل آخر والے بڑے شیطان کو ایک ایک کر کے سات کنکریاں مارے۔

اس کے بعد قران کے شکریہ میں منیٰ یا حدود حرم میں دم شکر کی قربانی کرے اور اس کے بعد سر کے بال منڈوا کر یا ایک پور کے برابر کتروا کر حلال ہو جائے، اور عام سلے ہوئے کپڑے پہن لے، اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو گئیں صرف ایک پابندی باقی رہ گئی وہ یہ کہ عورت سے صحبت اور بوس و کنار کرنا منع ہے، ہاں طواف زیارت کرنے کے بعد یہ پابندی بھی ختم ہو جائے گی، اس لئے جلد از جلد رات میں ہو یا دن میں طواف زیارت کرلے، پھر واپس آتے وقت طواف وداع بھی کرے اب حج کے تمام کام مکمل ہو گئے۔

منیٰ کے لئے روانگی

☆......یوم الترویۃ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کی رات ہی سے منیٰ کی روانگی شروع ہو جاتی ہے، اس لئے ہر حاجی ۷ ذی الحجہ کی شام ہی سے منیٰ کے لئے روانگی کی تیاریاں مکمل کرلے تاکہ ''مکتب'' کی بسوں کے نظام کے مطابق منیٰ جانا آسان ہو، کیونکہ ناواقف اور ناتجربہ کار لوگوں کے لئے ''مکتب'' کی بسوں کے بغیر منیٰ کی قیام گاہ تک پہنچنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے، البتہ جو حضرات واقف کار ہیں وہ اطمینان سے آٹھویں تاریخ کی صبح کو فجر کی نماز کے بعد منیٰ روانہ ہوں، لیکن موجودہ دور میں ''مکتب'' کی بسوں سے جانے میں ہی عافیت ہے اور خود جانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے، کیونکہ سارے خیموں کی شکل ایک جیسی ہوتی ہے۔

☆......آٹھ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ روانہ ہونا سنت ہے لیکن آج کل حجاج

کرام کی تعداد بہت ہی زیادہ ہونے کی وجہ سے ''مکتب'' والے لوگوں کو رات ہی سے منیٰ بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو منیٰ جانا پڑے تو چلے جائیں، اعتراض نہ کریں۔

☆......منیٰ جاتے وقت ایک جوڑا کپڑا، احرام کی ایک زائد چادر، مسواک یا ٹوتھ برش اور اگر سردی ہے تو اس سے حفاظت کے لئے بغیر سلی ہوئی کوئی چادر بھی ساتھ لے لیں، کھانے پینے کی تمام اشیاء وہاں دکانوں میں ملتی ہیں اس لئے کھانے پینے کی کوئی چیز ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں۔

☆......منیٰ میں آٹھویں تاریخ سے نویں تاریخ کی صبح تک مقیم رہ کر ظہر، عصر، مغرب عشاء اور فجر پانچ نمازیں ادا کرنا مسنون ہے۔

☆......''منیٰ'' میں اب خیمے آگ پروف عمدہ اور شاندار بن گئے ہیں، اے، سی لگے ہوئے ہیں، اندر خوشنما قالین بچھے ہوئے ہیں، اور باہر پانی کے کولر کا بھی انتظام ہے، مگر دیکھنے میں یہ سب یکساں معلوم ہوتے ہیں، اس لئے حجاج کرام منیٰ جانے کے بعد اپنے خیمے کی پہچان اچھی طرح کرلیں اور اپنے خیمے سے زیادہ دور نہ جائیں ورنہ گم ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے، اور اپنا تعارفی کارڈ اور منیٰ روانگی سے پہلے مکتب کی طرف سے ملے ہوئے خیمہ نمبر کا کارڈ ہر وقت ساتھ رکھنا ضروری ہے۔

☆......خیموں میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط نہ ہونے دیں بلکہ خیمے کے لوگ اپنے کپڑے وغیرہ درمیان میں ڈال کر دونوں حصے الگ الگ کر دیں یہ بہت ضروری ہے تاکہ نظروں کی حفاظت ہو جائے اور مقدس مقامات میں مقدس فریضہ ادا کرتے ہوئے گناہوں سے محفوظ ہو جائیں، حکومت اور مکتب کی جانب سے درمیان میں پردہ ڈالنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

☆......ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر کی نماز سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد مَردوں کے لئے بلند آواز سے اور عورتوں کے لئے آہستہ آواز سے ایک مرتبہ تکبیرِ تشریق پڑھنا واجب ہے۔

تکبیرِ تشریق یہ ہے:

"اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"

☆......اور منیٰ میں ۹ ذی الحجہ سے دسویں تاریخ کی رمی تک ہر فرض نماز کے بعد پہلے تکبیرِ تشریق کہے پھر اس کے بعد تلبیہ پڑھے۔

☆......رات کو منیٰ میں قیام کرنا سنت ہے۔

☆......منیٰ روانہ ہوتے وقت یہ خیال کریں کہ "میرا مولیٰ اب مجھے منیٰ بلا رہا ہے"۔

☆......ایام حج ۹ ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک بعد والی رات پہلے دن کی شمار کی جاتی ہے، تیرہویں ذی الحجہ کے بعد والی رات تیرہویں کے تابع شمار نہیں کی جاتی۔

منیٰ کے لئے روانگی اور قارن

☆......آٹھ ذی الحجہ کو قارن جو پہلے ہی سے احرام کی حالت میں ہے، اگر اس نے طواف اور سعی کے بعد اب تک طوافِ قدوم نہیں کیا ہے تو اس کے لئے آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے طوافِ قدوم کرنا سنت ہے، اور اس کے بعد سعی کرنا افضل ہے، اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی کرنے کا ارادہ ہے تو طواف کے تمام چکروں میں اضطباع کرے اور پہلے تین چکروں میں رَمل کرے، پھر اگر ممکن ہو تو ملتزم میں دعاء کرے اور طواف کی دو رکعت نماز پڑھ کر آبِ زم زم پی کر دعاء کر کے دوبارہ حجرِ اسود کا استلام کرے اور اس کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کرے اور اس سعی میں تلبیہ پڑھے، اس کے بعد آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ چلا جائے لیکن اگر کسی وجہ سے حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنا چاہے تو طوافِ قدوم میں اضطباع اور رَمل نہ کرے، اس صورت میں اس کو طوافِ زیارت میں رَمل کرنا ہوگا اور اضطباع اس سے ساقط ہو جائے گا کیونکہ اس وقت وہ احرام کے کپڑے اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن چکا ہوگا۔

منیٰ کے لئے روانگی اور متمتع

☆......تمتع کرنے والے ۸ ذی الحجہ کو غسل وغیرہ کر کے احرام کے کپڑے پہن

کر مسجد حرام میں آئیں اگر سہولت ہے تو پہلے ''طوافِ تحیہ'' کریں، لیکن یہ فرض یا واجب نہیں ہے، نہ کرنے کی صورت میں دَم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا، اس طواف میں رَمل اور اضطباع نہ کریں اور سر ڈھکے ہوئے دو رکعت واجب الطّواف پڑھیں، اگر ہجوم یا کسی بھی وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھیں، اس کے بعد دو رکعت نماز سنتِ احرام پڑھیں پھر سر کھول دیں یا ٹوپی اُتار لیں، پھر اس کے بعد حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

☆......حج کا احرام حرم کی حدود میں کسی بھی جگہ سے باندھا جا سکتا ہے، اپنی قیام گاہ پر بھی باندھ سکتے ہیں، لیکن مسجد حرام میں جا کر احرام باندھنا (یعنی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا) زیادہ بہتر ہے۔

☆......تمتع والوں کے لئے طواف قدوم نہیں ہے یہ طوافِ زیارت میں رَمل کریں اور اس کے بعد سعی کریں لیکن اگر حج کی سعی کو منیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کریں (یہ طواف اس کے علاوہ ہوگا جو حج کی نیت سے پہلے طواف کیا تھا) اور اس کے تمام چکروں میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رَمل کریں، پھر ملتزم کی دعاء اور واجب الطّواف کی دو رکعت نماز پڑھ کر، زم زم کا پانی پی کر نویں دفعہ حجرِ اسود کا استلام کریں، پھر اس کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کریں، لیکن افضل یہ ہے کہ تمتع والے طوافِ زیارت کے بعد سعی کریں۔

منیٰ کے لئے روانگی اور مفرد

''مفرد'' جو پہلے سے احرام کی حالت میں ہے، اس نے طوافِ قدوم مکہ پہنچنے کے ساتھ ہی کر لیا ہوگا، اور اگر اب تک نہیں کیا تو روانگی سے پہلے کر لے تا کہ سنت کے خلاف نہ ہو، اگر ''مفرد'' طوافِ قدوم کے بغیر ہی منیٰ چلا گیا تو سنت کے خلاف ہوگا لیکن دَم لازم نہیں ہوگا۔

مفرد کے لئے حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرنا افضل ہے اور آٹھ ذی الحجہ کو کوئی اور رکن ادا کئے بغیر منیٰ روانہ ہو جائے، لیکن اگر وہ حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہتا ہے تو ایک نفلی طواف کرے اور اس کے تمام چکروں میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رَمل کرے، پھر ملتزم کی دعاء (اگر ممکن ہو) اور طواف کی دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد زم زم پی کر حجر اسود کا نواں استلام کرنے کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کرے، پھر منیٰ روانہ ہو جائے پھر اس صورت میں طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

عرفات

''عرفات'' وہ عظیم الشان میدان ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام کی جدائی کے بعد ملاقات اور تعارف ہوا، یہی تعارف ''عرفات'' نام رکھنے کی وجہ بتائی جاتی ہے۔

عرفات مکہ مکرمہ سے مشرق کی جانب تقریباً نو میل اور منیٰ سے چھ میل کے فاصلے پر ایک وسیع و عریض میدان ہے، نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی بھی وقت اس میں ٹھہرنا گو ایک لحظہ ہی ہو، حج کا سب سے بڑا رکن ہے، گویا اس میدان میں نو تاریخ کو جو شخص حج کا احرام باندھ کر ایک لحظہ کے لئے بھی پہنچ گیا اس کا حج ہو گیا۔

☆ عرفات کا میدان بطن عرنہ کے علاوہ سارا موقف یعنی ٹھہرنے کی جگہ ہے جہاں جی چاہے ٹھہرے۔

☆ عرفات میں پہنچ کر تلبیہ، دعا اور درود شریف وغیرہ کثرت سے پڑھتا رہے، جب زوال ہو جائے تو وضو کرے، غسل افضل ہے، ضروریات کھانا پینا وغیرہ سے پہلے فارغ ہو جائے اور بالکل اطمینان و سکون قلب کے ساتھ اپنے خالق کی طرف متوجہ ہو۔

☆ وقوف عرفہ کے لئے نیت شرط نہیں، اگر نیت نہیں کی تب بھی وقوف ہو جائے گا۔

☆ عرفات کے وقوف کے وقت کھڑا رہنا مستحب ہے شرط اور واجب نہیں

ہے۔ بیٹھ کر، لیٹ کر جس طرح ہو سکے سوتے، جاگتے وقوف کرنا جائز ہے۔

☆ وقوف میں ہاتھ اٹھا کر حمد وثنا، درود، دعاء، اذکار، تلبیہ وغیرہ پڑھتے رہنا مستحب ہے، اور خوب دعائیں کرے، یہ دعا قبول ہونے کا سنہرا وقت ہے۔

☆ وقوف کے لئے حیض، نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔

☆ نویں ذی الحجہ کو زوال سے لے کر آفتاب غروب ہونے تک عرفات میں رہنا واجب ہے، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کی حدود سے نکل جائے گا تو دم واجب ہوگا، لیکن اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پھر واپس عرفات میں آجائے گا تو دم ساقط ہو جائے گا اور اگر غروب کے بعد عرفات میں واپس آئے گا تو دم ساقط نہ ہوگا۔

☆ جمعہ کے روز اگر وقوف عرفہ (حج) ہو تو اسکی فضیلت دیگر ایام کے وقوف سے ستر درجہ زیادہ ہے۔

☆ عرفات میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔

عرفات کی وجہ تسمیہ

عرفات وہ عظیم الشان میدان ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام کی جدائی کے بعد ملاقات اور تعارف ہوا تھا، اس تعارف کی وجہ سے عرفات نام رکھا گیا ہے۔

عرفات کے میدان میں

☆ ۹ر ذی الحج کو فجر خوب اجالے میں پڑھیں اور نماز کے بعد جب سورج نکل آئے تو عرفات کے لئے روانہ ہونا سنت ہے، ۹ر ذی الحجہ سے پیشتر یا سورج نکلنے سے پہلے عرفات جانا سنت کے خلاف ہے، لیکن موجودہ دور میں ''مکتب'' کی بسیں رات ہی سے عرفات لے جانا شروع کر دیتی ہیں تو اب ان سے جھگڑا نہ کرے، جیسا وقت دیتے ہیں اس کے مطابق چلے جائیں۔

☆ عرفات جاتے وقت نہایت ذوق وشوق کے ساتھ تلبیہ کا ورد کریں، اور عاشقانہ انداز اور کیف ومستی کے عالم میں اللہ کی رحمت کے امیدوار بن کر عرفات کا قصد کریں کیونکہ آج ہی کا دن پورے حج کا نچوڑ ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

☆ عرفات جاتے وقت کوئی خاص چیز لے جانے کی ضرورت نہیں، صرف ایک زائد کپڑا ہمراہ لے لیں تا کہ مزدلفہ میں نماز پڑھنے میں اور بچھا کر بیٹھنے میں سہولت ہو، اور ایک تھیلی لے لیں تا کہ واپسی میں مزدلفہ سے کنکریاں چن کر محفوظ کرنے میں سہولت ہو اور کچھ ضروری رقم ساتھ رکھیں تا کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔

☆ عرفہ کا وقوف ۹/ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اس لئے زوال سے پہلے ہی سے پوری تیاری کرلیں تا کہ بعد میں وقت ضائع نہ ہو۔

☆ وقوف عرفات کے لئے نیت شرط نہیں لیکن مستحب ہے، اس لئے وقوف کی نیت کر کے وقوف کرنا بہتر ہے۔

☆ وقوف کے لئے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، ناپاکی کی حالت میں بھی عرفات کا وقوف ہو جاتا ہے۔

☆ آج کے دن جو لوگ مسجد نمرہ میں جا کر حکومت کی طرف سے مقرر کردہ امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں گے وہ تو ظہر اور عصر دونوں نمازیں ظہر کے وقت میں ادا کریں گے۔ مگر جو حضرات اپنے اپنے خیموں میں اپنے اپنے اماموں کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے (یا خواتین انفرادی طور پر پڑھیں گی) ان کے لئے دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں (اذان اور اقامت کے ساتھ) پڑھنی ضروری ہیں، اگر ظہر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھ لیں گے تو ان کی عصر کی نماز نہیں ہوگی۔

اس مسئلہ کا خاص خیال رکھیں، کیونکہ بہت سارے سلفی اور دوسرے مسلک کے لوگ منظم طریقے سے سب ہی لوگوں کو ایک ہی وقت میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں، حنفی حضرات کو ان کی تلقین پر عمل کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

☆ آج کل عرفات کی مسجد نمرہ میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھانے والے امام مسافر ہوتے ہیں اور ظہر اور عصر کی نمازیں قصر پڑھاتے ہیں، لہذا جو حجاج آج کے دن مسافر ہیں وہ تو امام صاحب کے ساتھ ہی سلام پھیر دیں (جن حجاج کے ۷/ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں ۱۵/دن ہوگئے وہ مقیم ہیں اور جن حجاج کے ۷/ذی الحجہ تک پندرہ دن نہیں ہوئے وہ مسافر ہیں) اور جو حجاج مقیم ہیں وہ دونوں نمازوں میں امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعتیں پوری کرلیں، اور بقیہ دو رکعتوں میں تھوڑی دیر کھڑے ہوکر رکوع کریں اور قیام کی حالت میں سورۂ فاتحہ یا کوئی سورت نہ پڑھیں۔

☆ جو لوگ عرفات میں زوال کے بعد آئیں ان کے لئے سورج غروب ہونے تک عرفات میں رہنا واجب ہے، اگر غروب سے پہلے عرفات کی حدود سے نکلیں گے تو دوبارہ عرفات میں واپس آنا لازم ہوگا ورنہ دم دینا لازم ہوگا۔

اور جو لوگ ۹/ذی الحجہ کو عرفات میں دن کے وقت حاضر ہوسکیں اور دسویں کی رات میں آکر وقوف کریں تو تھوڑے سے وقت کے رہنے سے بھی یہ واجب ادا ہوجائے گا اور حج بھی ہوجائے گا لیکن زوال کے بعد سے غروب تک وقوف کا جو وقت ہوگا اس سے محروم رہیں گے۔

☆ وقوف عرفات کا پورا وقت ذکر، تلبیہ اور دیگر عبادات میں گزاریں، البتہ جن لوگوں نے مسجد نمرہ کے امام کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں وہ اب کوئی نماز نہ پڑھیں، اور خیموں میں رہنے والے حضرات ظہر سے عصر کے درمیان جتنی چاہیں نمازیں پڑھ سکتے ہیں، آج کے یہ لمحات، زندگی کے سب سے قیمتی لمحات ہیں سستی اور غفلت میں ہرگز ضائع نہ کریں۔

بعض اوقات غروب سے کافی پہلے ہی ''مکتب'' کے آدمی حاجیوں کو بسوں میں بٹھانا شروع کردیتے ہیں، اس وقت آپ یہ دیکھیں کہ آپ کی بس عرفات کی حدود کے اندر ہے یا نہیں، اگر عرفات کے اندر ہے تو بس میں بیٹھنے میں کوئی قباحت نہیں ہوگی لیکن

اس میں بھی ذکرواذکار اور دعا سے غافل نہیں ہونا چاہئے، اور اپنی سیٹوں پر بیٹھے بیٹھے دعا، استغفار، تلبیہ اور اذکار میں مشغول رہیں اور سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نہ نکلیں ورنہ دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بس عرفات کی حدود سے باہر ہے تو غروب سے پہلے عرفات سے باہر جانے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا۔

☆ غروب ہونے اور رات آجانے کے باوجود عرفات میں مغرب کی نماز ادا نہیں کی جائے گی بلکہ مزدلفہ میں جاکر مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ عشاء کے وقت میں ادا کی جائے گی۔

عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کرنا

☆ عرفات میں نویں تاریخ کو ظہر و عصر، ظہر کے وقت میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ اکٹھی پڑھی جاتی ہیں ان کے جمع کرنے میں مقیم اور مسافر دونوں برابر ہیں خواہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہوں یا مکہ مکرمہ میں مقیم ہوں۔

☆ جب امام مسجد نمرہ میں خطبہ سے فارغ ہو جائے تو مؤذن اقامت کہے اور امام ظہر کی نماز پڑھائے، اس کے بعد پھر دوسری اقامت کہنے کے بعد امام عصر کی نماز پڑھائے، دونوں نمازوں میں قرأت آہستہ پڑھے زور سے نہ پڑھے نیز خطبہ ان نمازوں سے پہلے سنت ہے شرط نہیں ہے۔

ظہر کے فرضوں کے بعد تکبیر تشریق تو کہہ لے لیکن سنت مؤکدہ یا نفل نہ پڑھے اور عصر کی نماز کے بعد بھی ظہر کے نفل یا سنت نہ پڑھے۔

نیز دونوں نمازوں کے درمیان اور کوئی کام کرنا، کھانا پینا وغیرہ مکروہ ہے۔

☆ اگر امام مقیم ہو تو عرفہ میں دونوں نمازیں پوری پڑھائے اور مقتدی بھی پوری پڑھیں خواہ مقیم ہوں یا مسافر، اور اگر امام مسافر ہے تو قصر کرے اور اگر مقیم امام قصر کرے گا تو احناف کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کی نماز نہیں ہوگی۔

عرفات میں ظہر اور عصر جمع کرنے کی شرط

☆ مسجد نمرہ کے امام کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرنا (اکٹھا کرنا) جائز ہے مگر اس کے لئے چند شرائط ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ قصر صرف مسافر امام کر سکتا ہے، اگر امام مقیم ہے تو اس کو پوری نماز پڑھنی ہوگی، قصر کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔

☆ یہ بات مشہور ہے کہ مسجد نمرہ کے امام ریاض سے آتے ہیں اگر یہ بات درست ہے تو حنفیوں کے لئے ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا صحیح ہوگا اور اگر امام مقیم ہونے کے باوجود قصر کرتے ہیں تو ان کی اقتداء میں مسافر حنفی حاجیوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

☆ عرفات میں ظہر اور عصر جمع کرنے کے لئے امام اکبر کے ساتھ جو مسجد نمرہ میں ظہر وعصر کی نماز پڑھاتا ہے اس جماعت میں شرکت شرط ہے لہذا جو لوگ مسجد نمرہ کی ظہر وعصر کی دونوں نمازوں یا کسی ایک کی جماعت میں شریک نہ ہوں ان کے لئے ظہر وعصر کو اپنے اپنے وقت پر پڑھنا لازم ہے، خواہ جماعت کرائیں یا اکیلے اکیلے نماز پڑھیں ان کے لئے ظہر وعصر کو جمع کرنا جائز نہیں۔

عرفات میں کیا پڑھے

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو مسلمان میدان عرفات میں زوال کے بعد وقوف کرے اور قبلہ رخ ہو کر سو مرتبہ پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ

پھر سو مرتبہ "قل هو الله احد" پوری سورت۔

پھر سو مرتبہ نماز والا درود شریف (درود ابراہیمی) پڑھے۔

تو باری تعالی فرماتے ہیں "میرے فرشتو! کیا جزا ہے ہر اس بندے کی کہ اس نے میری تسبیح وتہلیل کی اور بڑائی وعظمت کی اور ثناء کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔

میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا

اور اگر میرا بندہ اہل موقف کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا اور جو دعا چاہے مانگے۔

عرفات میں کیا تصور ہونا چاہئے

عرفات کے میدان میں حجاج کرام کی کثرت کو دیکھ کر میدان حشر کے دن کا تصور کریں کہ یہ اس کا نمونہ ہے، اور اپنی دینی حالت درست کرنے کی فکر میں لگا رہے، اپنی ہر عبادت اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے قبول ہونے کی پکی امید رکھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ امید رکھے کہ جب دنیا میں اس نے اپنے مکان کی زیارت نصیب فرمائی ہے اور وقوف عرفہ کی سعادت بخشی ہے تو آخرت میں بھی اپنے دیدار سے محروم نہیں فرمائے گا، ہر مقام پر اس یقین کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ سننے والا قبول کرنے والا ہے، وہ بڑا کریم ہے اور اس کے کرم کا ہر شخص کو امیدوار رہنا چاہئے، مگر اس امید میں گھمنڈ کا شائبہ ہرگز نہ آئے بلکہ اپنے گناہوں سے ڈرتا رہے اور اپنے اعمال کے قصور کی وجہ سے اسی کا مستحق سمجھے کہ قابل قبول نہیں ہیں۔

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے نفس سے حساب کرتا رہے اور آخرت کے لئے عمل کرتا رہے، اور عاجز و بے وقوف ہے وہ شخص جو اپنے نفس کو خواہشوں کی طرف لگائے اور اپنی آرزوؤں کے پورا ہونے کی امیدیں باندھے رہے۔''

لیکن اس سب کے باوجود اللہ کے لطف وکرم کا امیدوار بھی رہنا چاہئے کہ اُس کا فضل وکرم ہمارے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔

''عرفہ'' نام رکھنے کی وجہ

''میدان عرفات'' عرفہ کے معنی پہچاننے کے ہیں، حضرت آدم علیہ السلام اور حواء علیہا السلام جنت سے زمین پر اترے تو دونوں ایک دوسرے سے دور تھے، بالآخر اس میدان میں پہنچ کر انہوں نے ایک دوسرے کو پہچانا اسی مناسبت سے اس جگہ کو ''عرفات'' کہتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کے احکام سکھا دیئے، اور یہاں آکر پوچھا "ہل عرفت؟" کیا آپ نے متعلقہ احکام کو پہچان لیا؟ آپ علیہ السلام نے "ہاں" میں جواب دیا، اس لئے اس میدان کو "عرفہ" کہتے ہیں۔

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں پر لوگ اپنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے توبہ کرتے ہیں، اس لئے اس کو "عرفات" کہا جاتا ہے۔

وقوف

"وقوف" کے معنیٰ ہیں ٹھہرنا، اور حج کے احکام میں اس سے مراد ہے: میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔

وقوفِ عرفہ

☆......عربی لغت میں "وقوف" کے معنیٰ ہیں "ٹھہرنا"، اور حج کے احکام میں اس سے مراد ۹ ذی الحجہ کے زوال آفتاب سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے تک عرفات کے میدان کے کسی حصہ میں کسی وقت بھی قیام کرنا۔ یہی وقوفِ عرفات حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

☆......وقوفِ عرفات میں صرف ایک چیز واجب ہے، اور وہ یہ کہ جو شخص ۹ ذی الحجہ کو دن میں زوال آفتاب کے بعد غروبِ آفتاب سے پہلے وقوف کرے، اس کے لئے غروبِ آفتاب تک عرفات کی حدود کے اندر رہنا واجب ہے، اگر کوئی حاجی غروبِ آفتاب سے پہلے عرفات کی حدود سے نکل جائے گا تو دَم واجب ہوگا، ہاں اگر دوبارہ واپس آکر غروبِ آفتاب تک رہے گا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔

اور جو شخص ۹ ذی الحجہ کے دن زوال سے لیکر غروبِ آفتاب تک حاضر نہ ہو سکے اور دسویں کی رات میں آکر وقوف کرے تو تھوڑے سے وقت کے رہنے سے بھی یہ واجب ادا ہو جائے گا اور حج بھی ہو جائے گا، لیکن دن میں وقوفِ عرفات کی فضیلت سے محروم ہو جائے گا۔

☆......وقوفِ عرفات کے لئے نیت شرط نہیں، البتہ مستحب ہے، اگر نیت نہیں کی تو بھی وقوف ہو جائے گا۔

☆......عرفات میں وقوف کے لئے کھڑا رہنا شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہے بیٹھ کر، لیٹ کر جس طرح ہو سکے، سوتے جاگتے وقوف کرنا جائز ہے، لیکن وقوف کے لئے بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے اس لئے اگر عذر نہ ہو تو کھڑے ہو کر وقوف کرے۔

☆......وقوف کے لئے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، ناپاکی کی حالت میں بھی وقوفِ عرفات ہو جاتا ہے، لیکن جنابت سے جلد از جلد پاکی حاصل کر لینی چاہیئے۔

وقوفِ عرفات کا مسنون طریقہ

☆......نویں ذی الحجہ کو آفتاب کے زوال کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک پورے میدانِ عرفات میں جہاں چاہے وقوف کر سکتا ہے، نیز وقوفِ عرفات کے لئے پاک ہونا بھی شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت حیض ونفاس کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں ہے یا مرد ناپاک ہے، اور غسل واجب ہے تو اس حالت میں بھی وقوفِ عرفات درست ہو جائے گا۔

☆......افضل اور بہتر تو یہ ہے کہ زوال کے بعد اگر مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کی ہے تو اس کے بعد کھلے میدان میں قبلہ رُخ کھڑے ہو کر مغرب تک وقوف کرے اور اگر اپنے خیمہ میں ظہر کی نماز پڑھی ہے تو اس کے بعد کھلے میدان میں قبلہ رُخ کھڑے ہو کر عصر تک وقوف کرے پھر عصر کے وقت عصر کی نماز پڑھ کر مغرب تک وقوف کرے، اور اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر کھڑا ہو سکتا ہو کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے پھر جب قوت اور ہمت ہو اور تازہ دَم ہو تو کھڑا ہو جائے اور پورے وقت میں خشوع وخضوع کے ساتھ بار بار تلبیہ پڑھتا رہے، گریہ وزاری کے ساتھ ذکر اللہ، تلاوت، درود شریف اور استغفار میں مشغول رہے اور دینی ودنیوی مقاصد کے لئے اپنے

واسطے اور اپنے متعلقین، دوست احباب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائیں مانگتا رہے، یہ وقت دعاء قبول ہونے کا خاص وقت ہے اور سنہری موقع ہے (گولڈن چانس ہے) زندگی میں ایسا وقت ہمیشہ نصیب نہیں ہوتا، اس لئے اس دن بلاضرورت آپس میں جائز گفتگو سے بھی پرہیز کرے، پورے وقت کو دعاؤں اور ذکراللہ میں گزارے۔

☆......وقوف کی دعاؤں میں دوسری دعاؤں کی طرح ہاتھ اُٹھانا سنت ہے، جب تھک جائے تو ہاتھ چھوڑ کر بھی دعاء مانگ سکتا ہے۔

آنحضرت ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہاتھ اُٹھا کر تین مرتبہ ''ألله أكبر ولله الحمد'' کہا اور پھر یہ دعاء پڑھی:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

أَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْأُوْلٰى

اور پھر ہاتھ چھوڑ دیئے اتنی دیر جتنی دیر میں الحمد شریف پڑھی جاتی ہے اس کے بعد، پھر ہاتھ اُٹھا کر وہی کلمات اور دعائیں پڑھیں، پھر اتنی دیر ہاتھ چھوڑے رکھے اور پھر تیسری مرتبہ وہی کلمات اور دعاء مانگی۔

اصل بات یہ ہے کہ جو دعاء اخلاص، یقین اور اعتماد کے ساتھ مکمل توجہ سے دل کی گہرائی سے خشوع وخضوع کے ساتھ مانگی جائے وہی بہتر ہے، خواہ کسی بھی زبان میں مانگے، یاد رہے کہ دعاؤں کا پڑھنا مقصود نہیں ہے بلکہ دعاء مانگنا مقصود ہے۔

وقوفِ عرفہ کی نیت کب کرے؟

وقوفِ عرفہ کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے، یومِ عرفہ کے دن زوال کے بعد جس وقت بھی میدانِ عرفات میں داخل ہو جائے وقوفِ عرفہ کی نیت کر لینی چاہیئے، اگر نیت نہ بھی کرے اور وقوف کر لے تو فرض ادا ہو جائے گا، کیونکہ وقوفِ عرفہ کی نیت کرنا مستحب ہے، فرض یا واجب نہیں ہے۔

وقوف کیسے کرے؟

وقوف کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے، افضل یہ ہے کہ وقوف کے وقت قبلہ رُو کھڑا ہو کر آفتاب کے غروب تک وقوف کرے اور ہاتھ اُٹھا کر دعائیں کرتا رہے، اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر کھڑا ہو سکتا ہے کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے، پھر جب کھڑا ہونے کی طاقت ہو کھڑا ہو جائے اور حمد وثناء اور تکبیر (أَللّٰهُ أَكْبَرُ) اور تہلیل (لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ) اور تلبیہ تین تین بار پڑھے، استغفار، قرآن شریف کی تلاوت اور درود شریف کی کثرت کرے، کیونکہ اس دن اعمال میں کمی اور کوتاہی کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا، دل کی ندامت کے ساتھ تمام خلافِ شرع امور کے متعلق توبہ واستغفار کثرت سے کرے اور ذکر کے ساتھ گریہ وزاری بھی کثرت سے کرے، آنسو بہائے اور گناہوں سے معافی مانگے۔

وقوف کے مستحبات

① زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا۔ ② وقوف کی نیت کرنا۔ ③ قبلہ رو ہو کر وقوف کرنا۔ ④ جب تک کھڑے ہو کر وقوف کرنے کی قدرت ہو کھڑے ہو کر قیام کرنا افضل ہے، اگر تھک جائے تو بیٹھ جائے۔ ⑤ اگر دھوپ میں کھڑا ہو کر وقوف کرنے کی صورت میں ضرر اور بیماری کا اندیشہ نہ ہو تو دھوپ میں کھڑا ہو کر وقوف کرنا اور اگر دھوپ میں کھڑے ہو کر وقوف کرنے کی صورت میں ضرر اور بیماری کا اندیشہ ہے تو درختوں کے سائے اور خیمہ میں وقوف کرے اور آفتاب غروب ہونے تک خوب رو رو کر دعاء اور استغفار کرے۔ ⑥ دعاء کے لئے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھانا۔ ⑦ دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا۔ ⑧ دعاء کے شروع میں حمد وصلوٰۃ پڑھنا اور دعاء کے ختم پر بھی حمد وصلوٰۃ و آمین کہنا۔

مزدلفہ روانگی

☆......سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ

ہو جائیں ورنہ تاخیر کی صورت میں مزدلفہ پہنچنا مشکل ہوگا۔

☆......مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کو عشاء کے وقت جمع کر کے پڑھنا واجب ہے، اس کے لئے عرفات کی طرح بادشاہ یا اس کا نائب یعنی قاضی یا خطیب کا ہونا شرط نہیں ہے۔

☆......مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کو اکٹھا پڑھنے کے لئے جماعت شرط نہیں ہے، خواہ جماعت سے پڑھے یا تنہا، دونوں کو اکٹھا پڑھے البتہ جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔

☆......مزدلفہ کی ابتداء اور انتہاء میں "**بدایة مزدلفه**" (مزدلفہ کی ابتداء) اور "**نهایة مزدلفه**" (مزدلفہ کی انتہاء)، کے بورڈ لگے ہوئے ہیں اور قبلہ کی سمت سمجھانے کے لئے قبلہ کی تصویر کے ساتھ تیر کا نشان ہے، اس کو دیکھ کر قبلہ کی سمت معلوم کر سکتے ہیں جب تک "**بدایة مزدلفه**" یا "**نهایة مزدلفه**" کا بورڈ نہ دیکھیں، مزدلفہ ہونے کا قطعاً یقین نہ کریں، بہت سارے لوگ خاص طور پر گاڑی کے ڈرائیور اور پولیس والے غیر مزدلفہ کو مزدلفہ کہتے ہیں، اس لئے لگائے ہوئے بورڈ دیکھ کر یقین کریں اور اس کی حدود کے اندر چلے جائیں، اگر مزدلفہ میں عشاء کے وقت سے پہلے پہنچ گئے تو عشاء کا وقت ہونے کا انتظار کریں، جب تک عشاء کا وقت نہ ہو، مغرب کی نماز نہ پڑھیں، اس دن کے لئے اللہ کا حکم اسی طرح ہے۔

جب عشاء کا وقت ہو جائے تو ایک اذان اور ایک تکبیر سے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھیں، پہلے مغرب کی نماز ادا کی نیت سے پڑھیں اس کے بعد عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ اذان و اقامت نہ کہیں اور دونوں نمازوں کے درمیان سنت یا نفل بھی نہ پڑھیں، عشاء کی نماز کے بعد مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھیں، اگر امام یا اکیلے نماز پڑھنے والے مسافر ہیں تو عشاء کی نماز میں قصر کریں اور اگر مقیم ہیں تو عشاء کی نماز میں قصر نہ کریں، اور اگر مسافر آدمی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو امام کے ساتھ چار رکعت پڑھے۔

☆......مزدلفہ میں عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر صبح صادق تک ٹھہرنا سنت

مؤکدہ ہے۔

☆......مزدلفہ کی یہ رات بہت ہی متبرک ہے، اس رات میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا مستحب ہے، یہ رات بعض علماء کے نزدیک شبِ قدر سے بھی زیادہ افضل ہے، اس رات کی عظمت اور قدر و قیمت کو یاد رکھنا چاہیئے، اس لئے رات میں تھکان کے باوجود عبادت کرنا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے، اس جیسی رحمت اور برکت والی رات کو محض سو کر ضائع نہ کرنا چاہیئے، اگر تھکن زیادہ ہے اور نیند کا غلبہ ہے تو پھر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ کر اور تھوڑی سی دیر ''سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ '' کی تسبیح پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس کے حضور دعاء اور توبہ و استغفار میں مشغول رہ کر کچھ دیر کے لئے موبائل وغیرہ میں الارم لگا کر سو جائیں اور پھر اُٹھ کر وضو کر کے تہجد کی نماز پڑھیں، اور فجر تک ذکر و فکر میں مشغول رہیں، درود شریف، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ، تلبیہ اور اذکار خوب پڑھیں اور یہاں بھی دعاء میں اسی طرح ہاتھ اُٹھائیں جیسے دعاء کے وقت عام طور سے اُٹھائے جاتے ہیں۔

☆......وقوف مزدلفہ کا رکن یہ ہے کہ یہ وقوف صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں ہو، اور یہ حج کے واجبات میں سے ہے، اس کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک ہے، عورت اگر ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں ٹھہر نہ سکے تو اس پر دَم واجب نہیں ہوگا، لیکن اگر مرد ہجوم کی وجہ سے نہیں ٹھہرے گا تو اس پر دَم واجب ہوگا۔

☆......جو لوگ عرفات سے واپس آتے ہوئے سیدھے ''منیٰ'' چلے جاتے ہیں، یا ایک دو گھنٹہ مزدلفہ میں رہ کر صبح صادق سے پہلے رات ہی کو منیٰ پہنچ جاتے ہیں، یہ لوگ مزدلفہ میں رات گزارنے اور صبح صادق کے بعد وقوف کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں، ایسے لوگوں پر مزدلفہ کا وقوف ترک کرنے کی وجہ سے دَم لازم ہوگا اور حدودِ حرم میں یہ دَم دینا لازم ہوگا۔

☆......مزدلفہ سے شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں اُٹھانا مستحب ہے، اس لئے مزدلفہ روانگی سے پہلے کھجور کی گٹھلی یا مٹر کے دانے کے برابر تقریباً (۷۰) کنکریاں

چن لیں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں نہ اُٹھائی گئیں تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے کنکریاں حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

☆......مزدلفہ میں صبح صادق کے بعد اوّل وقت میں فجر کی نماز پڑھے، یا مشعر الحرام کی مسجد کے امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ پڑھے، پھر کھڑے ہو کر دعا کرے اور ''سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھتا رہے، پھر اس کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے۔

مزدلفہ کی رات

وقوف مزدلفہ خواہ ایک لمحہ کے لئے ہو واجب ہے، اور طریقہ یہ ہے کہ (۹) ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفہ سے مزدلفہ کے لئے چلے، مغرب اور عشاء مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں ادا کرے، پھر ساری رات اگر آسانی سے ممکن ہو تو عبادت میں مشغول رہے، نوافل، دعاء، اذکار قرآن مجید کی تلاوت اور تلبیہ میں سے جس میں دلجمعی زیادہ ہو مشغول رہے، روشنی پھیلنے تک مزدلفہ میں ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے، فجر ابتدائے وقت میں ادا کرے یا اس کے بعد، پھر کھڑے ہو کر دعاء میں مشغول رہے، سورج طلوع ہونے سے ذرا پہلے منیٰ کو روانہ ہو جائے۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا

☆......مزدلفہ میں مغرب وعشاء کا جمع کرنا حاجیوں کے لئے ضروری ہے، مغرب کی نماز کو مغرب کے وقت میں پڑھنا ان کے لئے جائز نہیں ہے، اس میں مرد اور عورت دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔

☆......یومِ عرفہ کی شام کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں اور مغرب وعشاء کی دونوں نمازوں کو مزدلفہ پہنچ کر ادا کرتے ہیں، اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو جائز نہیں ہے، اگر ایسا کرلیا تو مزدلفہ پہنچ

کر دوبارہ مغرب کی نماز پڑھے اور اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

☆......اگر کوئی حاجی تنہا یا جماعت کے ساتھ عرفہ کے دن مغرب کی نماز عرفات میں پڑھے اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھے تو اس شخص کو مزدلفہ پہنچ کر مغرب کی نماز کا اعادہ کرنا لازم ہوگا۔

☆......مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھنے کے لئے "امام الحج" کی شرط نہیں ہے، لہٰذا تنہا پڑھیں یا چند آدمی جمع ہو کر جماعت سے پڑھیں، دونوں طرح صحیح ہے۔

☆......مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء، عشاء کے وقت میں جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں، اگر جماعت نہ ملے تو اکیلے پڑھ لے، نیز دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں، دونوں فرضوں کے درمیان سنتیں نہ پڑھی جائیں، بلکہ سنتیں بعد میں پڑھی جائیں اور اگر مغرب کی نماز پڑھ کر اس کی سنتیں پڑھیں تو عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ اقامت کہی جائے۔

☆......مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں جمع کرنا یعنی دونوں کو ایک ساتھ پڑھنا واجب ہے اور اس کے لئے جماعت بھی شرط نہیں ہے۔

☆......اگر عشاء کے وقت سے پہلے مزدلفہ پہنچ گیا تو ابھی مغرب کی نماز نہ پڑھے بلکہ عشاء کے وقت کا انتظار کرے اور عشاء کے وقت دونوں نمازوں کو جمع کرے۔

☆......مزدلفہ کی رات میں جاگنا اور عبادت کرنا مستحب ہے۔

☆......دسویں ذی الحجہ کی رات مزدلفہ میں قیام کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

☆......مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو اکٹھا پڑھنے کے لئے جماعت شرط نہیں ہے، جماعت سے پڑھے یا تنہا، لیکن دونوں کو اکٹھا پڑھے، البتہ جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔

☆......مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھنا واجب ہے، اور عرفات میں ظہر

اور عصر کو جمع کرنا سنت ہے، اور مزدلفہ میں جمع کرنے کے لئے بادشاہ یا اس کے نائب کا ہونا شرط نہیں اور جماعت بھی شرط نہیں اور یہاں نماز سے پہلے خطبہ بھی مسنون نہیں اور اقامت بھی دونوں نمازوں کے لئے ایک ہی دفعہ ہوتی ہے اور ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت سے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی جاتی ہے۔

☆............مزدلفہ میں مغرب اور عشاء میں ترتیب واجب ہے، پہلے مغرب پڑھیں پھر عشاء کی نماز اور اگر پہلے عشاء کی نماز پڑھ لی تو ترتیب کے ساتھ دوبارہ اعادہ کرنا واجب ہے۔

☆......مزدلفہ میں مغرب کی نماز میں ادا کی نیت کرے، قضا کی نیت نہ کرے، اگرچہ قضا کی نیت سے بھی نماز ہو جائے گی۔

☆......اگر عرفات سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں کوئی ایسی وجہ پیش آجائے کہ مزدلفہ پہنچنے تک فجر کی نماز کا وقت ہونے کا اندیشہ ہو تو راستہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنا جائز ہے۔

کنکریاں

مزدلفہ میں شیطان کی رمی کے لئے چنے، مٹر یا کھجور کی گٹھلی کے دانہ کے برابر تقریباً ستر (۷۰) کنکریاں چن لیں، اگر ناپاکی کا یقین ہو تو پانی سے دھو کر پاک کریں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں جمع نہ کی گئیں تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے کنکریاں حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

☆ کنکریاں مزدلفہ سے لینا مستحب ہے، اگر مزدلفہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے کنکریاں لی گئیں تو ان سے بھی رمی کرنا جائز ہے، دم یا صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا، البتہ مستحب پر عمل کرنے سے محروم رہے گا۔

کنکریاں مارنے کا وقت

☆ پہلے دن دسویں ذی الحجہ کو صرف آخر والے بڑے شیطان کی رمی کی جاتی ہے،

اس کا وقت صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے، لیکن سورج طلوع ہونے سے پہلے رمی کرنا سنت کے خلاف ہے، اس کا مسنون وقت سورج طلوع ہونے سے لے کر زوال تک ہے، زوال سے غروب تک بلا کراہت جواز کا وقت ہے اور غروب سے اگلے دن کی صبح صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے، لیکن اگر کوئی عذر ہو تو غروب کے بعد بھی بلا کراہت جائز ہے۔

☆ گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب غروب ہونے تک بلا کراہت اور غروب سے صبح صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے، موجودہ دور میں ہجوم اور رش کی وجہ سے غروب سے پہلے رمی نہ کر سکے تو غروب کے بعد بلا کراہت جائز ہے۔

☆ تیرہویں تاریخ کی رمی کا مسنون وقت تو زوال کے بعد ہے، لیکن صبح صادق کے بعد زوال سے پہلے اس دن کی رمی کرنا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

کنکریاں مارنے کا صحیح مقام

☆ منی میں تین مقام ہیں جن پر وسیع و عریض دیوار بنا کر چاروں طرف نشان لگا دیا گیا ہے یعنی دیوار کے چاروں طرف حوض سا بنا دیا گیا ہے، ان تینوں جگہ کو جمرات یا جمار کہتے ہیں، عام طور پر لوگ ان دیواروں کو ''شیطان'' سمجھتے ہیں اور ان ہی پر کنکریاں مارتے ہیں۔

''جمار'' یعنی دیوار کے نیچے کنکری پھینکنے کی جگہ اور نشان نما حوض کے اندر کی زمین ہے، اس لئے کنکریاں دیوار پر نہیں مارنا چاہئیں بلکہ اسی جگہ پر مارنی چاہئیں جہاں کنکریاں جمع ہوتی ہیں، اگر ''دیوار'' پر کنکری ماری اور وہ نیچے گر گئی تو رمی ہو جائے گی اور اگر ''دیوار'' سے نیچے نہ گری بلکہ واپس آ گئی تو رمی نہیں ہوگی۔

☆ کنکری کا جمرہ (دیوار) پر لگنا ضروری نہیں ہے، اگر کنکری جمرہ کے قریب (حوض کے اندر) گر گئی تو بھی جائز ہے اور قریب کی حد دیوار کا احاطہ ہے جو ہر جمرہ کے گرد (حوض نما) بنا دیا گیا ہے اور جو کنکری احاطہ میں نہ گری تو اس کی جگہ دوسری کنکری مارے۔

حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ

☆ آٹھ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد سب حاجیوں کو احرام کی حالت میں منی جانا ہے، ''مفرد'' جس کا صرف حج کا احرام ہے اور قارن جس کا حج اور عمرہ دونوں کا احرام ہے ان کے احرام تو پہلے سے بندھے ہوئے ہیں، متمتع جس نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا، اسی طرح مکہ والے آج پہلے حج کا احرام باندھیں، سنت کے مطابق غسل کر کے احرام کی چادریں پہن کر مسجد حرام میں آئیں اور مستحب یہ ہے کہ طواف کریں، اور اس کے بعد طواف کی دو رکعت نماز مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے رکھ کر ادا کرنے کے بعد احرام کے لئے دو رکعت پڑھیں اور سر سے ٹوپی وغیرہ اتار دیں اور حج کی نیت اس طرح کریں کہ ''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے حج کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرمایئے۔''

نیت کے بعد مرد حضرات تین مرتبہ بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے تلبیہ پڑھیں، تلبیہ یہ ہے ''لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ''

تلبیہ پڑھتے ہی حج کا احرام شروع ہوگیا، اب احرام کی تمام پابندیاں لازم ہوگئیں، اس کے بعد منی کی طرف روانہ ہو جائیں، مکہ مکرمہ سے منیٰ مشرق کی جانب تقریبا تین میل کے فاصلہ پر ہے اور اگر مکتب والے اس سے پہلے لے جائیں تو پہلے چلے جائیں، اختلاف اور جھگڑا فساد نہ کریں، آٹھویں تاریخ کی ظہر سے نویں تاریخ کی صبح تک منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا اور اس رات کو منی میں قیام کرنا سنت ہے، اس رات کو مکہ مکرمہ میں رہے یا پہلے عرفات میں پہنچنا تو مکروہ ہے، اس لئے بلا عذر ایسا نہ کریں۔

☆ اگر کوئی شخص آٹھویں تاریخ سے پہلے سے منیٰ میں موجود ہے اور وہ حج کرنا چاہتا ہے تو وہ منیٰ سے احرام کی نیت کر لے اور تلبیہ کہنا شروع کر دے، مکہ مکرمہ آنے کی

ضرورت نہیں، حج ہو جائے گا، کیونکہ منیٰ حرم کی حدود میں ہے اور حدودِ حرم میں حج کا احرام باندھنا درست ہے۔

☆ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے تلبیہ پڑھیں۔

حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ

☆ نویں ذی الحجہ یعنی ''یوم عرفہ'': آج حج کا سب سے بڑا رکن ادا کرنا ہے، جس کے بغیر حج نہیں ہوتا، آج سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہو جائے، عرفات مکہ سے تقریباً نو میل کے فاصلے پر ہے اور حرم کی حدود سے باہر ہے، آج کل حجاج کرام کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے، اس وجہ سے ''مکتب'' والے مجبوراً لوگوں کو رات ہی سے عرفات بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو عرفات جانا پڑے تو چلے جائیں، اعتراض نہ کریں۔

وقوف کے لفظی معنی ٹھہرنے کے ہیں، اور احکام حج میں اس سے مراد نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے صبح صادق تک کے درمیانی حصہ میں کسی قدر ٹھہرنا ہے، یہ حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا اور نویں کے غروب تک عرفات میں ٹھہرنا واجب ہے۔

☆ اگر عرفات میں موقع ہے تو زوال سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے اور اگر موقع نہیں تو وضو کر لینا کافی ہے، وہاں مسجد نمرہ کا امام خطبہ دے گا جو کہ سنت ہے، واجب نہیں ہے، پھر ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ظہر ہی کے وقت میں ایک ساتھ پڑھائے گا، اس صورت میں ظہر کی دو سنتیں بھی چھوڑ دی جائیں گی۔

☆ وقوف عرفات جو حج کا سب سے بڑا رکن ہے عرفات کی حدود سے باہر نہ ہو، نیز مسجد نمرہ عرفات کے میدان کے بالکل کنارہ پر ہے، اس کی مغربی دیوار کے نیچے کا حصہ عرفات سے خارج ہے، اس کو ''بطن عرفہ'' کہا جاتا ہے، یہ حصہ عرفات میں داخل نہیں ہے، لہذا یہاں کا وقوف معتبر نہیں، ''بطن عرفہ'' والے وقوف کے وقت اس سے نکل کر عرفات کی حدود میں آجائیں تو حج درست ہو جائے گا ورنہ ان کا حج ہی نہیں ہوگا۔

☆ عرفات کی حدود کے میں س جس جگہ پر چاہے ٹھہر سکتا ہے۔

☆ نو ذی الحجہ کی فجر کی نماز کے بعد سے ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے پہلے تکبیر تشریق کہے پھر اس کے بعد تلبیہ کہے اور تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک تمام فرض نمازوں کے بعد تکبیر تشریق پڑھنی ضروری ہے، البتہ تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہو جائے گا، باقی ایام میں صرف تکبیر کہی جائے گی۔

☆ تکبیر تشریق یہ ہے: أَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

☆ وقوف عرفات کیلئے نیت شرط نہیں لیکن مستحب ہے، اگر وقوف کی نیت نہیں کی تب بھی وقوف ہو جائے گا، اسی طرح عرفات میں وقوف کیلئے کھڑا رہنا شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، بیٹھ کر یا لیٹ کر جس طرح ہو سکے سوتے جاگتے وقوف کرنا جائز ہے، لیکن وقوف کیلئے بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے۔

☆ وقوف کے لئے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، ناپاکی کی حالت میں بھی وقوف عرفات ہو جاتا ہے۔

☆ وقوف کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہو جاتا ہے، افضل یہ ہے کہ اس وقت قبلہ رُو کھڑے ہو کر غروب آفتاب تک وقوف کرے، اور ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتا رہے، اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر کھڑا ہو سکتا ہے کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے، پھر جب قوت ہو تو کھڑا ہو جائے اور حمد وثنا اور تکبیر (الله اکبر) اور تہلیل (لاالٰہ الاالله) اور تلبیہ تین تین بار پڑھے، استغفار و تلاوت قرآن شریف اور درود شریف کی کثرت کرے، کیونکہ اس دن اعمال میں کوتاہی یا کمی کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا، دل کی ندامت کے ساتھ تمام خلاف شرع امور کے متعلق توبہ واستغفار کثرت سے کرے اور ذکر کے ساتھ گریہ وزاری بھی کثرت سے کرے، وہاں آنسو بہائے اور گناہوں سے معافی مانگے۔

☆ عرفات کی تسبیحات اور دعائیں:

❶ لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ: ۱۰۰ مرتبہ۔

❷ درود ابراہیمی: ۱۰۰ مرتبہ۔

❸ کلمہ سوم: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، ۱۰۰ مرتبہ۔

❹ استغفار: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ، ۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔

عرفات سے مزدلفہ کو روانگی

☆ جیسے ہی سورج غروب ہوجائے تو عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوجائیں اور مزدلفہ منیٰ سے مشرق کی طرف حدود حرم کے اندر تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے، عرفات کے وقوف سے فارغ ہوکر دسویں ذی الحجہ کی رات میں مزدلفہ پہنچنا ہے اور مغرب اور عشاء کی دونوں نمازوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کیساتھ عشاء کے وقت میں جمع کر کے پڑھنا ہے اور سنت، وتر بعد میں پڑھنا ہے، اس کے راستہ میں اللہ کا ذکر اور تلبیہ پڑھتے ہوئے چلیں، اس روز حجاج کرام کے لئے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھنا جائز نہیں ہے، مغرب کی نماز کو موخر کر کے مزدلفہ میں عشاء کے ساتھ پڑھنا واجب ہے اور مغرب کی فرض نماز کے فوراً بعد عشاء کی فرض نماز پڑھے، مغرب کی سنتیں اور عشاء کی سنت اور وتر سب بعد میں پڑھے۔

☆ یہ رات مزدلفہ میں گزارنی ہے، مزدلفہ میں ساری رات جاگنا افضل ہے لیکن لیٹنا یا سونا منع نہیں ہے۔

☆ مزدلفہ میں عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر صبح صادق تک ٹھہرنا سنت موکدہ ہے، اس رات کو جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا مستحب ہے، یہ رات بعض کے نزدیک شب قدر سے بھی افضل ہے، اس رات کی عظمت اور قدر و قیمت کو یاد رکھیں۔

☆یہاں اللہ کی تسبیح وتقدیس اور حمد وشکر ادا کرے، دعا، توبہ اور استغفار میں مشغول رہے، آخری حصے میں تہجد پڑھ کر فجر تک ذکر وفکر، درود شریف، اللہ اکبر، لاالہ الااللہ، استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ اور تلبیہ پڑھے اور ذکر ودعا میں مشغول رہے اور دعا میں اس طرح ہاتھ اٹھائے جیسے عام دعا کے وقت اٹھاتے ہیں۔

☆وقوف مزدلفہ واجب ہے، اس کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے کچھ پہلے تک ہے، اگر کوئی شخص طلوع فجر کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر کر منیٰ کو چلا جائے اور طلوع آفتاب کا انتظار نہ کرے تو بھی واجب وقوف ادا ہو جائے گا اور واجب کی ادائیگی کے لئے اتنا بھی کافی ہے کہ فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھ لے، لیکن سنت یہی ہے کہ سورج نکلنے تک ٹھہرے۔

☆وقوف مزدلفہ

صبح صادق ہو جانے کے بعد اول وقت میں فجر کی نماز پڑھے، پھر وقوف کرے یعنی کھڑے ہو کر سبحان اللہ اور لاالہ الااللہ پڑھے اور دعا کرے جب سورج نکلنے میں تقریباً پانچ منٹ باقی رہ جائیں تو مزدلفہ سے منی کے لئے روانہ ہو جائے، اس کے بعد تاخیر کرنا سنت کے خلاف ہے۔

☆مزدلفہ سے کنکریاں اٹھانا مستحب ہے، اس لئے مزدلفہ سے روانگی سے پہلے ستر (۷۰) کنکریاں بڑے چنے یا مٹر کے دانوں کے برابر یا کھجور کی گٹھلی کے برابر مزدلفہ سے اٹھا کر ساتھ رکھ لے، اگر مزدلفہ سے کنکریاں اٹھانے کا موقعہ نہ ملے تو راستہ سے یا کسی اور جگہ سے بھی اٹھانا درست ہے، لیکن جمرات کے پاس سے نہ اٹھائے، حدود حرم میں جہاں سے چاہے اٹھا سکتا ہے، البتہ مزدلفہ میں جس طرح آسانی سے مل جاتی ہیں کسی دوسری جگہ اس طرح آسانی سے نہیں ملتیں، اس لئے مزدلفہ ہی سے اٹھانے کی کوشش کرے تا کہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔

حج کا تیسرا دن، دس ذی الحجہ

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ حج کا تیسرا دن ہے، اس میں حج کے فرائض اور واجبات

میں سے بہت سارے کام ادا کرنے ہیں۔

پہلا واجب وقوف مزدلفہ ہے، اسی لئے حجاج کرام کو عید کی نماز معاف کردی گئی ہے، جیسے ہی حاجی مزدلفہ سے منی لوٹ کر آئے اگر چاہے تو سب سے پہلے اپنے خیمے میں پہنچ کر اپنا سامان وغیرہ رکھ کر آرام کرنا چاہے تو کرلے، اس کے بعد منیٰ میں تین کام (رمی، قربانی، حلق) ترتیب سے کرنے ہیں اور اس ترتیب کا باقی رکھنا واجب ہے، خلاف ورزی کی صورت میں دم واجب ہوگا۔

اور اگر چاہے تو مزدلفہ سے منیٰ لوٹ آنے کے بعد خیمے میں نہ جائے، بلکہ شیطان کی رمی کرنے کے لئے چلا جائے، یہ بھی درست ہے۔

منی میں آنے کے بعد یہ کام کرے

① منی میں آنے کے بعد سب سے پہلا کام جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی ہے، آج بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا واجب ہے۔

② دوسرا کام قارن اور متمتع پر دم شکر یعنی حج کی قربانی کرنا ہے۔

③ تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کتروانا ہے۔

احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھنے کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ اب کنکریاں مارنے کے وقت ختم ہوجائے گا۔

منی میں تین مقامات پر جمرات کے نشان لمبی اور بڑی دیوار کی شکل میں نصب ہیں، عربی، انگریزی، اردو اور مختلف زبانوں میں شیطانوں کا نام لکھا ہوا ہے، پہلا جمرہ مسجد خیف کے نزدیک اس کے بائیں طرف ہے، اس کو ''جمرۂ اولی'' (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں۔

اور دوسرا جمرہ اس سے تھوڑی دوری پر اسی راستہ میں آتا ہے اس کو ''جمرہ وسطی'' (درمیانہ شیطان) کہتے ہیں۔

تیسرا جمرہ منی کے آخر میں ہے اس کو ''جمرہ عقبہ'' (بڑا شیطان) کہتے ہیں۔

آج دسویں تاریخ کو صرف "جمرہ عقبہ" (بڑے شیطان) پر سات کنکریوں کی رمی کرنا ہے اور رمی کے معنی کنکری یا پتھر مارنے کے ہیں، شریعت کی زبان میں چھوٹی کنکریوں کا مخصوص زمانہ میں مخصوص جگہ پر مخصوص مقدار میں پھینکنا ہے۔

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو صرف "جمرہ عقبہ" (بڑے شیطان) کی رمی کرنی ہے، اس کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے شروع ہو کر زوال تک ہے اور مغرب تک بلا کراہت مباح وقت ہے اور مغرب سے صبح صادق سے پہلے تک مکروہ وقت ہے اگر ہجوم کی وجہ سے اتنی تاخیر ہوگئی تو امید ہے کہ کراہت نہیں ہوگی۔

☆ رمی کے لئے جمرہ کے قریب یا دور ہونا شرط نہیں، جس جگہ سے بھی رمی کرے گا اس کی رمی ہو جائے گی، لیکن سنت یہ ہے کہ جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر کھڑا ہو کر رمی کرے، اس سے کم فاصلہ پر رمی کرنا مکروہ ہے۔

☆ **رمی کرنے کا طریقہ:**

کنکری مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑے اور مرد ہاتھ اتنا اونچا کرے کہ بغل کھل جائے اور بغل کی سفیدی نظر آنے لگے۔

اور ہر کنکری مارتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُ أَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ" کہتا رہے، اور اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو صرف "بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتا رہے۔

☆ پہلے دن کی رمی کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے، اور اس تاریخ میں دوسرے جمرات کی رمی کرنا جہالت ہے۔

☆ دسویں تاریخ کا تیسرا واجب قارن اور متمتع پر قربانی کا کرنا ہے کہ "جمرۂ عقبہ" کی رمی سے فارغ ہو کر اس وقت تک بال نہ کٹوائے جب تک اپنی واجب قربانی نہ کر لے، اگر قربانی سے پہلے بال کٹوا لئے تو دم واجب ہوگا، البتہ "مفرد" جو گھر سے صرف حج کا احرام باندھ کر گیا تھا،

اس پر قربانی واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، وہ قربانی نہ کرے اور بال کٹوالے تو جائز ہے۔

☆ قربانی سے فارغ ہونے کے بعد مرد کے لئے بال منڈوانا یا کتروانا واجب ہے، عورت کے لئے انگلی کے ایک پور (ایک انچ) کے برابر کاٹنا واجب ہے اور اگر بال اس سے کم ہیں تو کسی محرم سے منڈوالے۔

اگر کسی وجہ سے دس ذی الحجہ کو قربانی نہیں کر سکا تو پھر گیارہ کو قربانی کرے اور اگر گیارہ ذی الحجہ کو بھی قربانی نہیں کر سکا تو پھر بارہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ضرور قربانی کر لے اور جب تک قربانی نہیں ہوگی اس وقت تک نہ تو احرام اتار سکتا ہے اور نہ بال کٹوا سکتا ہے۔

☆ دسویں تاریخ کا سب سے بڑا کام طواف زیارت ہے، احرام کے بعد حج کے رکن اور فرض کل دو ہیں، ایک وقوف عرفات، دوسرا طواف زیارت جو دس تاریخ کو ہوتا ہے، اس طواف کی سنت یہ ہے کہ رمی، قربانی اور حلق کے بعد کیا جائے، اگر ان سے پہلے طواف زیارت کر لے گا تو بھی فرض ادا ہو جائے گا۔

☆ منی کے قیام کے دوران مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کر کے پھر منی واپس آنا ہے، نیز اگر قربانی کر کے بال کٹوالئے تو روز مرہ کے لباس میں طواف زیارت کرے، اضطباع ساقط ہو جائے گا۔

☆ جو عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہے وہ پاک ہونے سے پہلے طواف زیارت نہ کرے، اگر دسویں تاریخ کو یا اس سے پہلے حیض یا نفاس شروع ہو گیا اور بارہویں تاریخ تک بھی فراغت نہ ہو تو وہ طواف زیارت کو موخر کرے، اور اس تاخیر پر دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، جب تک حیض ونفاس سے پاک نہ ہو جائے طواف زیارت نہیں ہو سکتا اور طواف زیارت کے بغیر اپنے وطن واپس نہیں ہو سکتی، اگر واپس آ گئی تب بھی عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا اور دوبارہ حاضر ہو کر طواف زیارت کرنا پڑے گا، اس لئے حیض ونفاس سے

پاک ہونے کا انتظار کرنا لازمی ہے، لیکن حج کے تمام امور انجام دے صرف طواف زیارت پاک ہونے تک نہ کرے، تاہم اگر حیض ونفاس سے پاک ہونے کا انتظار کرنا مشکل ہے مثلاً ویزا بڑھانا ممکن نہیں ہے یا محرم ساتھ نہیں رہ سکتا تو ان صورتوں میں طواف زیارت کرلے اور حدود حرم میں ایک گائے یا اونٹ ذبح کرے اور اس کا گوشت غریبوں کو دیدے۔

حج کا چوتھا دن گیارہ ذی الحجہ

☆اب دو یا تین دن منی میں رہ کر تینوں شیطانوں کی رمی کرنی ہے، ان دنوں کی راتیں بھی منی میں گزارنا سنت مؤکدہ ہے۔

☆اگر قربانی یا طواف زیارت کسی وجہ سے دس تاریخ کو نہیں کر سکا تو آج گیارہویں تاریخ کو کرلے اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے اس سے فارغ ہوجائے، اور زوال کے بعد تینوں شیطانوں کی رمی کرنے کے لئے روانہ ہوجائے، اور گیارہویں تاریخ کی رمی اس ترتیب سے کرے کہ پہلے جمرۂ اولی (چھوٹے شیطان) پر آکر سات کنکریوں سے رمی اسی طریقہ سے کرے جس طرح دس تاریخ کو جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کرچکا ہے، اس کی رمی سے فارغ ہوکر مجمع سے ہٹ کر قبلہ رخ ہوکر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے، اگر وقت اور موقع ہو تو اس کے بعد جمرۂ وسطی (درمیانے شیطان) پر آئے اور اسی طرح سات کنکریاں شیطان کو مارے جس طرح پہلے مارچکا ہے، اس کے بعد بھی مجمع سے ہٹ کر قبلہ رخ ہوکر پہلے کی طرح دعا کرے، پھر جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) پر آئے اور یہاں بھی حسبِ سابق سات کنکریوں سے رمی کرے اور اس کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہرے کیونکہ آخری جمرہ کی رمی کے بعد دعا کرنا سنت نہیں ہے، آج کا کام پورا ہوگیا، باقی اوقات منی میں گزارے، ذکراللہ، تلاوت اور دعا میں مشغول رہے، غفلت اور فضول کاموں میں وقت ضائع نہ کرے۔

☆گیارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوکر صبح صادق تک رہتا ہے، اگر کوئی شخص اس سے پہلے رمی کرے گا تو اس کی رمی ادا نہیں ہوگی اور اگر اس روز

صبح صادق سے پہلے اس کا اعادہ نہیں کیا تو اس کے ذمہ دم واجب ہوگا۔

حج کا پانچواں دن، بارہ ذی الحجہ

اگر قربانی یا طواف زیارت گیارہویں تاریخ کو بھی نہ کرسکا تو آج بارہویں تاریخ کو کرے اور آج کا اصل کام صرف تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے، زوال کے بعد بالکل اسی طریقہ سے تینوں شیطانوں کی رمی کرے جس طرح گیارہ ذی الحجہ کو کی ہے، اب تیرہویں تاریخ کی رمی کے لئے منیٰ میں مزید قیام کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے، اگر چاہے تو آج بارہویں کی رمی سے فارغ ہوکر مکہ مکرمہ جاسکتا ہے، غروب آفتاب سے پہلے جانا بلا کراہت جائز ہے اور غروب کے بعد صبح صادق سے پہلے پہلے جانا کراہت کے ساتھ جائز ہے اور اگر صبح صادق ہوگئی تو تیرہویں کی رمی کرکے جانا واجب ہوگا، رمی کے بغیر جانے کی صورت میں دم واجب ہوگا، البتہ تیرہویں تاریخ کی رمی میں یہ سہولت ہے کہ زوال آفتاب سے پہلے بھی رمی کرنا جائز ہے۔

☆ گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوکر صبح صادق تک رہتا ہے، اگر کوئی شخص اس سے پہلے رمی کرے گا تو اس کی رمی ادا نہیں ہوگی اور اگر اس روز صبح صادق سے پہلے اس کا اعادہ نہیں کیا تو اس کے ذمہ دم واجب ہوگا۔

طواف زیارت

☆ طواف زیارت فرض اور حج کا رکن ہے، اس طواف کے بغیر محرم مکمل طور پر احرام سے نہیں نکلتا اور بیوی سے صحبت حلال نہیں ہوتی، یہ طواف کرنا ہر حال میں ضروری ہے، اور بارہ ذی الحجہ سے تاخیر کرنے کی صورت میں طواف کرنے کے بعد حدود حرم میں ایک دم دینا بھی لازم ہوگا۔

☆ رمی، قربانی اور حلق کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اس کو ''طواف زیارت'' کہتے ہیں۔

☆ رمی، قربانی اور حلق کے بعد طواف زیارت کے لئے مکہ معظمہ جائے، یہ

طواف فرض ہے اور دس سے بارہ ذی الحجہ کا آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کیا جاسکتا ہے اور اگر بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے طواف زیارت نہیں کیا تو بعد میں بھی کرنا پڑے گا اور تاخیر کرنے کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم بھی دینا لازم ہوگا۔

☆ جو عورت ناپاک ہو وہ اس وقت طواف زیارت نہ کرے بلکہ منیٰ ہی میں مقیم رہے اور بعد میں خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرے، ناپاکی کی بنا پر طواف زیارت میں تاخیر ہونے کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا۔

☆ اگر منیٰ روانہ ہونے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی تھی تو اس طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہوگی اور اس طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل (اکڑ کر چلنا) بھی ہوگا اور جب حلق کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہن کر طواف کرے تو اضطباع نہ کرے اور سعی بھی سلے ہوئے کپڑوں میں کرے۔

☆ طواف زیارت دسویں تاریخ کو کرنا افضل ہے اور بارہویں کا آفتاب غروب ہونے تک جائز ہے، اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔

☆ طواف زیارت کو بارہ ذی الحجہ سے مؤخر کرنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا اور بلا عذر تاخیر کی وجہ سے گناہ بھی ہوگا۔

طواف زیارت میں اضطباع

اگلے عنوان کو دیکھیں۔

طواف زیارت میں رمل

اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد منیٰ جانے سے پہلے ایک نفلی طواف کر کے سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد سعی بھی کرنی ہوگی اور اس میں رمل بھی کرنا ہوگا، مگر طواف زیارت عموماً احرام کا کپڑا بدل کر سادہ کپڑے پہن کر کیا جاتا ہے، اس لئے اس میں اضطباع بھی نہیں ہوگا، البتہ اگر احرام کی چادریں نہ اتاری ہوں تو اضطباع بھی کرلیں۔

طواف زیارت رمی کے بعد کرنا

حج تمتع یا حج قران کرنے والوں کے لئے دسویں ذی الحجہ کی رمی، قربانی اور حلق یا بال کٹوانے کے بعد طواف زیارت کرنا سنت ہے، واجب نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص رمی، قربانی اور حلق سے پہلے طواف زیارت کرلے گا تو طواف زیارت ہوجائے گا اور اس پر دم لازم نہیں ہوگا لیکن خلاف سنت اور مکروہ ہوگا، اسی طرح اگر افراد کرنے والا ہے تو رمی اور حلق سے پہلے طواف زیارت کرنے سے طواف زیارت ہوجائے گا اور دم لازم نہیں ہوگا لیکن سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔ (موجودہ دور میں چونکہ رش بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے امید ہے کہ کراہت نہیں ہوگی)۔

دس ذی الحجہ کی رمی

☆ دس ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منی واپس آنے کے بعد پہلے اور دوسرے شیطان کو چھوڑ کر سیدھا تیسرے شیطان کے پاس آجائے، (اس کو جمرۂ عقبہ کہتے ہیں) اس پر سات کنکریاں مارے۔

☆ اگر آسانی سے ممکن ہے تو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے کنکری پکڑ کر ہاتھ کو اونچا کرے اور "**بسم اللہ اللہ اکبر رغما للشیطن ورضی للرحمن**" پڑھتے ہوئے ایک ایک کنکری مارے، اور اگر انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑنا مشکل ہے تو جس طرح پکڑنا ممکن ہے اسی طرح پکڑ کر رمی کرے۔

☆ بڑے یعنی تیسرے شیطان کو پہلی کنکری مارنے کے ساتھ تلبیہ پڑھنا بند کردے۔

☆ بڑے اور تیسرے شیطان کی رمی کا مسنون وقت سورج طلوع ہونے سے شروع ہوکر زوال تک ہے، زوال سے مغرب تک بلا کراہت مباح وقت ہے اور مغرب سے صبح صادق سے پہلے تک مکروہ وقت ہے۔

☆ بلا عذر اگلے دن تک موخر کرنے کی صورت میں دم واجب ہوگا اور یہ رمی جو

رہ گئی ہے اس کو ایامِ رمی میں سے کسی دن کرنا بھی لازم ہوگا، اگر ایامِ رمی میں نہیں کی تو ایامِ رمی گزرنے کے بعد رمی کرنا ساقط ہو جائے گا اور صرف ایک ہی دم لازم ہوگا۔

☆ اگر دسویں کی رمی میں تین یا اس سے کم کنکریاں مارنے سے رہ جائیں تو ہر کنکری کے بدلے پورا صدقہ یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

☆ دسویں تاریخ کی رمی اگرچہ عورتوں اور بیماروں کے علاوہ دوسروں کے لئے مغرب کے بعد کرنا مکروہ ہے، لیکن رات میں صبح صادق سے پہلے پہلے کرنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے۔

☆ اگر دسویں تاریخ کے بعد کی رات گزر گئی اور رمی نہیں کی تو اس کی قضا بھی واجب ہے اور رات کے بعد کرنے سے دم دینا بھی لازم ہے۔

☆ رمی اور قربانی کرنے میں اتنی جلدی کرنا کہ ازدحام کی وجہ سے اپنے نفس کو یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو حرام ہے، غروب سے کچھ قبل اطمینان سے رمی کریں، اگر اس وقت بھی ہجوم اور ازدحام ہو تو غروب کے بعد رمی کریں، ایسی حالت میں غروب کے بعد رمی کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

گیارہ ذی الحجہ کی رمی

☆ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں پر رمی کرنے کا مسنون وقت زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک ہے اور غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک مکروہ وقت ہے، اگر بلا عذر اگلے دن تک موخر کیا تو دم واجب ہوگا۔

☆ اگر کسی نے گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کی تو رمی نہیں ہوگی، زوال کے بعد دوبارہ کرنا لازم ہوگا، ورنہ دم دینا واجب ہوگا۔

☆ کمزوروں، بیماروں اور خواتین کے لئے رات میں رمی کرنا مکروہ نہیں ہے، اس لئے جو لوگ رات کے وقت میں رمی کرنے پر قادر ہوں ان کی طرف سے دوسرے کی

رمی درست نہیں ہوگی۔

☆ اگر حقیقی عذر کے بغیر رمی خود نہیں کی بلکہ کسی اور سے نیابت کے طور پر کرالی گئی تو رمی معتبر نہیں ہوگی، اور ایسے لوگوں پر رمی ترک کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔

☆ بعض حجاج بارہویں تاریخ کے روز زوال سے پہلے رمی کر کے مکہ مکرمہ آجاتے ہیں، یہ عمل درست نہیں، ایسے لوگوں کی رمی نہیں ہوگی اور ان کو دم دینا لازم ہوگا۔

گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو (اور اگر تیرہ ذی الحجہ کو منی میں رہا) تو چھوٹے اور درمیانی شیطان کو سات سات کنکریاں مارنے کے بعد مجمع سے ہٹ کر کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی مقدار قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا کرنا سنت ہے، لیکن بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد کسی دن بھی دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے۔

بارہ ذی الحجہ کی رمی

بارہ ذی الحجہ کی رمی گیارہ ذی الحجہ کی رمی کی مانند ہے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

رمی ترک کردی

☆ اگر کسی نے تینوں دنوں کی رمی بالکل نہیں کی یا ایک دن کی ساری رمی ترک کردی، یا پہلے دن کی چار کنکریاں یا باقی دو دنوں کی گیارہ کنکریاں ترک کردیں، تو ان سب صورتوں میں ایک ہی دم واجب ہوگا، ایسی بات ایک دن کی ہو یا تینوں کی، ایک ہی دم واجب ہوگا۔

☆ اگر دسویں ذی الحجہ کی رمی سے تین یا اس سے کم کنکریاں اور گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کے دنوں کی رمی سے دس یا اس سے کم کنکریاں نہیں ماریں تو ہر کنکری کے بدلے پورا صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

خواتین کا کنکریاں مارنے کے لئے کسی کو نائب بنانا

ہجوم کے وقت خواتین کا خود کنکریاں مارنے کے بجائے کنکریاں مارنے کے لئے کسی کو نائب بنانا صحیح نہیں ہے، بلکہ خود جا کر کنکریاں مارنا ضروری ہے۔

رات کے وقت رش نہیں ہوتا عورتوں کو دن میں رش ہونے کی صورت میں رات میں رمی کرنی چاہئیے، البتہ اگر کوئی عورت ایسی بیمار ہے کہ خود پیدل یا سوار ہو کر یا وھیل چیئر پر جمرات تک نہیں جاسکتی تو اس کی جگہ اس کی اجازت سے دوسرے آدمی کیلئے رمی کرنا جائز ہے۔

طواف وداع

☆ میقات سے باہر رہنے والے آفاقی لوگوں پر منی سے واپس آنے کے بعد مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے۔

☆ جو عورت حج کے تمام ارکان اور واجبات ادا کر چکی ہے اور اس کا محرم روانہ ہونے لگے اور عورت کو اسی وقت حیض یا نفاس شروع ہو جائے اور پاک ہونے تک محرم کے ساتھ وہاں انتظار کرنے کی کوئی صورت نہیں تو طواف وداع اس عورت کے ذمہ واجب نہیں رہتا، اس کو چاہئے کہ مسجد حرام میں داخل نہ ہو بلکہ دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے، نیز عورت پر اس عذر کی وجہ سے دم بھی واجب نہیں ہوگا۔

☆ طواف وداع کے لئے نیت بھی ضروری نہیں، اگر واپسی سے پہلے کوئی نفلی طواف کرلیا ہے تو وہ طواف وداع کے قائم مقام ہو جاتا ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ مستقل نیت سے واپسی کے عین وقت پر یہ طواف وداع کرے۔

☆ اگر طواف وداع کرنے کے بعد کسی ضرورت سے پھر مکہ میں قیام کرے تو پھر چلتے وقت اگر وقت ہو تو طواف وداع دوبارہ کرنا مستحب ہے۔

☆ طواف وداع کے بعد دو رکعت واجب الطّواف پڑھے، دعا کرے پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر زمزم پیئے، پھر حرم شریف سے رخصت ہو۔

☆ طواف وداع روزمرہ کے لباس میں کر سکتے ہیں اس کے لئے احرام کے کپڑے کی ضرورت نہیں، اس طواف میں رمل اور اضطباع بھی نہیں اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہے۔

☆ طواف وداع سے پہلے مکہ مکرمہ میں قیام کے زمانہ میں اگر مزید عمرے کرنا

چاہے تو کر سکتے ہیں البتہ عمرہ کرنے کے لئے حرم کی حدود سے باہر جاکر مثلاً مسجد عائشہ یا جعرانہ وغیرہ سے احرام باندھنا ضروری ہے۔

☆ بعض حضرات بارہویں یا تیرہویں تاریخ کو کنکریاں مارنے سے قبل منیٰ سے مکہ آتے ہیں اور طواف وداع کرتے ہیں، پھر منیٰ جاکر کنکریاں مارتے ہیں، اور وہیں سے اپنے شہر یا وطن کی طرف واپس ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں آخری کام ''رمی جمار'' ہوتا ہے، بیت اللہ کا طواف نہیں ہوتا، جب کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے'' مکہ مکرمہ سے روانگی سے قبل آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہئے'' اس لئے طواف وداع حج کے تمام کاموں سے فارغ ہونے کے بعد مکہ مکرمہ سے واپس آتے وقت کرنا ضروری ہے ورنہ ان کا عمل نبی کریم ﷺ کے فرمان کے خلاف ہوگا، اس لئے ہر کام نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق کرے اس کے خلاف نہ کرے۔

☆ بعض حضرات طواف وداع کے بعد مسجد حرام سے الٹے پاؤں کعبۃ اللہ کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے واپس نکلتے ہیں اور چہرہ بیت اللہ کی طرف ہوتا ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں بیت اللہ کی تعظیم ہے، حالانکہ یہ سراسر بدعت ہے دین اسلام میں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، ایسا کرنا نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام سے ثابت نہیں، اور الٹے پاؤں چلنے میں خود کو چوٹ لگنے اور دوسروں کو ایذاء پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

☆ اس آخری ''طواف وداع'' کے موقع پر جو کچھ چاہیں دل کھول کر اپنے لئے اور اپنے دوست واحباب اور رشتہ داروں کے لئے دعا مانگیں، مغفرت، صحت وتندرستی، ایمان کی سلامتی، دوبارہ حج وعمرہ کی سعادت حاصل ہونے کی اور کاروبار اور زندگی میں خیر و برکت کی اور ایمان کے ساتھ موت آنے کی دعائیں مانگیں، غرض کہ جو بھی مرادیں ہوں مانگ کر حزن اور ملال اور غم وافسوس کے ساتھ واپس آئیں۔

☆ منیٰ سے مکہ معظمہ واپس ہو کر جو حضرات فوراً یا بعد میں وطن یا مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں ان پر جانے سے پہلے طواف وداع کرنا واجب ہے، اگر بلا عذر طواف وداع

نہیں کیا تو حدود حرم میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔

☆طواف زیارت کے بعد کیا گیا نفلی طواف بھی طواف وداع کے قائم مقام ہوجاتا ہے اور طواف زیارت کے بعد جو بھی آخری طواف ہوگا وہ طواف وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔

☆اگر کوئی شخص طواف وداع کے بغیر میقات سے باہر چلا جائے گا تو اس پر دم واجب ہوجائے گا اس دم سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ دوبارہ میقات سے عمرے کا احرام باندھ کر حرم میں آئے اور پہلے عمرہ کرے پھر اس کے بعد طواف وداع کرے، صرف طواف وداع کرنے کے لئے میقات کے باہر سے عمرے کے احرام کے بغیر نہ آئے ورنہ دم لازم ہوگا۔

☆جو عورت مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت حیض میں ہو اس کے لئے طواف وداع کے لئے رکنا لازم نہیں، وہ طواف وداع کے بغیر وطن لوٹ سکتی ہے، اور مدینہ منورہ جاسکتی ہے، اس پر دم واجب نہیں ہوگا، ہاں جو پاک ہیں ان کے لئے طواف وداع کرنا ضروری ہے ورنہ دم لازم ہوگا۔

☆ مکہ معظمہ سے واپسی کے وقت نہایت حزن و ملال کا اظہار کرے، اور بیت اللہ کی جدائی پر گریہ وزاری کے ساتھ واپس ہو۔

☆ حیض اور نفاس والی عورت پر طواف وداع معاف ہے، ان پر یہ طواف واجب نہیں ہے، اور دم بھی نہیں ہے۔

☆حیض یا نفاس والی عورت حیض و نفاس کی وجہ سے طواف وداع کئے بغیر واپس جارہی تھی کہ مکہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے خون بند ہوگیا اور پاک ہوگئی تو اگر مکہ میں واپس لوٹنا اپنے اختیار میں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب ہوگا اور اگر واپس لوٹ کر آنا اپنے اختیار میں نہیں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں ہوگا۔

☆اور اگر مکہ کی آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو واپس لوٹ کر طواف

وداع کرنا واجب نہیں لیکن اگر میقات سے گزرنے سے پہلے کسی وجہ سے مکہ واپس آ گئی تو طواف وداع کرنا واجب ہوگا۔

☆ حائضہ عورت پر طواف وداع واحب نہیں، اگر موقع ہو تو پاک ہونے کے بعد طواف وداع کر کے واپس ہونا افضل ہے۔

☆ اہل حرم، اہل حل، اہل میقات اور حائضہ، نفساء، مجنون اور نابالغ پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔

☆ حیض و نفاس والی عورت طواف وداع نہ کرے بلکہ حدود مسجد سے باہر باہر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے۔

مکہ معظّمہ سے واپسی

☆ ...... منیٰ سے مکہ معظّمہ واپس ہو کر جو حضرات فوراً وطن واپس جانا چاہتے ہیں یا مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں ان پر جانے سے پہلے طوافِ وداع کرنا واجب ہے، اگر بلا عذر چھوڑ دیا تو دَم لازم ہو جائے گا۔

☆ ...... طوافِ زیارت کے بعد کیا گیا نفلی طواف بھی طوافِ وداع کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔

☆ ...... اگر کوئی شخص طوافِ وداع کئے بغیر میقات سے باہر چلا جائے تو اس پر دَم واجب ہو جائے گا، اس دَم سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ دوبارہ عمرہ کا احرام باندھ کر حرم میں آئے اور پہلے عمرہ کرے پھر اس کے بعد طوافِ وداع کرے، صرف طوافِ وداع کے لئے میقات کے باہر سے عمرہ کے احرام کے بغیر آنا منع ہے۔

☆ ...... جو عورت مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت حائضہ ہو اس کے لئے طوافِ وداع کے لئے رُکنا لازم نہیں، وہ طوافِ وداع کئے بغیر وطن لوٹ سکتی ہے۔

☆ ...... مکہ معظّمہ سے واپسی کے وقت نہایت حزن و ملال کا اظہار کریں، اور اللہ

کے گھر کی جدائی پر گریہ وزاری کے ساتھ واپس ہوں۔

حج کی قربانی کے احکام

☆ حج کی قربانی کے جانوروں کے احکام عیدالاضحیٰ کی قربانی کے جانوروں کے مانند ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں، جن جانوروں کی قربانی عیدالاضحیٰ میں جائز ہے حج کی قربانی میں بھی ان جانوروں کی قربانی جائز ہے۔

جس طرح عیدالاضحیٰ کی قربانی میں اونٹ، بھینس، اور گائے میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں حج کی قربانی میں بھی شریک ہوسکتے ہیں۔

☆ اونٹ، گائے، بھینس میں سات آدمیوں سے کم بھی شریک ہوسکتے ہیں لیکن کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔

☆ چونکہ ''منیٰ'' میں عیدالاضحیٰ کی نماز نہیں ہوتی اس لئے وہاں پر ذبح کے لئے عید کی نماز کا پہلے ہونا شرط نہیں ہے البتہ رمی کے بعد جانور کو ذبح کرنا شرط ہے، ذبح کے بعد حلق یا قصر کرے، اگر کسی نے رمی سے پہلے قربانی کر لی تو ایک دم دینا پڑے گا۔

نابالغ بچوں کے حج کا طریقہ

☆......نابالغ لڑکے یا لڑکیاں دو طرح کے ہیں: ایک سمجھدار لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ سکتے ہیں، اور حج کے افعال ادا کرنے کی سمجھ رکھتے ہیں۔

دوسرے بہت ہی چھوٹے اور ناسمجھ لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو نیت اور حج کے افعال کی سمجھ نہیں رکھتے، دونوں کے حج کے طریقے مختلف ہیں:

☆......سمجھدار بچوں کے حج کا طریقہ یہ ہے کہ وہ بڑوں کی طرح خود نیت کر کے تلبیہ پڑھ کر احرام باندھیں گے، اور حج کے وہ تمام افعال جو خود کرنے پر قادر ہیں وہ خود کریں گے، ان میں ولی کی نیابت درست نہیں ہے، ایسے لڑکے اور لڑکیاں تمام ارکان وواجبات خود ادا کریں۔

☆......ناسمجھ بچوں کا والد اور اگر والد نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کا سب سے قریب ترین ولی، بچہ کو غسل کرا کے احرام کی دو چادریں لپیٹ دے اور بچہ کی طرف سے حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے، اس طرح بچہ محرم ہو جائے گا، اب ولی بچہ کو احرام کے ممنوعات سے بچاتا رہے اور بچہ کو حج کے تمام افعال ادا کرائے، جن افعال میں نیت کی ضرورت ہو جیسے طواف، ان میں بچہ کی طرف سے خود نیت کرے، اس کو اُٹھا کر طواف اور سعی کرائے، یا اپنے طواف اور سعی کے بعد اس کے لئے طواف اور سعی خود کرے یا اپنی مدد سے کرائے۔

☆......ایسے ناسمجھ بچوں سے طواف کے بعد دو رکعت واجب الطّواف ساقط ہو جائے گا، اس لئے ولی اس کی طرف سے دو رکعت واجب الطّواف نہ پڑھے۔

☆......ان کو ساتھ لئے بغیر اپنی رمی کے بعد ان کے لئے رمی کرے یا بچہ کو ساتھ لے کر اس کے ہاتھ پر کنکریاں یکے بعد دیگرے رکھ کر بچہ سے رمی کرائے۔

☆......دونوں قسم کے بچوں کا حج بالا جماع فرض نہیں ہوگا بلکہ نفلی حج ہوگا اور ولی کو اس کا ثواب ملے گا۔

☆......اور اگر ناسمجھ بچہ نے لوگوں کو دیکھ کر یا کسی کے کہنے پر خود احرام باندھ کر حج کیا تو اس حج کا اعتبار نہ ہوگا اور یہ حج نہ فرض ہوگا اور نہ نفل۔

☆......دونوں قسم کے بچوں کا احرام لازم نہیں ہے یعنی اگر بچہ نے احرام باندھنے کے بعد احرام کو فسخ کر دیا، یا حج کے تمام یا بعض ارکان و واجبات کو ترک کر دیا تو اس پر نہ تو کچھ جزاء واجب ہوگی اور نہ ہی قضاء واجب ہوگی، ایسی حالت میں اس کا نفلی حج بھی مکمل نہیں ہوگا۔

دم

حج یا عمرہ میں خاص خاص غلطیوں کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک بکرا یا دنبہ وغیرہ ذبح کرنا واجب ہوتا ہے اس کو ''دم'' کہتے ہیں۔

☆ احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے اس کو ''دم'' کہتے ہیں۔

☆ دم کا حدود حرم میں دینا لازم ہے، حرم کی حدود سے باہر دم دینا جائز نہیں اگر کسی نے حرم کی حدود سے باہر دم دیا ہے تو وہ دم دوبارہ حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔

☆ جنایت سے واجب ہونے والے دم کا گوشت خود کھانا جائز نہیں صرف غریب لوگ ہی دم کا گوشت کھا سکتے ہیں کوئی مالدار نہیں۔

☆ قصداً جنایت کر کے دم دینا گناہ ہے، اس سے عبادت قبول نہ ہونے کا اندیشہ ہے اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس سے توبہ کرنا اور آئندہ اس قسم کی جنایت نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا ضروری ہوگا، اور دم بھی دینا لازم ہوگا۔

☆ دم کے جانور کو حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے، حرم سے باہر ذبح کرنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔

☆ پورا منی حرم کی حدود کے اندر ہے، لہٰذا منی کے اندر کہیں بھی ذبح کرنا درست ہے، اسی طرح مکہ مکرمہ کے گلی کوچے میں بھی دم کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔

دم کی قیمت دینا

☆ دم کے بدلہ قیمت دینا جائز نہیں البتہ اگر کسی نے اپنے دم سے کھا لیا کہ جس سے کھانا جائز نہیں تھا یا اس کو تلف کر دیا تو اس کھائے ہوئے اور تلف کئے ہوئے کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

☆ دم شکر کا گوشت خود کھا سکتا ہے باقی دموں کا گوشت خود نہیں کھا سکتا۔

دم شکر

حج تمتع یا حج قران کی وجہ سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس کو ''دم شکر'' کہتے ہیں، اس کو منی یا حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے۔

حج افراد میں ''دم شکر'' یعنی حج کی قربانی واجب نہیں خواہ پہلا حج ہو یا دوسرا یا تیسرا، تمتع یا قران ہو تو ''دم شکر'' لازم ہے، خواہ پہلا ہو یا دوسرا یا تیسرا ہر دفعہ ''دم شکر'' یعنی حج کی قربانی لازم ہوگی۔

کیا بچہ پر دم شکر واجب ہے؟

اگر نابالغ بچے نے اپنے والد کے ساتھ حج تمتع کیا تو اس کی طرف سے دم شکر یعنی قربانی کرنا لازم نہیں، کیونکہ بچہ جب تک بالغ نہیں ہوتا تب تک وہ کسی شرعی حکم کا مکلّف نہیں ہوتا لہذا اس پر حج بھی فرض نہیں، اگر وہ حج کرتا ہے تو نفلی حج ہوگا، اور اگر وہ کسی ممنوع چیز کا ارتکاب کرتا ہے تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا اور باپ کو بیٹے کی جانب سے دم شکر یعنی قربانی دینا لازم نہیں، اسی طرح نابالغ بچہ پر روزہ بھی واجب نہیں ہوگا، لہذا بالغ ہونے کے بعد قضاء بھی واجب نہیں ہوگی۔

بچے پر دم شکر واجب نہیں ہے۔

بال

☆ اگر محرم کے بال کسی فعل کے بغیر از خود گر جائیں تو کچھ لازم نہیں، اور اگر محرم کے بال ایسے فعل سے گریں جس کا اس کو شریعت کی جانب سے حکم دیا گیا ہے جیسے نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور وضو کے دوران بال گر گئے تو تین بال تک ایک مٹھی گندم صدقہ کرنا کافی ہے۔

☆ وضو کرتے ہوئے یا کسی اور طرح داڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے، اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے، اگر تین بال سے زائد اکھاڑے تو ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔

☆ اگر احرام کی حالت میں دو تین بال منڈا لے یا کاٹے تو ہر بال کے بدلے

میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے، اور تین بال سے زائد میں ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔

☆ اگر نوچنے، کھجلانے وغیرہ سے داڑھی یا سر کے بال تین تک گریں تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں صدقہ کریں۔

☆ تین سے زائد بال پر پونے دو کلو گیہوں صدقہ کریں۔

☆ اگر بال کے متعلق اوپر لکھی ہوئی جنایت ایک سے زائد مرتبہ ہوئی ہے اور وہ ایک ہی دن کے اندر ہے تو ایک صدقہ کافی ہے، چاہے ایک موقع پر ہو یا مختلف مواقع پر، بشرطیکہ اول جنایت کا صدقہ نہ دیا ہو۔

☆ سینہ، پنڈلی وغیرہ کے بال اگر خود بخود گر جائیں تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

سر ڈھانپنے کی جنایت

☆ اگر مرد نے سر کپڑے وغیرہ سے ڈھانپ لیا، تو اگر پورے ایک دن یا ایک رات اسی طرح ڈھانپ کے رکھا ہے تو دم دینا لازم ہوگا، اور اگر ایک دن اور رات سے کم ہے تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

☆ اور عورتوں کیلئے جس طرح احرام سے پہلے سر چھپانا ضروری ہے اسی طرح احرام کی حالت میں اور احرام کے بعد بھی سر چھپانا ضروری ہے، اگر عورت نے احرام کی حالت میں سر کھول دیا تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا البتہ وہ عورت گنہگار ہوگی۔

☆ اگر مرد نے سر کپڑے وغیرہ سے ڈھانپ لیا اور ایک دن یا ایک رات گزرنے کے بعد دم دیدیا لیکن سر کو بدستور کپڑوں سے ڈھانپ کر رکھا تو دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بیچ میں دم نہیں دیا تو آخر میں ایک ہی دم دینا کافی ہو جائے گا۔

☆ سر کے چوتھائی حصے کو ڈھانکنا سارے سر کو ڈھانکنے کے حکم میں ہے۔

حج بدل کا حکم

حج بدل صحیح ہے، اور اس کے جواز پر صحیح احادیث موجود ہیں، اور علماء امت کا اس کے صحیح ہونے پر اجماع ہے۔

حج بدل کا جواز

☆ عبادات کی تین قسمیں ہیں:

①۔ ''محض بدنی عبادت'' جیسے نماز اور روزہ، ان دونوں کی غرض اللہ تعالی کی رضا کے لئے نفس کو عاجزی اور فروتنی میں ڈالنا ہے، اس عبادت میں مال کو دخل نہیں ہے۔

②۔ ''محض مالی عبادت'' جیسے زکوۃ اور صدقہ، ان کی غرض خیرات لینے والوں کی مالی امداد ہے۔

③۔ ''بدنی اور مالی عبادت دونوں کی مرکب عبادت'' جیسے حج ہے اس میں طواف اور سعی وغیرہ مناسک حج کی بجا آوری میں جہاں خشوع وخضوع ہے وہاں اللہ کی راہ میں مال بھی خرچ کیا جاتا ہے۔

پہلی قسم کی عبادت میں اپنی جگہ پر کسی دوسرے کو عبادت کے لئے نائب بنانا جائز نہیں ہے، چنانچہ کسی شخص کے لئے اپنی جگہ پر کسی اور کو نماز اور روزہ ادا کرنے کے لئے نائب بنا دینا جائز نہیں ہے، ایسا کرنے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا، اور نماز کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔

دوسری قسم کی عبادت میں نائب بنانا جائز ہے، لہذا مال کے مالک کے لئے مال کی زکوۃ اپنی طرف سے نکالنے یا صدقہ دینے کے لئے کسی اور آدمی کو نائب بنا دینا جائز ہے اگر نائب زکوۃ ادا کردے گا تو اصل کی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔

تیسری قسم کی عبادت حج، ایسی عبادت ہے جس میں شرائط کے ساتھ نائب بنانا جائز ہے، لہذا اگر کوئی شخص عذر یا شدید بیماری کی وجہ سے حج کرنے سے شرعا عاجز ہے تو حج بدل کے لئے اپنا نائب بنانا واجب ہے جو اس کے بدلہ میں حج کرے۔

☆ شرعاً معذور یا قادر نہ ہونے کی صورت میں حج بدل کرانا صحیح ہے، اور حج بدل کے جواز پر صحیح احادیث موجود ہیں اور علماء امت کا اس کے صحیح ہونے پر اجماع ہے۔

حج بدل صحیح ہونے کی شرطیں

حج بدل صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں:

① اجرت کی شرط نہ ہو۔ ② بھیجنے والے کے مال ہی سے حج کیا جائے، لیکن اگر زیادہ تر خرچہ بھیجنے والے کے مال سے یا جس کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہے ہو اور کچھ تھوڑا بہت جانے والے کا خرچ ہو تو بھی جائز ہے۔ ③ اگر حج بدل کرنے والا میت کی رقم یا جس کی طرف سے حج بدل کرایا ہے اس کی رقم کو اپنی رقم سے الگ رکھے گا تب تو امانت ہے، اس صورت میں اگر احتیاط کے باوجود رقم ضائع ہو جائے گی تو ضامن نہ ہوگا، اور اگر حج بدل کرنے والے نے اپنی رقم کے ساتھ ملا دی اور ضائع ہو گئی تو ضامن ہوگا۔ ④ اگر میت کے ایک تہائی ترکہ میں وسعت ہے تو حج سوار ہو کر کرنا چاہئے اگر حج کا مکمل سفر پیدل کرے گا اور کرایہ کی رقم اپنے لئے بچائے گا تو یہ رقم واپس کر دینا لازم ہوگا، اگرچہ بھیجنے والے نے پیدل حج کرنے کی اجازت بھی دے دی ہو، اور مکہ مکرمہ سے عرفات تک اور وہاں سے مکہ مکرمہ کی واپسی تک سوار ہونا واجب ہے، باقی سفر میں اگر بھیجنے والے کی اجازت سے پیدل چلے تو جائز ہے۔ ⑤ حج بدل میت یا جس زندہ آدمی کی طرف سے کیا جارہا ہے اس کے وطن سے کرانا چاہئیے کیونکہ میت اور زندہ معذور آدمی اگر خود حج کرتے تو اپنے وطن سے کرتے۔ ⑥ احرام کے وقت حج کی نیت میت یا جس کی طرف سے حج بدل کر رہا ہے اس کی طرف سے کرنی چاہئیے یعنی احرام باندھتے وقت زبان سے یہ کہے کہ میں فلاں شخص کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں، اور اگر نام بھول جائے تو یہ کہے کہ ”جس شخص کی طرف سے مجھ کو حج کے لئے بھیجا گیا ہے میں اس کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں۔ ⑦ احرام میقات سے یا میقات سے پہلے سے باندھنا چاہئے، بھیجنے والے

کی اجازت کے بغیر میقات سے عمرہ کا احرام نہ باندھے، اور حج تمتع بھی نہ کرے، ہاں اگر بھیجنے والا اجازت دیدے اور یوں کہہ دے کہ جس طرح چاہو حج ادا کر دینا تو حج تمتع کرنا جائز ہوگا۔ ⑧ حج بدل والے کو جو روپیہ دیا جائے اس میں بہت زیادہ احتیاط لازم ہے ورنہ حق العباد کا مواخذہ سر پر ہوگا، سفر کے بعد جو رقم بچے وہ واپس کر دے، اور بہتر یہ ہے کہ بھیجنے والا پہلے ہی کہہ دے کہ اگر خرچ میں کوئی بدعنوانی اتفاقاً ہو جائے میری طرف سے معاف ہے یا یہ کہدے کہ اگر کچھ رقم بچ جائے تو واپس کرنے کی ضرورت نہیں معاف ہے۔

حج بدل کون کرسکتا ہے؟

☆ حج بدل کے لئے ایسے آدمی کو بھیجنا چاہیئے جو پہلے اپنا حج کر چکا ہو خواہ وہ غریب ہو یا امیر دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

☆ جس نے اپنا حج نہ کیا ہو، اس کو حج بدل پر بھیجنا مکروہ تنزیہی ہے، تاہم اگر حج بدل کے لئے چلا جائے گا تو حج بدل ادا ہو جائے گا، لیکن ایسے آدمی کو حج بدل کے لئے بھیجنا مناسب نہیں۔

☆ جس آدمی پر اپنا حج فرض ہے اس کے لئے اپنا فرض حج ادا کرنے سے پہلے دوسرے آدمی کی طرف سے حج بدل کے لئے جانا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر حج بدل کے لئے جانے والے پر اپنا حج فرض نہیں ہے تو دوسرے آدمی کی طرف سے حج بدل کے لئے جانا مکروہ تنزیہی ہے۔

☆ خاتون کی طرف سے حج بدل کرنے کیلئے خاتون ہونا ضروری نہیں ہے، خاتون کی طرف سے خاتون اور مرد دونوں حج بدل کرسکتے ہیں۔

☆ اور مرد کی طرف سے حج بدل مرد بھی کرسکتا ہے اور عورت بھی کرسکتی ہے۔

☆ نابالغ حج بدل نہیں کرسکتا۔

☆ حج بدل کے لئے باشعور عاقل اور بالغ ہونا ضروری ہے، بچے اور پاگل حج

بدل نہیں کر سکتے۔

☆ غلام، ملازم، بیٹا، داماد، رشتہ دار، غیر رشتہ دار وغیرہ سب حج بدل کر سکتے ہیں البتہ حج بدل کے لئے پہلے سے حج کئے ہوئے عالم دین کو بھیجنا زیادہ بہتر ہے تا کہ وہ مسائل معلوم ہونے کی وجہ سے صحیح معنی میں حج بدل کر سکے۔

حج بدل کی نیت

حج بدل میں احرام کے وقت حج کی نیت میت کی طرف سے کرے، یا جس زندہ معذور آدمی نے حج بدل کے لئے بھیجا ہے حج کی نیت اس کی طرف سے کرے، اور نیت کرتے وقت زبان سے یہ کہے کہ ''میں نے فلاں شخص کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں اور اس کی طرف سے احرام باندھتا ہوں'' اور اگر نام بھول جائے تو یہ کہے'' کہ جس کی طرف سے مجھے حج بدل کیلئے بھیجا گیا ہے میں اس کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں اور اس کی طرف سے احرام باندھتا ہوں۔''

حج بدل میں نیت کس کی کرے؟

☆ حج بدل میں حج کرانے والے کی طرف سے نیت کرنا لازم ہے، اس لئے احرام باندھتے وقت یوں کہے'' کہ میں فلاں مرد یا فلاں عورت کی طرف سے حج کا احرام باندھتا ہوں اور تلبیہ کہتا ہوں'' یہ نیت دل میں کر لینا کافی ہے۔

☆ اگر حج بدل کرنے والے نے احرام باندھتے وقت حج بدل کرانے والے کی طرف سے نیت نہیں کی بلکہ نیت اپنی طرف سے کرلی تو حج بدل ادا نہیں ہوگا۔

حج بدل میں جس کی طرف سے حج بدل کیا جاتا ہے اس کا نام زبانی لینا ضروری نہیں، بہتر ہے، دل میں یہ نیت بھی کر لینا کافی ہے کہ فلاں شخص کی طرف سے احرام باندھتا ہوں، اگر احرام کے وقت حج کرانے والے کی طرف سے احرام کی نیت نہیں کی، اور حج کے اعمال شروع کر دیئے تو حج بدل صحیح نہیں ہوگا۔

دعائیں قبول ہونے کی جگہیں

☆حج میں جن مقامات پر خاص طور پر دعا قبول ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

❶۔ بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

❷۔ ملتزم (حجر اسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان کی جگہ کو ملتزم کہتے ہیں یہ حصہ تقریباً دو میٹر ہے) کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔

❸۔ ''میزابِ رحمت'' کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے (بیت اللہ شریف کی شمالی جانب چھت سے بارش کا پانی گرنے کے لئے سونے کا جو پرنالہ بنایا گیا ہے اس کو ''میزابِ رحمت'' کہتے ہیں)

❹۔ بیت اللہ شریف کے اندر دعا قبول ہوتی ہے۔

❺۔ زم زم پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

❻۔ مقام ابراہیم کے پیچھے دعا قبول ہوتی ہے۔

❼۔ صفا اور مروہ پر دعا قبول ہوتی ہے۔

❽۔ سعی میں دعا قبول ہوتی ہے۔

❾۔ عرفات کے میدان میں دعا قبول ہوتی ہے۔

❿۔ منٰی اور مزدلفہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔

⓫۔ رمی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

⓬۔ جمرات کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔

⓭۔ حطیم اور رکن یمانی کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ رکن یمانی پر ہاتھ رکھ کر دعا کی جائے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

⓮۔ طواف کے دوران دعا قبول ہوتی ہے۔

⓯۔ زم زم کے کنویں کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔

مدینہ منورہ کی حاضری

مدینہ منورہ کی حاضری حج کا کوئی رکن نہیں ہے، لیکن مدینہ منورہ کی غیر معمولی عظمت وفضیلت، مسجد نبوی میں نماز کا بے انتہاء اجر وثواب اور دربار نبوی میں حاضری کا شوق مومن کو آہستہ آہستہ محبت اور جذبہ کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچا دیتا ہے، اور اُمت محمدیہ کا ہمیشہ سے یہی دستور بھی رہا ہے، آدمی دور دراز کا سفر کر کے بیت اللہ پہنچے اور نبی کریم ﷺ کے دربار اقدس میں درود وسلام کا تحفہ پیش کئے بغیر واپس آجائے، یہ زبردست بدقسمتی اور محرومی ہے، یہ ایسی محرومی ہے کہ اس کے خیال وتصور سے ایماندار کا دل دکھنے لگتا ہے۔

روضۂ اقدس کی زیارت کے فضائل

① ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص میری زیارت کے لئے آئے اور میری زیارت کے سوا اس کو کوئی کام نہ ہو تو میرے اوپر ضروری ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔

② ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص حج کرے اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے وہ میری زندگی میں میری زیارت کرنے کے مانند ہوگا۔

③ ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قصد کر کے میری زیارت کو آئے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا، اور جو شخص حرمین میں سے کسی مقام میں مر جائے گا اس کو اللہ قیامت کے دن بے خوف لوگوں میں اٹھائے گا۔

④ ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کرے گا گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی، اور میری امت میں جس کسی کو قدرت ہو پھر وہ میری زیارت نہ کرے تو اس کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔

⑤ ۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے آتے

تو سب سے پہلے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر نبی کریم ﷺ کے دربار میں سلام عرض کرتے۔

⑥۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ شام سے مدینہ منورہ قاصد بھیجا کرتے تھے تاکہ وہ ان کا سلام بارگاہ رسالت میں پہنچادے اور یہ زمانہ جلیل القدر تابعین کا تھا۔

ریاض الجنہ

مسجد نبوی ﷺ کا وہ حصہ جو منبر اور قبر شریف کے درمیان ہے وہ ''ریاض الجنۃ'' کہلاتا ہے، اس مقام کے متعلق حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے'' یعنی یہ جگہ حقیقت میں جنت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کر دیا گیا ہے اور قیامت کے دن یہ ٹکڑا جنت میں شامل ہو جائے گا۔

زیارت مدینہ منورہ

☆ جب کوئی شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لئے جانے کا ارادہ کرے تو تمام راستے میں کثرت سے سلام اور درود پڑھتا ہوا جائے، اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو جائے تو جب مدینہ منورہ کی حدود اور آبادی نظر آئے تو حضور ﷺ پر درود وسلام بھیجے اور یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّکَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّیْ مِنَ النَّارِ وِأَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے، اس کی برکت سے مجھے جہنم کی آگ سے بچالے نیز عذاب اور حساب و کتاب کی سختی سے امان میں رکھ۔

☆ اور مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے اگر موقع ہو تو اور اگر موقع نہ ہو تو پھر داخل ہونے کے بعد غسل کرے اور خوشبو لگائے، اور اپنا بہترین لباس اگر ممکن ہو تو سفید لباس زیب تن کرے اور مدینہ منورہ میں عاجزی، سکون اور وقار کے ساتھ داخل ہو۔

☆ مسجد میں داخل ہو تو باب جبریل سے داخل ہونا بہتر ہے، ویسے جس دروازہ سے سہولت ہو داخل ہو سکتا ہے، داخلہ کے وقت:

''بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ'' کہہ کر داہنا پاؤں اندر رکھے اور

یہ دعا پڑھے:

اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک.

☆ تھوڑے وقت کے لئے بھی اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے اور نیت اس طرح کرے ''اے اللہ! اعتکاف کی نیت کرتا ہوں، جب تک میں مسجد نبوی ﷺ میں رہوں میرا اعتکاف رہے''۔

☆ پھر ''ریاض الجنة'' میں آکر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے ''ریاض الجنة'' کی ایک خاص دعا یہ ہے۔

أَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذِهٖ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ شَرَّفْتَهَا وَكَرَّمْتَهَا وَمَجَّدْتَّهَا وَعَظَّمْتَهَا وَنَوَّرْتَهَا بِنُوْرِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَللّٰهُمَّ بَلَّغْتَنَا فِيْ زِيَارَتِهٖ وَمَاثِرِهِ الشَّرِيْفَةِ فَلَا تَحْرِمْنَا يَاأَللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ، وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ وَأَمِتْنَا عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً لَانَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ترجمہ: اے اللہ! بیشک یہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جسے تو نے شرف بخشا اور عزت، بزرگی اور عظمت دی ہے، اور اسے اپنے نبی اور اپنے پیارے محمد ﷺ کے نور سے منور فرمایا ہے، اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں دنیا میں حضور ﷺ اور آپ کی مقدس یادگاروں کی زیارت نصیب فرمائی ہے اسی طرح اے اللہ! ہمیں آخرت میں بھی حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی فضیلت سے محروم نہ کرنا، اور آپ ہی کے گروہ میں اور آپ ہی کے جھنڈے کے نیچے ہمیں جمع کرنا، اور آپ کی محبت اور آپ کی سنت پر قائم رکھتے ہوئے ہمیں موت دینا، اور آپ کے حوض (کوثر) سے جو مومنین کے وارد ہونے کی جگہ ہے، آپ کے

مبارک ہاتھ سے ہمیں ایسا خوشگوار شربت پلانا جسے پی کر ہم کبھی بھی پیاسے نہ ہوں، بے شک تو ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

☆اس کے بعد نہایت ادب، تواضع، خشوع وخضوع، عجز وانکساری خشیت اور وقار کے ساتھ ''مواجہہ شریف'' میں سرہانے کی دیوار کے کونے والے ستون سے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو جائے قبلہ کی طرف پشت ہو اور ذرا بائیں طرف کو مائل ہو جائے تاکہ نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور کے خوب سامنے ہو جائے، اور قبر کی دیوار پر ہاتھ نہ رہے، اور اس طرح کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، نظریں نیچی رکھے ادھر ادھر دیکھنا اس وقت سخت بے ادبی ہے ہاتھ پاؤں بھی ساکن اور وقار سے رہیں، پھر رحمت عالم ﷺ کو اپنے مرقد میں زندہ تصور کرے گویا کہ وہ اپنے مرقد میں سو رہے ہیں، اور چہرہ انور اس وقت میرے سامنے ہے حضور ﷺ کو میری حاضری کی اطلاع ہے، اور یہ سمجھے کہ گویا زندگی میں میں آپ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوں، اور آپ میری بات سن رہے ہیں پھر کہے:

أَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
أَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ
أَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ
أَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ
أَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ
أَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

☆اس کے بعد نبی کریم ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرے کہ حضور والا گناہوں کے بوجھ نے میری کمر توڑ دی ہے، میں آپ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ سے معافی چاہتا ہوں، حضور ﷺ بھی میرے لئے استغفار فرمائیں، اور قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں، اگر حضور ﷺ نے عنایت نہ فرمائی تو میں کہیں کا

نہ ہوں گا، اب اس دروازہ میں دل کی فرمائشیں سب پوری کیجئے، کوئی حسرت باقی نہ رہے، کبھی صرف آنسوؤں کی زبان سے کام لیں کبھی ذوق وشوق کی زبان میں عرض کریں اور یہ بھی دعا کریں ''اے اللہ! نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر میری اس حاضری کو آخری موقعہ نہ بنا بلکہ اے رب ذوالجلال مجھے پھر واپس آنے کی توفیق عطا فرما'' اور اس دعا کے وقت نہ آواز بہت اونچی کرے اور نہ بالکل دھیمی کریں۔

☆ اس کے بعد اپنے ان بزرگوں، عزیزوں کا سلام حضور ﷺ کو پہنچائیں، جنہوں نے آپ سے فرمائش کی ہو، اور آپ نے ان سے وعدہ کرلیا ہو، اس کے لئے یوں کہنا چاہیئے:

أَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بِنْ فُلَانِ يَسْتَشْفِعُ بِکَ إِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَهُ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

ترجمہ: ''اے اللہ کے رسول! آپ پر فلاں بن فلاں کی جانب سے سلام ہو، وہ آپ کے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا طالب ہے پس اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں۔''

☆ اور اگر تمام سلام بھیجنے والوں کا نام لینا مشکل ہو تو اتنا ہی کہدے کہ حضور ﷺ آپ پر ایمان رکھنے والے اور آپ کا نام لینے والے میرے چند بزرگوں اور عزیزوں، دوستوں نے بھی سلام عرض کیا ہے، حضور ﷺ ان کا بھی سلام قبول فرمائیں اور ان کے لئے اپنے رب سے مغفرت مانگیں، وہ بھی حضور ﷺ کی شفاعت کے طلب گار اور امیدوار ہیں۔

☆ پھر اس کے بعد تقریبا ایک ہاتھ داہنی جانب ہٹ کر آپ کے یار غار اور سب سے بڑے جانثار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور یہ کہے:

أَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاسَيِّدَنَا أَبَابَکْرِ نِ الصِّدِّيْقَ
أَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
أَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاوَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
أَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِی الْغَارِ

أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَفِيقَهُ فِي الْأَسْفَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

☆ اس کے بعد پھر ایک ہاتھ اور داہنی جانب ہٹ کر سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے روبرو سلام عرض کرے اور یوں کہے

أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْأَرَامِلِ وَالْأَيْتَامِ،
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ الْإِسْلَامِ
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْأَصْنَامِ، جَزَاكَ اللّٰهُ
عَنَّا أَفْضَلُ الْجَزَاءِ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اس کے بعد جو دعا یاد ہو وہ کرے اور جو دل چاہے مانگے۔

☆ روضۂ اقدس کی زیارت سے فارغ ہو کر "بقیع" کے قبرستان "جنۃ البقیع" کی جانب جا کر قبروں اور مزارات پر حاضر ہونا چاہیئے، یہاں پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ، زین العابدین رحمہ اللہ، ان کے فرزند محمد باقر، اور ان کے بیٹے جعفر صادق، امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ اور متعدد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا نیز دوسرے بہت سے صحابہ وتابعین بالخصوص امام مالک رحمہ اللہ اور سیدنا نافع رحمہ اللہ کے مزارات کی زیارت کی جائے۔

☆ اور مستحب یہ ہے کہ جمعرات کے روز شہدائے احد خاص طور پر سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کی جائے اور وہاں پر کہے:

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ.

ترجمہ: "اے قبر والے! وہ صبر اور استقامت جس کا تم نے مظاہرہ کیا اس پر تمہیں سلام ہو، آخرت کا گھر کیسی اچھی جگہ ہے، ایمان والوں کی اس اقامت کی جگہ پر سلام ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے

ملنے والے ہیں۔"

یہاں پر آیت الکرسی اور سورۂ اخلاص (قل هو الله احد) پڑھنی چاہئے، اور ہفتہ کے دن مسجد قبا پر آنا مستحب ہے۔

☆ جب تک مدینہ منورہ میں رہے تمام نمازیں مسجد نبوی میں ادا کرنا مستحب ہے، اور جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز وداع مسجد نبوی میں ادا کرنا مستحب ہے، اور جو مراد ہو اس کے لئے دعا مانگی جائے اور پھر حضور ﷺ کی قبر پر آکر دعائیں مانگے، اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

☆ اور یہ تصور وخیال کرتے ہوئے کہ میں بارگاہ عالی مقام میں حاضر ہوں اور آقا ﷺ میری گزارش بہ نفس نفیس سن رہے ہیں، پورے ادب کے ساتھ ہلکی آواز سے صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے، اور شفاعت کی درخواست پیش کرے، صلاۃ وسلام کے الفاظ اوپر لکھے گئے ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں قیام کے ایک ایک لمحہ کو غنیمت سمجھا جائے، جس قدر ہو سکے طاعت وعبادت میں وقت صرف کرے، ہر نماز جماعت کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں ادا کرے بلکہ یہ کوشش کرے کہ "ریاض الجنة" یا اس حصے میں پڑھے جو حضور ﷺ کے زمانہ میں مسجد تھی، درود شریف کا ورد ہر وقت جاری رکھے، کثرت کے ساتھ روضۂ اقدس ﷺ پر حاضری دیتا رہے، اور سلام عرض کرتا رہے کیونکہ پھر یہ دولت کہاں نصیب ہوگی، اور زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی ﷺ میں گزارے۔

☆ اگر مواجہہ شریف میں اطمینان وسکون کے ساتھ صلوۃ وسلام کا موقع نہ مل سکے تو مسجد نبوی میں جس جگہ سے سہولت سے ہو سکے صلوۃ وسلام اور درود شریف کا ورد رکھے۔

موبائل

روضۂ اقدس کے سامنے موبائل فون کا اسپیکر کھول کر درود وسلام پیش کرنا بے

ادبی کی وجہ سے منع ہے، اپنے اعمال ضائع ہونے کی خطرہ ہے، یا تو خود روضۂ اقدس میں حاضر ہو کر صلاۃ وسلام پیش کرے یا کسی کے ذریعہ سلام پہنچائے۔

زیارت نبوی ﷺ کے آداب

نبی کریم ﷺ کی زیارت کے آداب میں سے یہ ہے کہ پہلے بارگاہ عالی میں سلام پیش کرے اس کے بعد شفاعت کی درخواست کرے، امام جزریؒ ''حصن حصین'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس دعا قبول نہ ہوگی تو اور کہاں ہوگی؟ صلاۃ وسلام اور شفاعت کی درخواست پیش کرنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنی چاہیئے اور مدینہ طیبہ میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیئے اور قرآن کریم کی تلاوت کی مقدار بھی بڑھا دینی چاہیئے۔

مدینہ منورہ کے قیام میں کیا کرے؟

مدینہ منورہ کے قیام میں درود وسلام، روزہ، صدقہ اور مسجد کے خاص ستونوں کے پاس نماز اور دعاء کی کثرت کرے، خاص طور پر نبی کریم ﷺ کے زمانہ کی جو مسجد ہے اس کا خیال رکھے اگرچہ ثواب ساری مسجد میں برابر ہے۔

حج کے بعد کی زندگی

حج کے بعد کی زندگی اور سرگرمیاں واضح کردیتی ہیں کہ کس کا حج واقعی حج ہے اور اللہ کے دربار میں مقبول ہے، اور کس کا حج مقبول نہیں یعنی سارے ارکان کی ادائیگی اور بیت اللہ شریف کی زیارت، عرفات، منیٰ، اور مزدلفہ کی حاضری اور دعا اور آہ وزاری کے باوجود اللہ کی رحمت سے محروم رہ گیا ہے۔

حج حقیقت میں حال کی ایک کسوٹی ہے، کس نے اللہ کی دی ہوئی توفیق واستطاعت سے واقعی فائدہ اٹھایا ہے اور کون موقع پانے کے باوجود محروم رہ گیا ہے۔

تمت بالخير

قربانی
کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نماز
کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی